



سناقب محمرازہر

مرتب

اَلَا مَسْئَلَتُكَ هِيَ تَقْصُودُ عَالَمَ فُرْقَتِ ضِيَاءِ اِیْمَانِ

خلیفہ حضور تاج الشریعہ قاضی شریعت فخر ازہر دارالافتاء و سرپرست جماعت خدائے مصطفیٰ اسپٹ



ناشر: جماعت خدائے مصطفیٰ

برائچ ہاسپیٹ، بیلاری کرناٹک الہند



دارت علوم اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ

بیرجہ الاسلام جاشین مفتی ام ہند
رحمۃ اللہ علیہ

جگر گوشہ مفسر عظیم رحمہ اللہ شیخ الاسلام و امین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خاں قادیانہری
رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۃ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام
کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ
کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com



YouTube /muftiakhtarrazakhan
Facebook /muftiakhtarrazakhan1011
Twitter /muftiakhtarrazakhan
Phone +92 334 3247192

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن



www.muftiakhtarrazakhan.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مناقب فخر ازہر

المرتب

الماسِ ملت مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی (ایم۔ اے)
خلیفہ حضور تاج الشریعہ۔ قاضی شریعت فخر ازہر دارالقضاء والقضاء
سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ، ہاسپیٹ، بلہاری کرناٹک

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ، شاخ ہاسپیٹ، بلہاری، کرناٹک

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

{اُئینہ کتاب}

نام کتاب	:	مناقب فخر از ہر
المرتب	:	فخر از ہر دارالافتاء والقضاء۔
کمپوزنگ	:	سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ: برانچ ہاسپیٹ
سن تالیف	:	جناب نور محمد صاحب وڈو
بار اول	:	۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ / ۳۰/ اگست ۲۰۱۸ء
صفحات	:	۱۱۰۰
ناشر	:	۲۰۸
	:	جماعت رضائے مصطفیٰ، شاخ ہاسپیٹ،
	:	بلہاری، کرناٹک

(نوٹ) عجلت میں کتاب میں کہیں کمی بیشی رہ گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں کا تصحیح کر دی جائے گی۔ مصنف

آئینہ فہرست

صفحہ نمبر	عناوین	نمبر
۱۱	بدر الکمال	01
۱۳	چہرہ اختر رضا	02
۱۶	رشتک آئینہ رخاں تاج الشریعہ از ہری	03
۱۷	دید کو بندہ ترا	04
۱۹	عاشق بدر الدجی	05
۲۱	پنجتن کی ہے عطا اختر رضا	06
۲۲	زمانہ ماہ تمام دیکھا	07
۲۳	آیت انوار قدرت سیدی اختر رضا	08
۲۵	مرجع خلق خدا تھے	09
۲۶	سدا بہارا اختر	10
۲۷	غم سے ہوا اشکبار	11
۲۹	آہ و فغاں کی آواز	12
۳۰	رُتبہ مرے تاج الشریعہ کا	13
۳۲	گلابی چہرہ تمہارا	14
۳۳	روح رواں چل دیئے	15
۳۵	میرے تاج الشریعہ کہاں چل دیئے	16
۳۶	اختر رضا خاں از ہری	17
۳۷	چراغِ حریت کہاں گیا	18
۳۸	وہ سورج بھی تھا	19
۳۹	سایہ فضل خدا تھے	20

۴۰	واصف شاہ ہدی	21
۴۱	وہ وفا شعار چلا گیا	22
۴۲	ہر جگہ چرچا تڑا	23
۴۳	تو شہیدِ عشق ہے	24
۴۴	اخترِ نایاب گیا	25
۴۵	السلام! اے پیرِ ماخترِ رضا	26
۴۶	اتیا حق و باطل	27
۴۷	میرے فکر و فن کا عنوان آپ ہیں	28
۴۸	میرے اختر اس جہاں کو چھوڑ کر	29
۴۹	نوری آنگنِ فدا ہے	30
۵۰	عارضِ تاج الشریعہ	31
۵۱	اس صدی کے ہیں مجدد	32
۵۲	رضا کے خنجرِ خونخوار	33
۵۳	اخترِ رضا سے ہے	34
۵۴	عند لیبانِ رضا	35
۵۵	بریلی کا پتہ	36
۵۶	کون روکے گا	37
۵۷	اخترِ رضا کے غم میں	38
۵۸	مقامِ ازہری	39
۵۹	اختر کی مثال	40
۶۰	ابلیح حضرت کا چراغ	41
۶۱	غلامانِ تاج الشریعہ کے نام	42

۶۶	دیدارِ اختر	43
۶۷	داخلِ جنت ہوا	44
۶۸	جانِ عالم کی عطاِ اختر رضا	45
۶۹	شانِ بزمِ اولیاِ اختر رضا	46
۷۰	فخرِ از ہر کا وصال	47
۷۱	درِ دل دے کے اختر میاں چل دیئے	48
۷۲	روئے انور کی ضیا	49
۷۳	سنیت کا گلستاں اختر	50
۷۴	مظہرِ احمد رضا کا آئینہِ اختر رضا	51
۷۵	یادگارِ اعلیٰ حضرت الوداع	52
۷۶	دیکھ کر چہرہ تر اختر رضا	53
۷۷	آپ جیسا رہنما اختر رضا	54
۷۸	ہمارا مقتدا اختر رضا	55
۷۹	یاد صدیوں سنیوں کو آئے گا	56
۸۰	یک زباں سب نے کہا اختر رضا	57
۸۱	بھیڑنے بتلا دیا اختر رضا	58
۸۲	چل دیا دارِ بقا، اختر رضا	59
۸۳	پریا روضہ ترا	60
۸۴	غسلِ کعبہ کا شرف تم کو ملا	61
۸۵	کن مد دیا پیرِ ما اختر رضا	62
۸۶	سنیوں کے مقتدا اختر رضا	63
۸۷	ہو گیا میدان سے نجدی فرار	64

۸۸	منہج جو دو عطا اختر رضا	65
۸۹	قلب میں اپنے بسا کر چل دیئے	66
۹۰	گلشن احمد رضا کے ہیں گلاب	67
۹۱	پائی لاکھوں نے ہدایت آپ سے	68
۹۲	داغِ فرقت دیکے ہم عشاق کو	69
۹۳	تیری یادوں سے یہ سینہ چاک ہے	70
۹۴	قادری کے واسطے کہتے تھے برابر	71
۹۵	مرحبا صد مرحبا اختر رضا	72
۹۶	گلستانِ ازہری	73
۹۷	آپ کی ہستی ہے سارے سنیوں کی انجمن	74
۹۸	آسمان ہیں اختر	75
۹۹	ایک دل کی تھی راحت	76
۱۰۰	افضل و اعلیٰ ہے رتبہ آپ کا	77
۱۰۱	تیرے فتوؤں کی وہ ندرت	78
۱۰۲	علم و فن کا ایک بحر	79
۱۰۳	چھپ گیا اب ابرِ رحمت میں یہ دنیا چھوڑ کر	80
۱۰۴	فُغانِ دل	81
۱۰۶	ان کے دم سے سنیت سرسبز تھی شاداب تھی	82
۱۰۷	تم سادہ کہتا ہی نہیں ہے پیشوا اختر رضا	83
۱۰۸	غمزدہ دنیا کو کر کے شاد ماں جاتا رہا	84
۱۰۹	دیکھنے چہرہ مصطفیٰ چل دیئے	85
۱۱۰	مرشد برحق ہمارے پیشوا اختر رضا	86

۱۱۱	سنیت کے شیربہراز ہری میاں	87
۱۱۲	بزم نوری	88
۱۱۳	وہ جنتِ نگاہ ہمارا نہیں رہا	89
۱۱۴	خواب میں آئیں اگر، اختر رضا	90
۱۱۵	اونچے اونچے فہم والے بھی پہنچ پائے نہیں	91
۱۱۶	بستی بستی قریہ قریہ جن کی ہوتی گفتگو	92
۱۱۷	دین حق کے آہ صدافسوس رہہر چل دیئے	93
۱۱۸	جو علوم اعلیٰ حضرت کا تھا واٹ	94
۱۲۰	پیام عاشقان ازہری	95
۱۲۱	ہر بلندی سے ہے اونچا آسمان ازہری	96
۱۲۲	بیاد تاج الشریعہ بدرالطریقہ	97
۱۲۳	درشان تاج الشریعہ	98
۱۲۵	دھوم سے ہوتا ہے گلزار میں چرچا تیرا	99
۱۲۶	وہ حق کی ضمانت ہیں کہتا رہوں گا	100
۱۲۸	شانِ ہندوستان ہیں	101
۱۳۰	کیفیتِ قلبِ حزیں	102
۱۳۲	عطائے پیہر ہیں تاج الشریعہ	103
۱۳۳	کہاں سے کہاں گیا	104
۱۳۴	علم و فضل کا کوہِ گراں گیا	105
۱۳۵	محشر میں ہم سے پوچھیں	106
۱۳۶	لگتا ہے سارا جہاں گیا	107
۱۳۷	حق نما تاج شریعت کا	108

۱۳۸	109	تیرے سر پہ ہے دستِ عطا
۱۳۹	110	تذکرہ تاج شریعت کا
۱۴۰	111	قصیدہ تاج شریعت کا
۱۴۱	112	غلاموں پر کرم ہے
۱۴۲	113	تجلیٰ جمال مفتی اعظم
۱۴۳	114	روشنی روز قیامت تک
۱۴۴	115	جنازہ جب بریلی میں اٹھا
۱۴۵	116	عرب سے تا عجم ہے غلغلہ
۱۴۶	117	چراغِ حجۃ الاسلام
۱۴۷	118	سوئے خلد لے جائے گا
۱۴۸	119	دارالشفاء تاج شریعت کا
۱۴۹	120	ثانی کوئی لا کر دکھا
۱۵۰	121	میکدہ تاج شریعت کا
۱۵۱	122	شگفتہ لب ہیں
۱۵۲	123	اپنا بنا کے سب کو
۱۵۳	124	حسنِ ولادت سے
۱۵۵	125	روشن وہ میرے ذہن کے
۱۵۶	126	دین کے برہان تھے
۱۵۷	127	مقدر سے جنہیں دامن ملا
۱۵۸	128	ڈھونڈتے پھرتے رہو گے اب
۱۵۹	129	شانِ تقویٰ ہو تم
۱۶۰	130	سلسلہ تاج شریعت کا
۱۶۱	131	جہاں میں چار سو ہے

۱۶۲	۱۳۲	نغمہ سرا تاج شریعت کا
۱۶۳	۱۳۳	دل مرا تاج شریعت کا
۱۶۴	۱۳۴	ہر اک زاویہ تاج شریعت کا
۱۶۵	۱۳۵	گدا تاج شریعت کا
۱۶۶	۱۳۶	مرتبہ تاج شریعت کا
۱۶۷	۱۳۷	رتبہ بڑا تاج شریعت کا
۱۶۸	۱۳۸	مقام تاج شریعت
۱۶۹	۱۳۹	آج بھی وہ ہے
۱۷۰	۱۴۰	آج تک دیکھا نہیں ثانی تیرا اختر رضا
۱۷۱	۱۴۱	مصر سے جو فخر از ہر بن کے
۱۷۲	۱۴۲	دل کا سکون اہل سنن
۱۷۳	۱۴۳	آسمان بھی رو پڑا آپ کے جانے کے بعد
۱۷۴	۱۴۴	جنازہ اٹھا جب تاج شریعت کا
۱۷۵	۱۴۵	علم و عرفان کا جام
۱۷۶	۱۴۶	سنیت کی جان تھی
۱۷۸	۱۴۷	علم کا کوہ ہمالہ
۱۷۹	۱۴۸	فخر از ہر چل بسے
۱۸۰	۱۴۹	یادِ تاج الشریعہ میں آنسو بہاتے اشعار
۱۸۱	۱۵۰	آسمانِ عرفان کا آفتاب غروب ہو گیا
۱۸۳	۱۵۱	تعزیتی اجلاس
۱۸۸	۱۵۲	آنکھوں دیکھا حال

شرفِ انتساب

جد امجد شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد منور حسین صاحب نجم نقشبندی علیہ
الرحمۃ والرضوان جن کے روحانی فیوض و برکات کا ثمرہ ہے کہ قلم پکڑنے کا شعور ملا جن کی
شان عبقری میں نذر ائمہ تشکر پیش کرتے ہوئے کہنا پڑا۔۔۔

باب عشق رسالت منور حسین	شمع بزم ولایت منور حسین
سیرت مصطفیٰ سے مزین حیات	مشعل اہلسنت منور حسین
گلشن خیر یہ کے شگفتہ گلاب	مرکز نظر فرحت منور حسین
دل یہاں پہ جھکاتے ہیں اہل وفا	کعبہ عشق و الفت منور حسین
اک محدث نے جب قطب عالم کہا	تام ہے تیری عظمت منور حسین
علم کا کان خیر المدارس دیا	قاسم علم و حکمت منور حسین
درس و تدریس و افتاء و تبلیغ کا	شہسوار قضاوت منور حسین
جس نے تصنیف و تالیف کا فن دیا	ہے وہ معمار ملت منور حسین
اپنے فرحت پہ کرتے رہیں گے کرم	
اے مسیحاے امت منور حسین	

سگ بارگاہ تاج الشریعہ

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفہ حضور تاج الشریعہ)

بدر الکمال

لنا اختر رضا بدر الکمال
هو السلطان یعلو فی علوم
علیه الفضل کان بعد فضل
عرفت جدہ احمد رضا خان
تعالی اللہ شأنہ غیر مثل
هو الرجل الذی اتقی وازکی
بذکر الحق یومہ ما یمر
من اللہ له الانعام زید
وعظمہ العظیم بطرز عز
مراتبہ العلی لا ریب فیہا
له الاذکار کانت فی بلاد
وعزته علی اهل علوم
هو المطلوب فی کل مکان
هو المخلوق الطیب فی قدور
عزیز غالب فی کل امر
له الاعداء فی دین فکانت
توکلہ علی اللہ دوا ما
یراہ وجهہ کالورد حسنا
له فتوی و تقوی کان غال
هو تاج الشریعة ذو الکمال
وعم خیرہ فی کل حال
به عرفته اعلی المبال
عطاہ رفعة بین الموالی
عن المبنوۃ عن الرجال
کذا اللیل دوامامن الیالی
کما شاء هو نال المبالی
وکرمه بحسب ذی الجلال
مقامہ ارفع ما زال عال
له الافکار رضاءت کاللائالی
وشهرته کما راس الجبال
هو المسعود مولی المبال
وفی الخلق له حسنت خصال
عدوہ خاسر عند الجدال
هم الکفار عندہ للقتال
یبالغ امرہ مولی تعالی
وینظرہ علی عدم المبال

فلم یرنفسہ فی الغیظ احد
 و جودہ کان فی الارض کان
 وان ذاتہ فی الفضل اعلیٰ
 لسا نہ ینثر درر المعانی
 ولا نظر الہ فی قول خصم
 فکل فعلہ لرضاء رب
 لحسن ذاتہ تحسین قال
 ولم ینظر ہالا فی جمال
 ہوالجبال رجال کالرمال
 منا قبہ فتمت بالکمال
 مجالسہ علت بیت البعالی
 ہوا المستفی عن قیل وقال
 وکان عزمہ للہ عال
 لنا اختر رضا بدر الکمال

شاعر اسلام ادیب شہیر: حضرت علامہ محمد زین العابدین صاحب رضوی
 المعروف تحسین عالم تحسین
 سبھانپور کٹوریہ عمر پور بانکا بھاگلپور بہار الہند

چہرہ اختر رضا

ہست مثل گل شگفتہ چہرہ اختر رضا
 اوست چوں ماہ درخشاں جلوہ اختر رضا
 درمیان اہلسنت ہست شمع معرفت
 گرد او آید پراں پروانہ اختر رضا
 پیش دانا گفتمہ او گفتمہ اللہ بود
 کلمہ حق را بدایں در کلمہ اختر رضا
 از مئے دیدار حسن ہر کہ یک جرعه کشید
 باز رفت اوسوئے آں میخانہ اختر رضا
 بہر اہل حق فشاں در سخن گلہائے مہر
 رد باطل راست خنجر خامہ اختر رضا
 آں چناں قرآن ماید لباس التقویٰ خیر
 آں لباس را بہیں در جامہ اختر رضا
 نزد اہل دین آں کہ عاقل و ہشیار است
 ہر کہ شد از جان و دل دیوانہ اختر رضا
 چوں کلامش ہشت شش از شراب سلسبیل
 پاک است از معصیت ہم جادہ اختر رضا
 چوں امام احمد رضا دارند قول امر و نہی
 حق نماید خلق را آئینہ اختر رضا

عالمان سوء چوں در علم دیں حجت کنند
راست باشد آخرش فرمودہ اختر رضا

برزین از ہند تا صد ہا بلاد و مملکت

ہست چوں فرش کشادہ خطہ اختر رضا

مفتیاں در حکم دیں کردند بے جا اختلاف

صغری کے کبری شود در نکتہ اختر رضا

معنی ہستی اور ادراک کردن مشکلی است

دریاد رکوزہ بدارد نقطہ اختر رضا

از عدد و باگے ندارد صاحب ایماں کہ ہست

بے نیاز از خوف ہر مستانہ اختر رضا

ہرز بانہ جاری باشد چوں سر و حمد و نعت

حور عیں تحسین کند زان نعمہ اختر رضا

بامکان نسبت روحانیاں دارم کہ ہست

مخزن انوار دیں کاشانہ اختر رضا

دامن دل می کشد آں منزل سوداں گراں

در نظر چہ خوش نماید کو چہ اختر رضا

در جہان عیش نزد او ز رومال است ہیچ

دین و تقوی ہست بس سرمایہ اختر رضا

آں چہ انوں می کند او کار تبلیغ شرع

فر داخواہد کرد آں پروردہ اختر رضا

از زبان معرفت در مجمع احباب خوب

می دہد درس شریعت خطبہ اختر رضا

پیش اولہ کجا دارد مجالے با سخن
 با طلاں را شیر باشد گر بہ اختر رضا
 حل کند احکام امرو نہی دیں اونی البدیہہ
 از فقاہت ہست پر پیما نہ اختر رضا
 من کجا دانستمش در ظاہر و باطن او کیست
 رتبہ اش داند فقط فرزائے اختر رضا
 ہر کہ زو بیگانہ باشد او نیا بد راہ راست
 تا بمنزل کے رسد بیگانہ اختر رضا
 با کسے تحسین پر سیدم نشان مرد حق
 او اشارت کرد سوائے نامہ اختر رضا

شاعر اسلام ادیب شہیر: حضرت علامہ محمد زین العابدین صاحب رضوی
 المعروف تحسین عالم تحسین
 سبجانپور کٹوریہ عمر پور بانکا بھاگلپور بہار الہند

رشک آئینہ رخاں تاج الشریعہ ازہری

مازمینیم آسماں تاج الشریعہ ازہری
 مرشدانِ عصر محدودند تا بس آدمی
 صورت پرکار ہر ذی علم گردد گرد او
 سی ہزاراں در ہزار اعداد بودن در نماز
 نور ایمان منعکس از چہرہ زیبائے او
 گفتہ باشند آں را در بر رخ ملک خوش آمدید
 فخر از ہر مرجہا تاج الشریعہ زندہ باد
 اے براہیم ست پدرت نامت اسمعیل بود
 خامہ فیضی ست وقف مدحت احمد رضا

سایہ افکن سائبان تاج الشریعہ ازہری
 مرشد انسان و جاں تاج الشریعہ ازہری
 ہست قطب رہبران تاج الشریعہ ازہری
 شان بس دارد چنان تاج الشریعہ ازہری
 رشک آئینہ رخاں تاج الشریعہ ازہری
 از رخت ایمان عیاں تاج الشریعہ ازہری
 نعرہ ات بر ہر زباں تاج الشریعہ ازہری
 شہرہ در اہل جہاں تاج الشریعہ ازہری
 چشم الفت کن براں تاج الشریعہ ازہری

پیش کردہ: اسیر تاج الشریعہ
 فیض احمد رضوی ابن مولانا عبد الرحمن فیضی.
 از قلم: علامہ عبد الرحمن فیضی، گریڈیہ، جہار کھنڈ، ہندوستان.

9430121559

دید کو بندہ ترا

ذا کر رب العلی اختر رضا آیت نور خدا اختر رضا
 واصف خیر الوری اختر رضا جلوہ بدر الدجی اختر رضا
 کل صحابہ کی ادا اختر رضا نازش بزم ہدیٰ اختر رضا
 آخری لمحات تک تھا منتظر دید کو بندہ تیرا اختر رضا
 دم زدن میں موت کی آئی خبر دل مرا پارہ ہوا اختر رضا
 عالم اسلام کی آنکھیں ہیں نم تیرے غم میں اے شہا اختر رضا
 اب کہاں سے لاؤ گے اے سنیو ایسا کامل رہنما اختر رضا
 علم و فن شعر و سخن کا آفتاب اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 استقامت کا گلاب لا جواب زہد و تقویٰ کی ضیا اختر رضا
 تیری فرقت میں زمین و آسمان کرتے ہیں آہ و بکا اختر رضا
 فقہ و افتا کا چمن مغموم ہے مضحل ہے مدرسہ اختر رضا
 کہہ گئے دارالفنا کو الوداع جا بے دار البقا اختر رضا
 مسلک احمد رضا کا بانگین تم سے ہی شاداب تھا اختر رضا
 اہل شرق و غرب ہیں اب سوگوار سونی سونی ہے فضا اختر رضا
 فخر ازہر کا ملا عزاز ہے تجھ پہ تھا مصری فدا اختر رضا
 حجتہ الاسلام کا نورِ نظر حق سے واصل ہو گیا اختر رضا
 خوب کی نشر و اشاعت دین کی پیکر فکر رضا اختر رضا

پارسائی کا نہیں تیرے جواب شمع بزم اتقیا اختر رضا
 بے سہارا ہو گیا فرحت حضور
 آپ کے جانے سے یا اختر رضا

از قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی، ایم اے۔ خلیفہ حضور تاج الشریعہ
 خادم: فخر ازہر دارالافتاء والقضاء و سرپرست جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ
 جنرل سکریٹری مرکزی ادارہ دارالعلوم العلوم جامعہ رضویہ
 ایڈوائزر فیضان تاج الشریعہ و ڈو بلہاری کرناٹک
 ناظم نشر و اشاعت آل کرناٹک سنی علماء بورڈ
 پریس سکریٹری امام احمد رضا مومینٹ بنگلور

عاشق بدرالدجی

عاشق بدرالدجی ہیں سیدی اختر رضا
 مظہر احمد رضا ہیں سیدی اختر رضا
 جانشین مفتی اعظم فقیہ لاجواب
 بھائی میں سب سے بڑے ریحان ملت باعمل
 علم و فن میں زہد و تقویٰ میں نہیں کوئی بدل
 جس نے دیکھا حسن دل آرا یہی کہنے لگا
 مفتی و قاضی محدث منطقی و فلسفی
 جو لحد کان لکھ کی ہو بہو تصویر ہو
 صلح کل مرتد منافق بد عقیدہ کیلئے
 ثناء رازی غزالی شیخ اکبر بایزید
 خوف محشر کی تمازت کا ہمیں کیوں ہو بھلا
 ماہر تدریس و افتا ہات پھیلائے وہاں
 صاحب علم و ادب میں جب انہیں دیکھا لگا
 مسلک احمد رضا کے ہیں وہ سچے ترجمان
 مصدر لوح و قلم منبع شعر و سخن
 کیوں کریں فریاد دنیا سے غموں کے دھوپ میں
 کذب کی کالی گھٹا کے درمیاں بھی دیکھئے
 نوری صورت نوری سیرت جلوۂ شمس الضحیٰ

نائب غوث الوری ہیں سیدی اختر رضا
 جلوۂ حامد رضا ہیں سیدی اختر رضا
 نور ابراہیم کا ہیں سیدی اختر رضا
 پنجتن میں تیسرا ہیں سیدی اختر رضا
 ذوالفقار مرتضیٰ ہیں سیدی اختر رضا
 نیر نور خدا ہیں سیدی اختر رضا
 مقتدی سب مقتدی ہیں سیدی اختر رضا
 وہ غلام مصطفیٰ ہیں سیدی اختر رضا
 ایک تیغ برہنہ ہیں سیدی اختر رضا
 بو حنیفہ کی رضا ہیں سیدی اختر رضا
 جب ہمارے ناخدا ہیں سیدی اختر رضا
 اتنے ارفع و اعلیٰ ہیں سیدی اختر رضا
 سب خبرا کہ مبتدا ہیں سیدی اختر رضا
 اس لیے مشق جفا ہیں سیدی اختر رضا
 حاکم دار القضا ہیں سیدی اختر رضا
 میرے جب مشکل کشا ہیں سیدی اختر رضا
 اک چراغ حق نما ہیں سیدی اختر رضا
 انتخاب کبریا ہیں سیدی اختر رضا

نکتہ داں ہیں نکتہ میں ہیں مالک ادراک ہیں لائق صدمر حبا ہیں سیدی اختر رضا
 فارسی عربی ہو اردو ہندی وانگلش زباں ان زباں کے مہر ما ہیں سیدی اختر رضا
 لاکھ واویلا مچائیں فاسق و فاجر سبھی جانتے ہیں سب کہ کیا ہیں سیدی اختر رضا
 نجدی تبلیغی دیوبندی وہابی پادری ان پہ بس قہر خدا ہیں سیدی اختر رضا
 وہ سراواں کا فراڈی دے نہیں سکتا فریب دین حق سے آشنا ہیں سیدی اختر رضا
 نام پر تحقیق کے بکواس کرنا چھوڑ دو ورنہ لیں گے جائزہ ہیں سیدی اختر رضا
 ناچ گانا سے تصوف کا نہیں ہے واسطہ اس لیے ان سے خفا ہیں سیدی اختر رضا
 کفر کے تیر و تفنگ سے کون ڈرتا ہے میاں آیت صدق و صفا ہیں سیدی اختر رضا
 بے لگام و باز آؤ اپنے اس کرتوت سے دین حق کے رہنما ہیں سیدی اختر رضا
 قلب فرحت میں نہیں کوئی شہا تیرے سوا
 آپ ہی اک آسرا ہیں سیدی اختر رضا

از قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی، ایم اے۔ خلیفہ حضور تاج الشریعہ
 خادم: فخر ازہر دارالافتاء والقضاء و سرپرست جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ
 جنرل سکریٹری مرکزی ادارہ دارالعلوم العلوم جامعہ رضویہ
 ایڈوائزر فیضان تاج الشریعہ و ڈبلہاری کرناٹک
 ناظم نشر و اشاعت آل کرناٹک سٹی علماء بورڈ
 پریس سکریٹری امام احمد رضا موہنٹ بنگلور

پنجن کی ہے عطا اختر رضا

مظہر خیر الوریٰ اختر رضا سنیوں کا پیشوا اختر رضا
 نور احمد کی ضیا اختر رضا نیر جو د و سخا اختر رضا
 پیکر عشق و وفا اختر رضا پر تو شیر خدا اختر رضا
 اہل باطل کی حقیقت کھل گئی جب قلم تیرا چلا اختر رضا
 نجدیت کی ذریت ماری گئی جب چلا نیزہ ترا اختر رضا
 ہر و ہابی کی نگاہیں جھک گئیں جب ہوا شہرہ ترا اختر رضا
 ہر صحابہ کا ادب ملحوظ رکھ درس یہ تم نے دیا اختر رضا
 اولیا سے دشمنی اچھی نہیں یہ سبق تجھ سے ملا اختر رضا
 مالک و مختار ہیں میرے نبی تم نے ثابت کر دیا اختر رضا
 آشنا ہیں غیب سے خیر البشر برملا تم نے کہا اختر رضا
 ہر مصیبت کی گھڑی میں تم کہو یا رسول اللہ صدا اختر رضا
 نائب غوث الوریٰ ہیں بالیقین وہ شہ صدق و صفا اختر رضا
 سیرت شیخین کی تصویر ہیں وہ چراغ اتقیا اختر رضا
 شان عثمان غنی سے متصف کل صحابہ کی ادا اختر رضا
 مالکی ہو حنبلی کہ شافعی حنفیوں کے مقتدی اختر رضا
 قادری چشتی سہروردی چمن نقش بندی رہنما اختر رضا
 ماتریدی اشعری کا پاساں ہیں یقیناً با خدا اختر رضا
 حق بیانی میں نہیں جس کی نظیر و فقیہ با صفا اختر رضا

جب دلیلوں کی گردن کٹی سب نے مانا حق نما اختر رضا
 گلستان عشق ہے جس کی حیات و امام اصفیا اختر رضا
 جس نے شدت سے دیا پیغام حق و امیر قافلہ اختر رضا
 دشمن سرکار سے لڑتے رہے پیچتن کی ہے عطا اختر رضا
 لائق تقلید ہے سب کے لیے تیرا عزم و حوصلہ اختر رضا
 ہر عمل تیرا بڑا محبوب ہے اے غلام مصطفیٰ اختر رضا
 تازگی جس سے ملی اسلام کو بالیقین ہے وہ صبا اختر رضا
 عقل سے پیدل رہے باطل سبھی حق کو تم نے پایا اختر رضا
 تیری رفعت ہے عیاں اس بات سے تو نبی کا معجزہ اختر رضا
 چشم ساحل میں رہے چاروں پہر
 جلوہ زیبا ترا اختر رضا

از قلم:- علامہ محمد اظہار حسین صاحب ساحل نعیمی رضوی بھاگلپوری
 دارالعلوم رضائے قادریہ ہوسپیٹ کرناٹک

زمانہ ماہ تمام دیکھا

جسے زمانہ پکارے اختر، جواب ماہ تمام دیکھا
 نہ ان ساقاضی نہ ان سامفتی نہ ان سا کوئی امام دیکھا
 وہ مرجع ہر فقیہ ٹھہرا، ہے اس کے سر پر ولا کا سہرا
 اسے نظر نے ہر ایک لحظہ، مطیع خیر الانام دیکھا

اشہر شمس منانی

آیت انوار قدرت سیدی اختر رضا

آیت انوار قدرت سیدی اختر رضا
 مشعل رشد و ہدایت سیدی اختر رضا
 ذی غنا نور سخاوت سیدی اختر رضا
 طلعت اصحاب جنت سیدی اختر رضا
 غوث اعظم کی کرامت سیدی اختر رضا
 شمع بزم اعلیٰ حضرت سیدی اختر رضا
 آسمان علم و حکمت سیدی اختر رضا
 حجۃ الاسلام کی علمی جلالت کے امین
 حضرت ابراہیم کا لخت جگر نور نظر
 دلنشین قدوری قامت خوبصورت زلف ناز
 مسند تدریس و افتاء و قضا کے شہسوار
 جام عرفانی پلا کر دل کو روشن کر دیا
 موہنی صورت نگاہیں سرگیں نوری جمال
 اہل دانش مالک لوح و قلم بالغ نظر
 گلستان معرفت کے ہیں گلاب، لا جواب
 گلشن اسلام کو بخشا عروج و ارتقا
 نقش پائے بختن پر جان و دل سے ہیں فدا
 بد عقیدہ صلح کلی کو کبھی بخشا نہیں

بلبل باغ رسالت سیدی اختر رضا
 نکہت صدق و عدالت سیدی اختر رضا
 نیر برج شجاعت سیدی اختر رضا
 اہل کربل کی عنایت سیدی اختر رضا
 میرے خواجہ کی امانت سیدی اختر رضا
 قائد یاران، حکمت سیدی اختر رضا
 افتخار اہل سنت سیدی اختر رضا
 حامل نوری خلافت سیدی اختر رضا
 بانسب ہے عمدہ خصلت سیدی اختر رضا
 پاک خصلت نیک سیرت سیدی اختر رضا
 تاج ارباب شریعت سیدی اختر رضا
 رہبر راہ طریقت سیدی اختر رضا
 زیب سر تاج ولایت سیدی اختر رضا
 پیکر زہد و عبادت سیدی اختر رضا
 ماہر بحر حقیقت، سیدی اختر رضا
 دافع ظلم و ضلالت سیدی اختر رضا
 آفتاب عز و عظمت سیدی اختر رضا
 پاسبان دین و سنت سیدی اختر رضا

خوب کی قرآن و سنت کی اشاعت آپ نے
 صاحب تصنیف ہیں شعر و سخن کے تاجور
 فن تفسیر و ادب میں رکھتے ہیں کامل عبور
 نحوی صرفی منطقی و فلسفی حضرات میں
 ہو علوم، نقلیہ یا عقلیہ کا انجمن
 عشق سرکار دو عالم زندگی کا حاصل
 عربی اردو فارسی انگلش زباں کے کہکشاں
 خاندان رضویہ کی آبرو کا آفتاب
 جلتے ہیں جلتے رہیں گے حاسدین روسیہ
 کم نہ ہوگی تیری شہرت سیدی اختر رضا
 دشمن جاں سے نہیں ڈرتا ترافرحت کبھی
 اس کو حاصل تیری نصرت سیدی اختر رضا

از قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی، ایم اے۔ خلیفہ حضور تاج الشریعہ
 خادم: فخر ازہر دارالافتاء والقضاء و سرپرست جماعت رضائے مصطفیٰ ہاسپیٹ
 جنرل سکریٹری مرکزی ادارہ دارالعلوم العلوم جامعہ رضویہ
 ایڈوائزر فیضان تاج الشریعہ و ڈو بلہاری کرناٹک
 ناظم نشر و اشاعت آل کرناٹک اسٹی علماء بورڈ
 پریس سکریٹری امام احمد رضا مومینٹ بنگلور

مرجع خلق خدا تھے

مقتدا تھے رہنما تھے حضرت اختر رضا دین احمد پر فدا تھے حضرت اختر رضا
عاشق خیر الوری تھے حضرت اختر رضا مظہر احمد رضا تھے حضرت اختر رضا
گلشن احمد رضا کے ایک تھے شاداب پھول پیکر حسن و ادا تھے حضرت اختر رضا
ذاکر رب العلی تھے؛ تالی قرآن بھی و اصف شاہ ہدی تھے حضرت اختر رضا
خوبصورت نیک سیرت کیا زالی ذات تھی نور احمد کی ضیا تھے حضرت اختر رضا
عالم و فاضل مفکر و محقق بے مثال مرجع خلق خدا تھے حضرت اختر رضا
دم قدم سے جس کے تھی شہر بلی میں بہار ہاں وہی اختر رضا تھے حضرت اختر رضا
فخر ازہر کا لقب جس کو ملا تھا مصر میں عالم دین ہدی تھے حضرت اختر رضا
کعبہ کے اندر بھی جانے کا ملا جس کو شرف ایسے اک مرد خدا تھے حضرت اختر رضا
نائب خیر البشر بھی ثانی احمد رضا مصطفیٰ خاں کی عطا تھے حضرت اختر رضا

بس حقیقت ہے یہی کہہ دے کلیم بستوی

پر ضیا تھے پر ضیا تھے حضرت اختر رضا

کاوش ÷ محمد طاہر القادری کلیم فیضی بستوی
جانشین نسیم ملت و ناظم اعلیٰ ادارہ انوار الاسلام قصبہ سکندر پور ضلع بستی یوپی

سدا بہار اختر

دعا یہ دل سے نکلتی ہے بار بار اختر خدا کی رحمتیں تم پر ہوں بے شمار اختر
 نہ صرف چاہنے والے ہیں بے قرار اختر تمہارے جانے سے اعداء ہیں سو گوارا اختر
 رضا کے باغ کو سینچا ہے ایسی محنت سے کہ حشر تک یہ رہے گا سدا بہار اختر
 علوم دیں میں مہارت تھی اس طرح حاصل کہ جیسے شاہ رضا کے ہوں شاہکار اختر
 وہ بے نیاز جہاں بھر کے میکدوں سے ہوا تمہارے حسن کا جس پر چڑھا غمار اختر
 یہ بات سچ ہے کہ حق گوئی و بے باکی میں تمہاری ذات تھی یکتائے روزگار اختر

رضا کے علم کا ثاقب کو بھی ملے صدقہ
 کہ اہل علم میں ہو یہ بھی ذی وقار اختر

گلدستہ فکر: شاعر اسلام حضرت ثاقب صاحب

غم سے ہوا اشکبار

اداسی چھائی ہے اب، سو گوار آنکھوں میں
 رہے گا مر کے بھی اب انتظار آنکھوں میں
 کہ غم بھی غم سے ہوا اشکبار ”آنکھوں میں“
 اُتر گیا ہے دل بیقرار، آنکھوں میں
 مگر بسے ہیں مرے تاجدار آنکھوں میں
 بشکلِ شیرِ نصفِ انہار، آنکھوں میں
 یہ جراتیں کہاں ان خاکسار آنکھوں میں
 عجب تجلی تھی اُن غمگسار آنکھوں میں
 نصابِ عشق ہے اُن شاہکار آنکھوں میں
 جو نرم کر لیں تو آئے قرار آنکھوں میں
 صداقتوں کا تھا اک کوہسار آنکھوں میں
 بھرا ہے بغض و حسد کا غبار آنکھوں میں
 وہی نگاہ ہے بہتر، ہزار آنکھوں میں
 لگا کے رکھا ہے یہ اشتہار آنکھوں میں
 ہے پختگی، مری ایمان دار آنکھوں میں
 بسی ہے رحمت پروردگار آنکھوں میں

اُنہی کدو سے تھی ساری بہار آنکھوں میں
 طلب رہے گی قیامت میں ان سے ملنے کی
 نکل رہے ہیں دل و جاں، بصورتِ آنسو
 سبب یہ ہے کہ بآسانی خونِ دل نکلے
 نچوڑ دیتا میں بینائی، اشک کے ہمراہ
 سمایا تاجِ شریعت کا خوشنما چہرہ
 ادب سے اُن پہ مکمل نظر نہیں ڈالی
 وہ اک نظر سے مقدر سنوار دیتے تھے
 سبق ہے انکی نگاہوں کا ہر اتار چڑھاؤ
 نظر کو تیز کریں تو جہاں سہم جائے
 ذرا بھی حق سے جدائی اُنہیں نہ تھی منظور
 عدو کو عظمتِ اختر دکھائی دے کیسے
 وہ جس کے پاس امانت ہے ”دیدِ مرشد“ کی
 رضا کے باغی سے میرا نہیں کوئی رشتہ
 جہاں کوشیشہٴ فکرِ رضا سے دیکھتا ہوں
 نظر میں نقش ہے تاجِ الشریعہ کا پیکر

پہنچ نہ پایا تو رہ کے جاں سسکتی ہے وجود روتا ہے زار و قطار آنکھوں میں
 نہ دیکھ پانے کا کفارہ کب ادا ہوگا؟ سوال ہے یہ، مری قرضدار آنکھوں میں
 بہیں گے اب غم مرشد میں عمر بھر آنسو کہ جوش پر ہے عقیدت کی دھار آنکھوں میں
 فریدی ! چشمِ وطن کو وہ درد کیا معلوم
 جو غم بھرا ہے، غریب الدیار آنکھوں میں

از محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی

مسقط عمان

0096899633908

آہ و فغاں کی آواز

چل دیئے آہ وہ دُڑوں کو ستارا کر کے
عالمِ عشق میں ہے آہ و فغاں کی آواز
جس کے دیدار سے تھی اہل سنن کو راحت
حیرت انگیز تھا حضرت کی عطا کا جلوہ
رکھ دیا پاؤں تو صحرا کو بنایا گلزار
شمع کی مثل رہی اُن کی حیاتِ اقدس
بارِ غم، ایک اشارے سے اتر جاتا تھا
اُن کے کردار میں تھا رنگِ کشش ہی ایسا
ایسی صحبت کہ ہوئے جس سے مخالف بھی مطیع
گفتگو ایسی کہ پتھر پہ ابھر آئیں حروف
ابرِ باراں کی طرح اُس کا سفر ہوتا تھا
جتنی ہستی میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
اُن کا ملنا ہے یقینی جو طلب ہو سچی
وہ ولی، ابن ولی، ابن ولی، ابن ولی
لے کے امید جو اُس بزمِ کرم میں پہنچا
نامِ اختر تھا، وہ سورج بھی تھا مہتاب بھی تھا

ہوئے رخصت وہ مریضوں کو مسیحا کر کے
کون دنیا سے اٹھا، حشر یہ برپا کر کے
وہ حسیں چلد یا ہم سب کو دوانہ کر کے
وُستتیں آپ نے دیں، قطروں کو دریا کر کے
رنگِ اعزاز دیا خاک کو سونا کر کے
وہ چمکتے تھے اندھیروں میں بھی جلوہ کر کے
کوہ کو پھول بنا دیتے تھے ہلکا کر کے
دل میں بس جاتے تھے، غیروں کو بھی اپنا کر کے
دھوپ خود اُن پہ رہا کرتی تھی سایہ کر کے
اُس نے دکھلایا سخن کو بھی عجبہ کر کے
وہ چلا خشک زمینوں پہ بھی سبزہ کر کے
اُن کو چمکا دیا عظمت کا منارہ کر کے
خلد بھی پاؤ گے اختر کی تمنا کر کے
فیضِ پشتوں کا ملا ایک سے ناطہ کر کے
اس کو لوٹایا ہر اک غم کا مداوا کر کے
اُس نے دکھلادیا ہستی کو کرشمہ کر کے

اے فریدی وہ تھا کردار کا ایسا معمار

لے لیا کام، حجرِ جیسوں کو ہیرا کر کے

از محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنگوی مسقط عمان

رُتبہ مرے تاج الشریعہ کا

ہے اُونچا اِس قدر رُتبہ مرے تاج الشریعہ کا
 زمیں سے تا فلک چرچا مرے تاج الشریعہ کا
 جمالِ مُفتی اعظم نظر آ جائے گا تجھ کو
 اگر تم دیکھ لو چہرا مرے تاج الشریعہ کا
 کروڑوں ہند میں ہیں عاشقانِ مُصطفیٰ لیکن
 تھا اندازِ جداگانہ مرے تاج الشریعہ کا
 نہیں لاتا وہ تختِ شاہی کو بھی اپنی خاطر میں
 جو دل سے ہو گیا شیدا مرے تاج الشریعہ کا
 ہزاروں ازہری میں ”فخر ازہر“ ہے لقب کس کا
 مرے تاج الشریعہ کا مرے تاج الشریعہ کا
 غموں سے عاشقوں کی جان گویا نکلی جاتی تھی
 سُنا جب حُلد کو جانا مرے تاج الشریعہ کا
 ہیں لاکھوں آئیں دیوانے جہاں بھر سے زیارت کو
 اسی سے جان لو رُتبہ مرے تاج الشریعہ کا
 فلک سے رو کے کہتی تھی بریلی کی زمیں واللہ
 جدھر دیکھو ہے دیوانہ مرے تاج الشریعہ
 ہمیشہ مسلکِ احمد رضا پر گامزن رہنا
 یہی ہے قولِ مستانہ مرے تاج الشریعہ کا

چلو گشکولِ دل پھیلا دو اُنکی نوری چوکھٹ پر
 ملے گا بالیقین صدقہ مرے تاج الشریعہ کا
 حسد میں مر ہی جائیں صلح کئی، دیو کے بندے
 لگاؤ اس طرح نعرہ مرے تاج الشریعہ کا
 بہت مشہور ہو اہل ادب میں تم عزیز عالم
 ملا ہے تجھ کو یہ تحفہ مرے تاج الشریعہ کا

از قلم

(خلیفہ تاجِ ملت) محمد عزیز عالم تحسینی منطری مظفر پوری
 ناظم اعلیٰ مدرسہ اہلسنت و جماعت جامعہ ملک العلماء، روڈ نمبر ۸/ بیگن واڑی گوونڈی ممبئی ۴۰۳

9892535506

علم و حکمت کا خزانہ چل بے
 اُف مرے تاج الشریعہ چل بے
 اہل سنت کا چمن ویران ہے
 اس کے گلشن کا گمینہ چل بے
 آج صادق کا کلیجہ پھٹ گیا
 بحر عصیاں کا سفینہ چل بے

از عالیجناب صادق اللہ ایڈ وکیٹ صاحب رضوی
 ایڈ وائیز رآل کرناٹکاسنی علماء بورڈ بانی امام احمد رضا اکیڈمی چتر درگہ کرناٹک

گلابی چہرہ تمہارا

رواں ہے آنسو بشکلِ موتی دکھا دو چہرہ اے میرے اختر
زبانِ دل کی صدا ہے میری دکھا دو چہرہ اے میرے اختر

بہت ستاتی ہیں یادیں مجھ کو تمہاری ہر دم قسم خدا کی
تڑپ رہا ہوں میں مثلِ مچھلی دکھا دو چہرہ اے میرے اختر

گلابی چہرہ تمہارا ہر دم بسا کے رکھتا ہوں چشمِ تر میں
بفضلِ رب ہے نگاہِ نیچی دکھا دو چہرہ اے میرے اختر

تمہارا دیکھا ہے جس نے چہرہ تو دیکھا اس نے نبی کا چہرہ
تمہارے شیدا کی یہ ہے بولی دکھا دو چہرہ اے میرے اختر

دکھاتا چہرہ ہے چاند ہر شب مگر نہ جیتا ہے مجھ کو ظاہر
دلوں کی بستی ہے میری کالی دکھا دو چہرہ اے میرے اختر

از قلم - محمد ظاہر حسین مصباحی

نوناہی پر یہاں سیتا مڑھی بہار کپھور ورنکا گڑھوا جھار کھنڈ

روح رواں چل دیئے

آہ دنیا سے اختر میاں چل دیئے
 لے کے وہ ساری تاب و تواں چل دیئے
 ساتھ لیکر وہ، ہم سب کی جاں چل دیئے
 چھوڑ کر وہ ہمیں ناگہاں چل دیئے
 وہ شبِ شنبہ، سوئے جناں چل دیئے
 جان و دل کے وہ راحت رساں چل دیئے
 اہلسنت کے شاہِ شہاں چل دیئے
 آہ کیسے کروں میں بیاں ”چل دیئے“
 ڈھونڈتی ہے نظر وہ کہاں چل دیئے
 میرے مرشد مرے مہرباں چل دیئے
 آہ صد آہ، وہ باغباں چل دیئے
 رضویت کے وہ مہر عیاں چل دیئے
 قوم و ملت کے وہ پاسباں چل دیئے
 وہ جدھر چل دیئے وہ جہاں چل دیئے
 ہے جہاں بھر میں آہ و فغاں، ”چل دیئے“
 کر کے وہ بزمِ آرائیاں، چل دیئے
 لیکے وہ سارا چین و اماں چل دیئے
 سب گئے ہیں جہاں، ہم وہاں چل دیئے

اہلسنت کے روح رواں چل دیئے
 رہ گیا خالی خالی ہمارا وجود
 ان کا جانا، ہمیں کر گیا ہے نڈھال
 اس خبر سے دل و جاں پہ بجلی گری
 بیس جولائی اور پانچ ذیقعدہ ہے
 جن کے جلوؤں سے تھا اہل ایمان کو چین
 عالمِ سُنیّت آج سکتے میں ہے
 کپکپاتے ہیں لب اور زباں گنگ ہے
 اشکِ رکتے نہیں دل ٹھہرتا نہیں
 اے خدا صبر کی مجھ کو توفیق دے
 تازگی جن سے تھی باغِ اسلام میں
 پرتوِ نوری، عکسِ کمالِ رضا
 خوف کھاتے رہے جن سے اعدائے دیں
 رخِ زمانے کا ان کی طرف ہو گیا
 کیسی ہستی تھی وہ کیسا کردار تھا
 محفلِ اہل حق سونی سونی ہوئی
 رہ گئے ہم تڑپتے سسکتے ہوئے
 کہہ رہے ہیں یہ تاج الشریعہ ہمیں

آؤ جانے سے پہلے ہمیں دیکھ لو پھر نہ کہنا کہ اختر میاں چل دیئے
 اُن کے غم میں نہ کیوں روئے چشمِ فلک علم و ادراک کے آسماں چل دیئے
 قبر سے حشر تک نور بانٹیں گے وہ ہو کے دنیا میں وہ ضوفشاں چل دیئے
 فکر ہے غمزدہ، اور قلم ہے اداس کیسے لکھوں وہ آرام جاں چل دیئے
 بات سچ ہے مگر دل نہیں مانتا کہہ نہ پائے گی میری زباں، ”چل دیئے“
 سرِ نفی میں فریدی ہلاتا رہا
 سب یہ کہتے رہے ہاں وہ ہاں چل دیئے

از محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی

مسقط عمان :- 0096899633908

علم کا کوہ ہمالہ فکر و فن کا کہکشاں
 زہد و تقویٰ کا فلک شعر و سخن کا گلستاں
 اختر برج ہدایت تھے بلا شک و گماں
 رفعت تاج شریعت کر نہیں سکتا بیاں
 اہل سنت کا امیر کارواں جاتا رہا
 چھوڑ کر روتا بلکتا پاسباں جاتا رہا

عالیجناب محمد غوث خان صاحب رضوی سابق صدر منیر آباد کیل کرناٹک

میرے تاج الشریعہ کہاں چل دیئے

چھوڑ کر سب کو روتا کہاں چل دیئے میرے تاج الشریعہ کہاں چل دیئے
عاشقوں کی ہے بارات اتری ہوئی اہل سنت کے دولہا کہاں چل دیئے
درد کی ٹیس حد سے سوا بڑھ گئی درد دل کے مسیحا کہاں چل دیئے
اے مرے فخر ازہر، شہنشاہ فن باندھے عظمت کا سہرا کہاں چل دیئے
بستی بستی میں ہے تیری رحلت کا غم شور ہے قریہ قریہ کہاں چل دیئے
میرے اختر رضا قادری ازہری دے کفریت کا صدمہ کہاں چل دیئے
بعد سبطین میرا بھروسہ تھے تم غم مجھے دے کے گہرا کہاں چل دیئے
چھپ گیا ہے کہاں پہ بریلی کا چاند اختر برج تقویٰ کہاں چل دیئے
مسک اعلیٰ حضرت کے جو میر تھے وہ رضا کے نبیرہ کہاں چل دیئے

ڈھونڈتا پھر رہا ہے یہ اشرف رضا
چھوڑ کر اس کو آقا کہاں چل دیئے

فکر و قلم :- خادم امین شریعت محمد اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت، بریلی شریف

اختر رضا خاں از ہری

اہل حق کے رہنما اختر رضا خاں از ہری سنیت کے مقتدا اختر رضا خاں از ہری
 بزم افتا کی ضیا اختر رضا خاں از ہری زینت دار القضا اختر رضا خاں از ہری
 اعلیٰ حضرت کی دعا اختر رضا خاں از ہری مظہر حامد رضا اختر رضا خاں از ہری
 آپ کا دنیا سے جانا، اس صدی کا بالیقین ہے بڑا اک سانحہ اختر رضا خاں از ہری
 وقت آخر لب پہ تھی اللہ اکبر کی صدا یہ بھی ہے فضل خدا اختر رضا خاں از ہری
 آپ کی رحلت ہے ملت کے خسارے کا سبب شک نہیں اس میں ذرا اختر رضا خاں از ہری
 یہ جنازہ دیکھنے کے بعد ثابت ہو گیا آپ کی ہستی ہے کیا اختر رضا خاں از ہری
 دور حاضر میں کہیں بھی دور تک ملتا نہیں آپ جیسا پیشوا اختر رضا خاں از ہری
 غسل کعبہ کے حوالے سے ہوئی جب گفتگو نام آیا آپ کا اختر رضا خاں از ہری
 خاندان رضویت کی آبرو بھی آپ ہیں مرحبا صد مرحبا اختر رضا خاں از ہری

ہے دعا گو اشرف خستہ لحد پر آپ کی
 بر سے رحمت کی گھٹا اختر رضا خاں از ہری

از قلم: محمد اشرف رضا قادری
 مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت، بریلی شریف

چراغِ حریت کہاں گیا

وہ فخرِ سنیت کہاں گیا نشانِ رضویت کہاں گیا
 رضا کے علم و فکر و فہم کی تھی جس میں اہلیت کہاں گیا
 اندھیرے کیوں ہیں قید و بند کے چراغِ حریت کہاں گیا
 دیارِ عشقِ غوثِ پاک کی جسے تھی شہریت کہاں گیا
 حدیث و فقہ و شعر و عشق میں تھی جس کی خاصیت کہاں گیا
 جسے رضا کی روحِ پاک سے ملی تھی تربیت کہاں گیا
 یہ فاضل آج کیوں رواں ہیں اشک
 وہ قدِ فردیت کہاں گیا

از: فاضل میسوری
 سوگوار سید جیلانی میاں
 خانقاہ مدنی سرکار مورہ بی

وہ سورج بھی تھا

چل دیئے آہ وہ ذروں کو ستارا کر کے
عالمِ عشق میں ہے آہ و فغاں کی آواز
جسکے دیدار سے تھی اہل سنن کو راحت
حیرت انگیز تھا حضرت کی عطا کا جلوہ
رکھ دیا پاؤں تو صحرا کو بنایا گلزار
شیع کی مثل رہی اُن کی حیاتِ اقدس
بارِ غم، ایک اشارے سے اتر جاتا تھا
اُن کے کردار میں تھا رنگِ کشش ہی ایسا
ایسی صحبت، کہ ہوئے جس سے مخالف بھی مطیع
گفتگو ایسی کہ پتھر پہ ابھر آئیں حروف
ابرِ باراں کی طرح اُس کا سفر ہوتا تھا
جنگلی ہستی میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
اُن کا ملنا ہے یقینی جو طلب ہو سچی
وہ ولی، ابن ولی، ابن ولی، ابن ولی
لیکے امید جو اُس بزمِ کرم میں پہنچا
نامِ اختر تھا، وہ سورج بھی تھا مہتاب بھی تھا

ہوئے رخصت وہ مریضوں کو مسیحا کر کے
کون دنیا سے اٹھا، حشر یہ برپا کر کے
وہ حسین چل دیا ہم سب کو روانہ کر کے
وُسعتیں آپ نے دیں، قطروں کو دریا کر کے
رنگِ اعزاز دیا خاک کو سونا کر کے
وہ چمکتے تھے اندھیروں میں بھی جلوہ کر کے
کوہ کو پھول بنا دیتے تھے ہلکا کر کے
دل میں بس جاتے تھے، غیروں کو بھی اپنا کر کے
دھوپِ خود اُن پہ رہا کرتی تھی سایہ کر کے
اُس نے دکھلایا سخن کو بھی عجبہ کر کے
وہ چلا خشک زمینوں پہ بھی سبزہ کر کے
اُن کو چمکا دیا عظمت کا منارہ کر کے
خلد بھی پاؤ گے اختر کی تمنا کر کے
فیضِ پشتوں کا ملا ایک سے ناطہ کر کے
اس کو لوٹایا ہر اک غم کا مداوا کر کے
اُس نے دکھلادیا ہستی کو کرشمہ کر کے

اے فریدی وہ تھا کردار کا ایسا معمار

لے لیا کام، حجرِ حبیبوں کو ہیرا کر کے

از قلم: - محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی

سایہ فضل خدا تھے

سایہ فضل خدا تھے سیدی اختر رضا
اپنے خالق کی عطا تھے سیدی اختر رضا
گلستان علم و حکمت ان کا پاکیزہ وجود
ان سرراضی حق تعالیٰ اور ان سنخوش رسول
ناقصوں نے ان کے در سے پالیا اوج کمال
اہل افتا کا بھروسہ اہل دل کا حوصلہ
تاجداروں نے کہا تاج الشریعہ بر ملا
ہم شبیہ غوث اعظم مفتی اعظم کی ذات
سایہ جملہ مشائخ جن کے دامن میں ملے
نور احمد کی ضیا تھے سیدی اختر رضا
مصطفیٰ کے مصطفیٰ تھے سیدی اختر رضا
شان زہد و اتقا تھے سیدی اختر رضا
با وفا تھے بے ریا تھے سیدی اختر رضا
کاملوں کے رہنما تھے سیدی اختر رضا
حق بیاں تھے حق نما تھے سیدی اختر رضا
کیا بتائیں ہم کہ کیا تھے سیدی اختر رضا
اور ان کا آئینہ تھے سیدی اختر رضا
ایسے مرشد با صفا تھے سیدی اختر رضا

بجھ رہا ہے دل یہ نور سن کے رحلت کی خبر

زور دل تھے حوصلہ تھے سیدی اختر رضا

از قلم: جمال انور رضوی

ارؤل جہان آباد بہار

واصف شاہ ہدیٰ

اہل حق کے پیشوا تھے سیدی اختر رضا سنیوں کے مقتدا تھے سیدی اختر رضا
 ہند کا حسان کہنا زیب دیتا تھا انہیں واصف شاہ ہدیٰ تھے سیدی اختر رضا
 ہر طرف پھیلی تھی ان کے فکر و فن کی تابشیں بزم دانش کی ضیا تھے سیدی اختر رضا
 فیصلے منہ دیکھ کر ان کے کبھی ہوتے نہیں ایسے حق گو رہنما تھے سیدی اختر رضا
 بستی بستی قریہ قریہ کا نہ نعرہ کیوں لگے منبع فیض رضا تھے سیدی اختر رضا
 دل کو روحانی خوشی ملتی تھی ان کی دید سے
 خوش جمال و خوش ادا تھے سیدی اختر رضا

از قلم: محمد اشرف رضا قادری
 مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

وہ وفا شعار چلا گیا

سنے کون قصہ دردِ دل میرا غمگسار چلا گیا
 جسے آشناؤں کا پاس تھا، وہ وفا شعار چلا گیا
 وہی بزم ہے وہی دھوم ہے، وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
 ہے کمی تو بس میرے شیخ کی، جو تہہ مزار چلا گیا
 وہ سخن شناس وہ دور ہیں، وہ گدا نواز وہ مہ جبین
 وہ حسیں وہ بحرِ علوم دیں، میرا تاجدار چلا گیا
 کہاں اب سخن میں وہ گرمیاں کہ نہیں رہا کوئی قدرداں
 کہاں اب وہ شوق میں مستیاں کہ وہ پروقار چلا گیا
 جسے میں سناتا تھا دردِ دل وہ جو پوچھتا تھا غمِ دروں
 وہ گدا نواز بچھڑ گیا، وہ عطا شعار چلا گیا
 بہیں کیوں نصیر نہ اشکِ غم، رہے کیوں نہ لب پر میرے
 فغاں ہمیں بے قرار وہ چھوڑ کر سر راہ گزار چلا گیا

از قلم :- قاضی خطیب عالم نوری مصباحی

ہر جگہ چرچا تڑا

بیس جولائی جو جمعہ کی اندھیری شام سے
 منہ کو آتا ہے کھینچے اور پھٹا جاتا ہے دل
 کروٹوں میں شب کٹے صبح و مساتڑپا کریں
 ہر طرف محفل تری اور ہر جگہ چرچا تڑا
 ایسا پردہ! اتنی جلدی! صبر کیسے پائیں ہم
 کس کو اتنی فکر ہے؟ اور کون سُنتا ہے یہاں
 واسطہ احمد رضا کا، خواب میں آؤ پیا!
 یا خدا! اختر رضا کی قبر کو پُر نور کر
 سب کو ہے معلوم، تیرا فیصلہ تُو ہے اٹل
 سب کو تڑپا کے پیما تم ہو وہاں آرام سے
 کون ہے ایسا یہاں تم بن نہیں جو مُضَحِل؟
 یہ ہے حالِ زندگی تم ہی کہو ہم کیا کریں
 اور بھی دل کو مرے ہے ذکر تڑپا جاتا تڑا
 زخمِ دل، فرمایئے مُرشد! کسے دکھلائیں ہم
 آپ جیسا دہر میں مُرشد بھلا ڈھونڈیں کہاں
 تاکہ اپنے دل کی بے چینی کو مل جائے دوا
 اُن کے جملہ عاشقوں کی سب بلائیں دُور کر
 یا الہی! کر عطا اب شاہ کا نعم البدل

سرفراز احمد پہ ہر دم مُرشدی فیضان ہو

دین کا رستہ سدا میرے خدا! آسان ہو

ار قلم: محمد سرفراز احمد قادری

شبلی باڑی کمار ڈوبی دھنبا دھنبا کھنڈ

فون: 9934340650

تو شہیدِ عشق ہے

صورتِ خورشید ، تابندہ ہے تو چھپ گیا لیکن درخشندہ ہے تو
 موت سے بھی مر نہیں سکتا کبھی تو شہیدِ عشق ہے ، زندہ ہے تو
 فیضِ علم و معرفت ہوگا نہ کم تا قیامت، ابرِ بارندہ ہے تو
 کیسے بھولیں گے تجھے اہل سنن آسمانِ حق پہ رخشندہ ہے تو
 استقامت کا ہمالہ تیری ذات اہل تقویٰ کا نمائندہ ہے تو
 تیری حکمت کا چمن ہے بے خزاں اے بہارِ علم! پائندہ ہے تو
 اخترِ چرخِ رضا تیرا وجود نور سے ماحول سازندہ ہے تو
 غم زدہ، آفاق ہے کھو کر تجھے یہ زمانہ جس کا جوندہ ہے، تو
 عرس کا دن ہے ترا یومِ وصال جلوہء محبوب یابندہ ہے تو
 تجھ پہ سیفی ہے یہ فیضِ ازہری
 اُن کا جو نغمہ نو پسندہ ہے تو

از قلم: سید شا کر حسین سیفی

صدر شعبہ افتاء دارالعلوم محبوب سبحانی

کرلا، ممبئی، انڈیا۔۔۔ 09892137196

اخترِ نایاب گیا

چھوڑ کر اپنی ضیا اخترِ نایاب گیا
 اس نے قربان کیا عشقِ نبی میں سب کچھ
 زندگی جس کی تھی کردارِ رضا کی مظہر
 کشتِ احساس پہ ہے ابرِ اَلَم کی بارش
 کھل گئیں اسکے جنازے سے سبھی کی آنکھیں
 اس کی یادوں کا نشہ دل سے نہ اترے گا کبھی
 جھک گئی جس کے تصلُّب پہ جمینِ عالم
 اہل عرفاں نے بتایا جسے قطب الارشاد
 جس کے جلوؤں سے ملا شوکتِ ملت کو فروغ
 تابشِ غیرتِ ایماں سے ہمیں چمکا کر
 بخش کر ساری فضاؤں کو حسینِ ماحول
 اُس کی فطرت کو ملا علمِ علی کا فیضان
 فوجِ ملت کو ملے ویسا ہی قائدِ یارب

کر کے روشن ہمیں وہ نجمِ جہاں تاب گیا
 وہ، محبت کے سکھا کر ہمیں آداب گیا
 آہ افسوس! کمالوں کا وہ مہتاب گیا
 آنکھ میں چھوڑ کے اشکوں کا وہ سیلاب گیا
 کو ردیدہ کو بھی وہ کر کے صحت یاب گیا
 دید کی ایسی پلا کر وہ مئے ناب گیا
 کر کے تعمیرِ اصولوں کی وہ محراب گیا
 وہ ولی ابنِ ولی، مظہرِ اقطاب گیا
 آہ دنیا سے قیادت کا وہ سیماں گیا
 بُرجِ اسلام کا وہ نیرِ دل تاب گیا
 سرفروشی کا چمن، کر کے وہ شاداب گیا
 کھول کر فکر و نظر کے وہ مئے باب گیا
 جیسا وہ اخترِ دیں، رہبرِ احزاب گیا

اے فریدی اسے بھولے گا زمانہ کیسے

دے کے تعمیر و ترقی کے جو اسباب گیا

از قلم: فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی مسقط عمان-96899633908

السلام! اے پیر ما۔ اختر رضا

السلام! اے پیر ما۔ اختر رضا جان ما بر تو فدا۔ اختر رضا
 خدا نور دید گفت اہل صفا آئینہ را حق نما اختر رضا
 تو کہ بود آں شمع را در انجمن جان جاناں گل رخا! اختر رضا
 راہ عرفان نیست مشکل کو بود اختر برج ہدی اختر رضا
 راہوار۔ شرع۔ پاک۔ مصطفیٰ در یکتائے صفا اختر رضا
 ضم شدم از خاک پاک تربیت پس پیام خلد را۔۔ اختر رضا
 آدم بر ”ساحل“۔ یم۔ سخا
 کن بمن نگہ عطا۔۔ اختر رضا

شمراتِ تفکرات: ابوالفضیل غلام عبدالقادر ساحل مصباحی

صدر المدرسین دارالعلوم نوشیہ آکوٹ مہاراشٹر۔ 9552724024

امتیازِ حق و باطل

نائب غوث الوری اختر رضا وارث علم رضا اختر رضا
 رب تعالیٰ کا بہت احسان ہے آپ کا دامن ملا اختر رضا
 حسرتانظروں سے اوجھل ہو گئے اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 فخر ازہر کا ملا تجھ کو خطاب کیوں نہ ہوشہرہ ترا اختر رضا
 امتیازِ حق و باطل کر گیا یہ جنازہ آپ کا اختر رضا
 دیکھ کر کلمہ پڑھا کفار نے نوری چہرہ آپ کا اختر رضا
 صدقہ احمد رضا حسنین کو
 اب تو کر دیجے عطا اختر رضا

از قلم: حسنین رضا قادری بلراپوری

میرے فکر و فن کا عنوان آپ ہیں

دستگیرِ کل گدایاں آپ ہیں
میرے فکر و فن کا عنوان آپ ہیں
اس صدی کے میر میراں آپ ہیں
اے فقیہِ اعظم ہندوستان
مفتیِ اعظم کے تابندہ جمال
اے محقق ابنِ جیلانی میاں
اے امام وقاصی دارالقضاۃ
گلستانِ قادری کی آبرو
آپ کا تاج الشریعہ ہے لقب
کون ہے اب وارثِ علمِ رضا
کہتے ہیں اہلِ عرب اہلِ عجم
جس نے پایا فخرِ ازہر کا خطاب
جس کو سینچا ہے رضائے خون سے
حضرتِ احمد رضا کے صحن میں
ایشیا یورپ میں چرچے آپ کے

یہ مبارک کا عقیدہ ہے حضور

آفتابِ علم و عرفاں آپ ہیں

از مبارک رضوی پورنوی

میرے اختر اس جہاں کو چھوڑ کر

اشتیاقِ دیدِ احمد میں گئے مرشدِ برحق جو مرقد میں گئے
 اضطرابِ شوقِ بے حد میں گئے کائناتِ روحِ احمد میں گئے
 وہ لگا کر موت کو اپنے گلے سچّی آوازوں کے گنبد میں گئے
 پار کر کے زیست کی ساری حدیں آخرت کی پہلی سرحد میں گئے
 میرے اختر اس جہاں کو چھوڑ کر سرخروِ عشقِ محمد میں گئے
 موت کو حیلہ بنا کر آج وہ قریہٗ روحِ اب وجد میں گئے
 اے مبارک موت کا اک وقت ہے
 جانے والے وقت کی زد میں گئے

از مبارک رضوی پورنوی

نوری آنگن فدا ہے

ہر نشین فدا ہے اختر پر سارا گلشن فدا ہے اختر پر
 وہ کفن اوڑھ کر جو سوئے ہیں جائے مدفن فدا ہے اختر پر
 عارض حسن دیکھ کر ان کا رنگ و روغن فدا ہے اختر پر
 ابرِ رحمت برس کے کہتا ہے آج ساون فدا ہے اختر پر
 رات دن آپ اس میں چلتے تھے نوری آنگن فدا ہے اختر پر
 اک حقیقت بیان کرتا ہوں میراتن من فدا ہے اختر پر
 وہ مبارک اسی میں رہتے ہیں
 دل کی دھڑکن فدا ہے اختر پر

مبارک رضوی پورنوی

عارض تاج الشریعہ

میں بھی ہوں مشتاق تیری دید کا آج کا دن ہو مکمل عید کا
عارض تاج الشریعہ دیکھ کر رنگ پھیکا ہو گیا خورشید کا
مر کے ٹوٹا ہے کہیں قیدِ حیات کر نہ ماتم زندہ جاوید کا
دامنِ اختر سے وابستہ رہو ہے یہی مطلب مری تاکید کا
میرے مرشد رو برو ہو کر پلاؤ اپنے تشنہ لب کو شربت دید کا
چاہتے ہو غم سے آزادی اگر نام لو اس بندہ توحید کا
ہاتھ پاؤں مارتے ہیں حاسدیں کوئی گوشہ تو ملے تنقید کا

ہے مبارک فخر ازہر کا غلام
منتظر ہوں آپ کی تائید کا

از مبارک رضوی پورنوی

اس صدی کے ہیں مجدد

مطمئن ہوں ان کے فیضانِ نظر سے ہر طرح
فیض مجھ کو مل رہا ہے ان کے در سے ہر طرح
اس صدی کے ہیں مجدد مرشدی اختر رضا
ان کی عظمت پر مروجان و جگر سے ہر طرح
ہر غلام حضرت تاج الشریعہ کا خیال
ملتا جلتا ہے مری فکر و نظر سے ہر طرح
طلعتِ اختر سے یوں روشن ہیں میرے دل دماغ
جیسے روشن ہے زمیں شمس و قمر سے ہر طرح
ان کی نسبت کے تصدق جا کے مل لیتا ہوں میں
اہل دل اہل نظر اہل ہنر سے ہر طرح
ہو حقیقت میں اگر تاج الشریعہ کا غلام
پھر تو نکلا جاؤ تم برق و شرر سے ہر طرح
شعر میرا سن کے حاسد پانی پانی ہو گیا
اس کی حالت مضحک ہے آج ڈر سے ہر طرح
خاندانِ اعلیٰ حضرت سے الجھ کر حاسدیں
ہو گئے ہیں آج بے گھرا پنے گھر سے ہر طرح
منقبت کا شعر کہتا ہے مبارک عشق میں
ابرِ رحمت اس پہ ہر دن کیوں نہ برسے ہر طرح
از: مبارک رضوی پورنوی

رضا کے خنجر خونخوار

بنا کر اپنا شاہد ہر درودیوار کو میں نے
 شفا کے واسطے بھیجا مزارِ علیؑ حضرت پر
 یہ فیضانِ نظر ناچیز پر ہے علیؑ حضرت کا
 کئی موقعے ملے ہیں زندگی میں ان کی خدمت کے
 محبت، عشق اس پر بے خودی انمول نعمت ہے
 مرے تاج الشریعہ آفتابِ اہلسنت ہیں
 مخالف سراٹھائے گا تو سر کو کاٹ ڈالوں گا
 مجد دکھ دیا ہے ازہری سرکار کو میں نے
 بریلی کا پتہ دیکر ہراک بیمار کو میں نے
 پرویا سلکِ الفت میں دُراشعار کو میں نے
 بہت نزدیک سے دیکھا حسینِ رخسار کو میں نے
 نگاہوں میں بسا رکھا ہے حسنِ یار کو میں نے
 ہزاروں بار دیکھا ہے رخِ ضو بار کو میں نے
 سنبھالا ہے رضا کے خنجر خونخوار کو میں نے

مبارک دستِ مرشد کو لبوں سے چوم کر اکثر
 لیا ہے اپنے سر پہ دستِ پُرانوار کو میں نے

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

اخترِ رضا سے ہے

یہ گلشنِ اہلسنت کا ہر اخترِ رضا سے ہے
نظامِ قادری رضوی ہو نوری یا کہ برکاتی
رہِ عشق و وفا میں دیکھ سنگِ میل کی صورت
مخالفِ آندھیوں ہم جو سینہ تان دیتے ہیں
مری ہر چیز ہے منسوب انکی ذاتِ اقدس سے
جو گستاخِ نبی ہیں خوف سے بے چین رہتے ہیں
بقائے مسلکِ احمد رضا اخترِ رضا سے ہے
سلامتِ آج سارا سلسلہ اخترِ رضا سے ہے
کسی کا اب بھی باقی نقش پا اخترِ رضا سے ہے
ہمارے دل میں یہ بھی حوصلہ اخترِ رضا سے ہے
مرا جو کچھ ہے عرضِ مدعا اخترِ رضا سے ہے
حل میں اب بھی انکے زلزلہ اخترِ رضا سے ہے

مبارک مدح گوئی کا یہ فن تمکو مبارک ہو
تمہارے پاس یہ فکرِ سا اخترِ رضا سے ہے

از قلم: رضوی پورنوی

عندلیبانِ رضا

اختر بُرجِ ولایت شانِ ایوانِ رضا
 زہد و تقویٰ علم و فتویٰ اسوۂ وسیرت خلوص
 گھومتے تھے گردِ جس کی علم کے ماہ و نجوم
 یہ حقیقت ہے حقیقت آپ اس کو مانئیے
 مدحِ خوانِ سیدِ کونین میرے ساتھ ساتھ
 وہ حقیقت میں ہیں ناموسِ رسالت کے امین
 کہہ رہا ہے عاشقانِ ازہری کا اک ہجوم
 مار کر اک پھونک اعداء کو جلا سکتا ہوں میں
 رشتہ طے اتر با سب چھوٹے ہیں چھوٹ جائیں
 ہاتھ سے چھوٹے نہ یارب میرے دلمانِ رضا
 چچھائیں گے مبارک تاقیامت باغ میں
 قمریوں کے ساتھ مل کر عندلیبانِ رضا

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

بریلی کا پتہ

منزلیں آسان ہوں گی راستہ مل جائے گا
 جس مسافر کو بریلی کا پتہ مل جائے گا
 رات دن کرتے رہو تم خواب کی وادی میں گشت
 جستجو کرتے رہو اخترِ رضائل جائے گا
 علیحضرت مفتی اعظم کے گھر میں ڈھونڈیے
 عشقِ محبوبِ خدا کا آئینہ مل جائے گا
 علیحضرت کے چمن میں ہیں گلِ حکمت بہت
 اک اٹھالے جائے گا تو دوسرا مل جائے گا
 جارہے ہیں آج ہم موجوں کا سینہ چیر کر
 بحرِ ہستی میں ہمارا ناخدا مل جائے گا
 ان سے ملنے کی تمنا ہے تو دنیا چھوڑ دو
 راستہ اپنا بدل دو رہنما مل جائے گا
 میں سکھاؤں گا زمانے کو محبت کا سبق
 جب بھی عرفانِ رضا کا مدرسہ مل جائے گا

علیحضرت کے چمن میں ڈھونڈنا جا کر اسے

یہ مبارک طوطیٰ نغمہ سرا مل جائے گا

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

کون روکے گا

ولی کا جشن منانے سے کون روکے گا
 ہماری فکر ہمارا خیال اچھا ہے
 وہ اس صدی کے مجدد ہیں اس حقیقت کو
 اندھیری رات میں روشن چراغ تھے اختر
 ولی کا بیٹا ولی ہے قطب کا بیٹا قطب
 ہزار بار بریلی شریف جائیں گے
 رضا کے چاہنے والوں سے پیار کرتے ہیں
 ہمارے پاس ہے جو کچھ رضا کا صدقہ ہے
 مجھے بہشت میں جانے سے کون روکے گا
 بریلی آنے سے جانے سے کون روکے گا
 بتاؤ مجھ کو بتانے سے کون روکے گا
 اجالے ان کے زمانے سے کون روکے گا
 یہ حق ہے حق کو جتانے سے کون روکے گا
 درِ حضور پہ جانے سے کون روکے گا
 یہ رشتہ ہم کو نبھانے سے کون روکے گا
 یہ مرثوہ ہم کو سنانے سے کون روکے گا

مرا مزاج مبارک ہے حق پسند بہت
 عدو کو خاک چٹانے سے کون روکے گا

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

اختر رضا کے غم میں

اختر رضا کے غم میں اک پل جیا نہ جائے رحلت کا صدمہ ایسا بالکل سہا نہ جائے
 ہر شخص کہہ رہا تھا رو رو کے یہ خدا سے دنیا سے جانشین احمد رضا نہ جائے
 قدرت کا فیصلہ تو قدرت کا فیصلہ ہے لاکھوں دعاؤں سے بھی اسکو ٹلا نہ جائے
 معمول یہ بھی دیکھا تب تک دعا نہ مانگی غوث الوریٰ کا شجرہ جب تک پڑھا نہ جائے
 مرشد سدا دور ہوں میں زخموں سے چور ہوں میں کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن کہا نہ جائے
 دردِ فراقِ مرشد المختصر یہ سمجھو اتنا میں سہمہ رہا ہوں جتنا سہا نہ جائے
 کاغذ پہ آنسوؤں کے قطرے ٹپک رہے ہیں کچھ لکھنا چاہتا ہوں لیکن لکھا نہ جائے
 کوہِ فراق میں اب یوں دب چکے مبارک وہ اٹھنا چاہتے ہیں لیکن اٹھا نہ جائے

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

مقام ازہری

حشر تک باقی رہے گا ایک نام ازہری
 علیحضرت حجتہ الاسلام جیلانی میاں
 اس زمیں کا خطہ خطہ آپ سے ہے فیضیاب
 خانہ کعبہ کے اندر آپ داخل ہو گئے
 ہاں نہیں چلتا کبھی اس پر کسی باطل کا زور
 اس صدی کے ہیں مجدد اہلسنت کے امام
 اس کو چھو سکتا نہیں کوئی بھی اب کوتاہ قد
 شہر میں لگیوں میں گھر میں پورے ہندوستان میں
 فکر و فن کا آئینہ ہے ہر کلام ازہری
 مفتی اعظم کے بعد آتا ہے نام ازہری
 کل عرب سارا عجم پہنچا پیام ازہری
 اللہ اللہ کون سمجھے گا مقام ازہری
 حیدری شمشیر ہے ہر اک غلام ازہری
 اس لیے لازم ہے سب پر احترام ازہری
 رب نے اونچا کر دیا ہے اتنا بام ازہری
 ایکساں دیکھا ہے میں نے خوش خرام ازہری

ہے مبارک مرشد اعظم کا دامن ہاتھ میں
 فخر سے کہتا ہوں میں بھی ہوں غلام ازہری

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

اختر کی مثال

آئینہ دارِ جمالِ مصطفیٰ ہے ذات بھی
واہ کیا شکلِ منور رب نے کی ان کو عطا
علم دیں کی روشنی میں جس کو پڑھنا ہو پڑھے
یادگارِ اعلیٰ حضرت آپ کا زورِ قلم
کوئی لاسکتا نہیں ہے میرے اختر کی مثال
آپ کو سرکار سے لہجہ حجازی بھی ملا
مورثِ اعلیٰ رضا ہیں وارثِ یکتا حضور
اس صدی کے ہیں مجدد حضرت اختر رضا
ایک اک فتویٰ مدلل اور محقق آپ کا
آپ تہادے رہے ہیں سارے فتنوں کا جواب
آپ کا پھر بھی نہ آیا شیشہٴ دل پر درار

مثلاً یکتائے گہر ہے ان کی ہر اک بات بھی
جس کے دیکھے یاد آتی ہے خدا کی ذات بھی
ہیں کتابوں میں مزین انکی تقریفات بھی
علم کے موتی سے پُر ہیں سلکِ تحریرات بھی
چھان ڈال لے کے چاہے ساری کائنات بھی
بارہا میں نے سنا ہے آپ کے خطبات بھی
اعلیٰ حضرت کی طرح ہیں انکی تصنیفات بھی
حرفِ آخر ہی سمجھئے ان کی تحقیقات بھی
سیکڑوں الجھے مسائل پر ہیں توضیحات بھی
بھیڑیوں کے ہیں مقابل شیر انکی ذات بھی
جبکہ حاسد پتھروں کی کرچکے برسات بھی

ایک عنوان ہیں مبارک حضرت اختر رضا
دوسرا عنوان ہے میرا شرحِ رضویات بھی

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

اعلیٰ حضرت کا چراغ

چاند ہیں احمد رضا خاں چاندنی اختر رضا
سیرت و کردار میں اخلاق میں اخلاص میں
مفتی اعظم کی سیرت کا چمکتا آئینہ
اس کو راہ حق سے کوئی بھی ہٹا سکتا نہیں
مسک احمد رضا پر آج آسکتی نہیں
جل رہا ہے میرے گھر میں ایلح حضرت کا چراغ
آپ کا ہر قول درّ بے بہا ہے آج بھی
ہیں سراپا علم دیں کی روشنی اختر رضا
واقعی ہیں آئینہ دارِ نبی اختر رضا
ہے مکمل آپ ہی کی زندگی اختر رضا
جس کو حاصل ہے تمہاری رہبری اختر رضا
ہیں محافظ بن کے دنیا میں ابھی اختر رضا
دے رہے ہیں میرے گھر کو روشنی اختر رضا
بات کرتے ہیں ہمیشہ قیمتی اختر رضا

ختم کرتا ہے مبارک کہکے یہ اپنا کلام
ہے ترے قبضے میں پندرہویں صدی اختر رضا

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

غلامانِ تاج الشریعہ کے نام

علیٰ حضرت مفتی اعظم کی سیرت پر چلو
 سنیو تم غور سے پڑھنا مرے پیغام کو
 مدتوں تم نے گزاری ساتھ ان کے زندگی
 اس ولی ابن ولی کی زندگی ہے سامنے
 چاند سا رخسار ان کا آج بھی آنکھوں میں ہے
 انکے ہونٹوں کی چمک پر چاند بھی شرمندہ تھا
 ان کے ہونٹوں کے تبسم پر فدا تھی کائنات
 ان کی ہستی تھی سراپا اک چراغِ انجمن
 ان کو اپنوں نے سراہا ان کو مانا غیر نے
 مسلکِ احمد رضا کے راہبر مانے گئے
 مسلکِ احمد رضا کو آسمان تک لے گئے
 مسلکِ احمد رضا کی آبیاری کے لیے
 یوپی دہلی ممبئی کرناٹک وہ سیمانچل گئے
 دین کا پیغام لیکر سارے ہندوستان میں
 مسلکِ احمد رضا لیکر وہ مصر و شام تک
 جامِ الفت کا پلا کر مست و بے خود کر دیئے
 کارنامے ان کے دنیا پر عیاں ہونے لگے

نقش پائے حضرت تاجِ شریعت پر چلو
 بھول مت جانا کبھی اختر رضا کے نام کو
 ان کے پیچھے گاہے گاہے کر کے رب کی بندگی
 اس ولی کی آنکھوں دیکھی ہر گھڑی ہے سامنے
 اور حسین کردار ان کا آج بھی آنکھوں میں ہے
 ان کا دندانِ مبارک اس قدر تابندہ تھا
 ان کے اندازِ تکلم پر فدا تھی کائنات
 ناز ان پہ کر رہا تھا سنیت کا بانکپن
 ان کے قدموں کا لیا بوسہ ہمیشہ خیر نے
 ہاں اسی اک نام سے وہ جانے پہچانے گئے
 وہ عجم سے تا عرب پہنچے جہاں تک لے گئے
 یعنی وہ دینِ ہدیٰ کی آبیاری کے لیے
 وہ بہار و جھارکھنڈ بنگال و اترانچل گئے
 ہند سے باہر کبھی وہ ملکِ پاکستان میں
 بارہا پہنچے عوام الناس اور حکام تک
 سنیوں کو دل میں عشقِ مصطفیٰ وہ بھر دیئے
 تخمِ عشقِ مصطفیٰ کچھ اس طرح بونے لگے

شہرتیں اختر رضا کی سب پہ بھاری ہو گئیں
 حضرت اختر کا کام جاری ہو گیا
 ہرزباں پران کا پیارا نام جاری ہو گیا
 حضرت اختر رضا تاج الشریعہ آپکو
 حضرت تاج الشریعہ آپ کفرے کی گونج
 بارگاہ کبریا سے اسقدر عظمت ملی
 اور رعب و دبدبہ رب سے ملے ہیبت ملی
 بے کس ولاچارو بے بس کسہارے ہو گئے
 اہل دنیا ان کو اپنا پیشوا کہنے لگے
 پیش کرتے تھے رسول پاک کا فرمان وہ
 جاں چھڑکنے لگ گئے آقا کی امت کے لیے
 جیسا ان کا حلم تھا تقویٰ بھی ویسا ہو گیا
 مفتی اعظم کا وہ پیارا دلارا ہر طرف
 اہلسنت کا وہ رہبر بن کے روشن ہو گیا
 مرشد اعظم سمجھنے سب کو سمجھانے لگے
 تھا بلندی پرستار او نچا چڑھتا ہی گیا
 سامنے ان کے جو آیا آ کے بونا ہو گیا
 بن گئی زہر ہلاہل انکی عشرت کے لیے
 یعنی خود بدنام تھے بدنام کرنے لگ گئے
 ہیرے کے بھاؤ جو بکتا تھا وہ لوہا ہو گیا
 زندگی لگنے لگی بیکاران کی اس طرح

سنیوں کی کھیتیاں آباد ساری ہو گئیں
 ہر گلی ہر شہر میں اک نام جاری ہو گیا
 رب کا ان پر اس طرح انعام جاری ہو گیا
 لوگ سب کہنے لگے بدرالطریقہ آپکو
 بستی بستی قریرہ آپ کے نعرے کی گونج
 زنگی میں غیر معمولی انھیں شہرت ملی
 علم کی دولت ملی عزت ملی رفعت ملی
 دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب کے پیارے ہو گئے
 مردوزن پیر و جواں سب رہنما کہنے لگے
 اپنے ہاتھوں میں شریعت کا لیے میزان وہ
 مقتدا وہ بن گئے اہل شریعت کے لیے
 جیسا ان کا علم تھا فتویٰ بھی ویسا ہو گیا
 آسمان اعلیٰ حضرت کا وہ تارا ہر طرف
 روشنی کا اک سمندر بن کے روشن ہو گیا
 عاشقان اعلیٰ حضرت ان کو اپنانے لگے
 چاہنے والوں کا حلقہ روز بڑھتا ہی گیا
 ان کا قد و اوج ثریا سے بھی اونچا ہو گیا
 یہ ترقی حاسدان اعلیٰ حضرت کے لیے
 پھر تو حاسد راہ ماری کام کرنے لگ گئے
 رفتہ رفتہ اہل حق پر راز افشا ہو گیا
 گھٹ گئی قیمت سر بازار ان کی اس طرح

یوں ہوئے بدنام کہ سب کی سلامی بھی گئی
 سنگ ریزوں کی طرح بے جان ہو کر رہ گئی
 لیکے آئی منہ میں گالی بھوک کی شدت بہت
 جا بجا وہ اپنی بدنامی کا منظر دیکھ کر
 دل کے ارماں وقت کے سیلاب میں سب بہ گئے
 سامنے اختر کے ان کی زندگی بے نور تھی
 پھنس گئے جو بیچ طوفان میں کنارا چاہیے
 مرنے والے سمجھے ہم منزل پہ آ کے لگ گئے
 کھیلنا آتا نہیں کشتی کو اپنانے لگے
 اپنی اونچائی کا چرچہ جھوم کر کرنے لگے
 ہم ہی سردارِ جہاں ہیں کیا تمہیں معلوم ہے
 اور یہ ماتھے پہ رکھ کر ہاتھ سمجھانے لگے
 خان زادوں کی نہ سنیے ہم کو دل سے مانیے
 کون سا آفت کا بادل سر پہ آ کر چھا گیا
 دھیرے دھیرے ہو گئے سب نقل والے اک طرف
 ہاتھ سے چپکا ہوا بازو بھی کٹ کر رہ گیا
 اس طرح پچھڑے گرے سب منہ کے بل سنگلاخ پر
 اپنی اپنی بولیاں تھیں اپنی اپنی گفتگو
 کارواں موجود میر کارواں موجود ہے
 لوگ اپنے زعم میں یوں شان سے رہتے رہے
 اہل حق کا کارواں تھارات دن رہبر کے ساتھ

چاہنے والوں میں ان کی نیک نامی بھی گئی
 حاسدوں کی زندگی ویران ہو کر رہ گئی
 جیب خالی پیٹ خالی بھوک کی شدت بہت
 دم بخود تھے اپنی ناکامی کا منظر دیکھ کر
 راستے سارے متفعل ہو کے ان کے رہ گئے
 بھوکی بلی کھمبانو چے یہ مثل مشہور تھی
 ڈوبنے والوں کو تنکے کا سہارا چاہیے
 ڈبکیاں کھاتے ہوئے ساحل پہ آ کے لگ گئے
 دھول دھپا دھینگا اور مُشتی کو اپنانے لگے
 گاؤں گاؤں قریہ قریہ گھوم کر کرنے لگے
 ہم فلاں ابن فلاں ہیں کیا تمہیں معلوم ہے
 لوگ ان باتوں کو سن کر کان کھلانے لگے
 ہم ہیں افضل ہم ہیں اعلیٰ ہم ہیں بہتر جانے
 لوگ اہل عقل تھے انکی سمجھ میں آ گیا
 عشق والے اک طرف تھے عقل والے اک طرف
 کارواں جو ایک تھا آپس میں بٹ کر رہ گیا
 سارے بلبل گارہے تھے بیٹھ کر جوشاخ پر
 اک طرف تھی کائیں کائیں اک طرف تھی کوہو
 مطمئن اہل چمن تھے پاسباں موجود ہے
 منتشر ہو کر بھی خود کو متحد کہتے رہے
 ہاں بسر کرتے رہے ہم زندگی اختر کے ساتھ

ایک گل تھا لے گیا دامن میں صیاد اجل
 شاخ بے چینی پہ لٹکا کر سنہرے خواب کو
 اور لقب تاج الشریعہ کا انھیں سب نے دیا
 جانشین حضرت غوث الوری کی شکل میں
 ڈر کے مارے اپنا رستہ ناپتے تھے ہر طرف
 سوچکے اور لے چکے تم خوب انگڑائی سنو
 حاسدوں سے دور کوسوں بھاگ جاؤ سنیو
 ہاں جھپٹ جاؤ مولہ کی طرح تم باز پر
 گرچہ جنگل میں نکلتے ہو ذرا تم دیر کو
 ایک نعرہ مسلک احمد رضا کا زندہ باد
 جنت الفردوس کا رستہ کشادہ ہے بہت
 آپ نے جو دیدیا پیغام کافی ہے ہمیں
 اسوۂ تاج شریعت ہے ہمارے سامنے
 جانہیں سکتے کہیں اپنی حویلی چھوڑ کر
 حاسد تاج الشریعہ کے لیے کافی ہیں ہم
 لاکھوں بیٹے انکے روحانی ہیں سب کسمب جری
 ہاں کوئی غدار آسکتا نہیں اب سامنے
 حاسدوں سے کہد و خجر کے دھنی ہم لوگ ہیں
 چاہنے والے رضا کا سب پہ بھاری ہے ابھی
 مانتے ہیں اہل دل اہل سخن اہل نظر
 ازہری تلوار اب بھی ہے ہمارے ہاتھ میں

پھر اچانک آگیا گلشن میں صیاد اجل
 اہل گلشن رو رہے ہیں اس گل شاداب کو
 اس گل شاداب کا اک نام اسماعیل تھا
 وہ گل شاداب تھا اختر رضا کی شکل میں
 نام ان کا سن کے حاسد کا نپتے تھے ہر طرف
 اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے شیدائی سنو
 جاگنے کا وقت ہے اب جاگ جاؤ سنیو
 کہہ دو لبیک مل کے سب مری آواز پر
 تم سب غوث الوری ہو پھاڑتے ہوشیر کو
 ایک نعرہ حضرت تاج الشریعہ زندہ باد
 سنیوں کے واسطے مسلک رضا کا ہے بہت
 حضرت احمد رضا کا نام کافی ہے ہمیں
 مفتی اعظم کی سیرت ہے ہمارے سامنے
 ہم رضا والے کبھی شہر بریلی چھوڑ کر
 دشمنان اعلیٰ حضرت کے لیے کافی ہیں ہم
 ایک بیٹا حضرت عسجد رضا خاں ازہری
 کوئی ناہنجار آسکتا نہیں اب سامنے
 تیغ و نیزہ تیر و نشتر کے دھنی ہم لوگ ہیں
 حضرت احمد رضا کا فیض جاری ہے ابھی
 ہم کو آتا ہے زمانے میں شجاعت کا ہنر
 خنجر خونخوار اب بھی ہے ہمارے ہاتھ میں

ہیں بہت مشہور دنیا کے قلمکاروں میں ہم دہر کے مانے ہوئے ہیں نیزہ برداروں میں ہم
 حشر تک لہرائے گاتاج الشریعہ کا علم مسلک احمد رضا لکھتا رہے گا ہر قلم
 برسرِ پیکار رہ کر زمگاہ عشق میں گیت اختر کا سنا کر بزم گاہ عشق میں
 اے مبارک جشن اختر کا مناتے جائیں گے
 حاسدوں کے دل پہ ہم بجلی گراتے جائیں گے

از قلم خاک پائے حضور تاج الشریعہ مبارک رضوی پورنوی
 کھڑوہ بانسی پورنیہ بہار، 8809958191

دیدارِ اختر

زمانہ ہے سگِ دربارِ اختر بڑی سرکار ہے سرکارِ اختر
 چلیں ہم جانِ شہرِ بریلی کریں جی کھول کے دیدارِ اختر
 طوافِ گل میں ہیں مصروفِ بھنورے مہکتا ہے گلِ گلزارِ اختر
 شرابِ عشق پی کر ہوش میں ہے بہت ہشیار ہے میخوارِ اختر
 نگاہوں میں جمالِ مصطفیٰ ہے عجب دیدار ہے دیدارِ اختر
 نرالہ تر ہے فردوسِ تخیل بہت مشہور ہے افکارِ اختر
 حقیقت میں یہ اظہارِ رضا ہے جودل سے کیجئے اظہارِ اختر
 بریلی اہل سنت کا ہے مرکز ہے منکر اس کابسِ غدارِ اختر
 عدو میں آج سناٹا بہت ہے کہیں چمکی ہے کیا تلوارِ اختر
 نگاہوں میں چمکتے ہیں ہمیشہ
 ہماری اب درودیوارِ اختر

از قلم: مبارک رضوی پورنوی

داخلِ جنت ہوا

خوبصورت خوشنما اختر رضا مظہر احمد رضا اختر رضا
 اعلیٰ حضرت کی عطا اختر رضا اہل سنت کو ملا اختر رضا
 سات ذی قعدہ شب شنبہ سنو! داخلِ جنت ہوا اختر رضا
 رہنما تھے پیشوا تھے راہبر اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 دیکھتے ہی پُر ضیا چہرے کو میں ہو گیا شیدہ ترا اختر رضا
 کاش محشر میں مرے ہوں ساتھ ساتھ مفتی اعظم، رضا، اختر رضا
 دل کی مرجھائی کلی بھی کھل اُٹھے دیکھ کر تم کو شہا اختر رضا
 کاش محشر میں مرے ہوں ساتھ ساتھ مفتی اعظم، رضا، اختر رضا
 ہے بڑی عظمت کا حامل بے شبہ ضیفِ کعبہ بھی بنا اختر رضا

آفتابِ ناتواں کے خواب میں

آتے رہنا بارہا اختر رضا

از قلم: محمد آفتاب عالم کیموری

جان عالم کی عطا اختر رضا

جان عالم کی عطا اختر رضا مرشد و مولا ما اختر رضا
 نازش اہل سنن فخر زمن پیر کامل رہنما اختر رضا
 ہادی و غازی مجاہد مرد حق متقی تھے پارسا اختر رضا
 نیر تاباں سراج سنیت اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 علم کے دریا بہائے بے پناہ جب قلم ترا اٹھا اختر رضا
 آپ سے ہوتا رہے گا مستفیض سارا عالم دائما اختر رضا
 عاشقوں کے درمیاں سے چل بسے محور عشق وفا اختر رضا
 بالیقین تبلیغ دیں میں کر گئے زندگی اپنی فنا اختر رضا
 آج بھی ہے اور رہے گا حشر تک نام زندہ آپ کا اختر رضا
 وصف کیا لکھوں میں ان کا اے شکیل
 فکر سے ہیں ماسوا اختر رضا

رشحات قلم: ابوالفضل شکیل فرید پوری

بھیڑی۔ بریلی شریف یو پی۔ 9719152772

شانِ بزمِ اولیا اختر رضا

شانِ بزمِ اولیا اختر رضا سلسلہ در سلسلہ اختر رضا
 عالمِ اسلام میں کہرام ہے سوئے جنت چل دیا اختر رضا
 آسمانِ علم و فن کا آفتاب اختر برجِ ہدیٰ اختر رضا
 اعلیٰ حضرت کی فقاہت کا چراغ خوب روشن کر گیا اختر رضا
 سایہ افکن حضرت عسجد رہیں کیجیے رب سے دعا اختر رضا
 اے محدثِ اے قطبِ اے تاجدار یہ زمانہ ہے ترا اختر رضا
 ناخدائے کشتیِ اہلِ سُنن حضرت اختر رضا، اختر رضا
 احمدِ مدحت سرا کے چند شعر
 کیجیے مقبول یا اختر رضا

از قلم: احمد علی خطیبی مرسیوی

دہلی -- 42 --

فخر ازہر کا وصال

جاں گزا، جاں کاہ، جاں فرسا ہے ملت کے لیے
 نازشِ اہلِ تفقہ، فخرِ ازہر کا وصال
 خیمہٴ اربابِ علم و فضل ہے ماتم کدہ
 بلکہ یوں کہیے کہ نوحہ خواں ہے خود فضل و کمال
 تھا سراپا غم زدہ میں بھی، مگر یہ سوچ کر
 کچھ ہوئی تسکین، قدرے چھٹ گیا ابرِ ملال
 موت ہے ولیوں کی اصلاً صرف پردہ آنکھ کا
 لے کے آتا ہے پیامِ جاودانی، انتقال
 ہے فنا کی یہ فنا اور ہے بقا کی یہ بقا
 راز کھلتا ہے یہیں، کیا ہے اجل کا ارتحال
 الغرض دل میں خیال آیا کہ مجھ کو ہوعطا
 قطعہٴ تاریخ کی توفیق ربِّ ذوالجلال
 دی صدا ہاتف نے موضوعِ سخن ہے ان دنوں
 جنتِ فردوس میں تاج الشریعہ کا جمال۔

از قلم: - محمد نعیم الازہری

مادہٴ تاریخ - 03

از قلم: ڈاکٹر واحد نظیر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

درِ دل دے کے اختر میاں چل دیئے

سمت کے شہِ سروراں چل دیئے دین و مذہب کے روح رواں چل دیئے
 دیکے فرقت کا دل پہ نشان چل دیئے راحتِ جانِ کل عاشقاں چل دیئے
 روز و شب ہر بشرِ غم میں کہتا ہے یہ اے خدا کے ولی تم کہاں چل دیئے
 جامِ عشقِ نبی کا پلا کر ہمیں عاشقِ سرور دو جہاں چل دیئے
 ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت ہمیں دے کے رنج و الم جاوداں چل دیئے
 سر پہ سہرا سجا کر ولایت کا وہ ملنے آقا سے سوئے جاناں چل دیئے
 خالی دامنِ غریب اب پیارے کہاں بارشِ فضل کے آسماں چل دیئے
 مقتنیِ اعظمِ ہند کے جاں نشین دینِ اسلام کے پاسباں چل دیئے
 ڈھونڈتی پھر رہی ہے ہماری نظر سیدیِ مرشدی تم کہاں چل دیئے
 دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف درِ دل دے کے اختر میاں چل دیئے

آج آنکھوں میں ارمان ہے سیلِ اشک

وہ ندیمِ شریعت کہاں چل دیئے

از قلم:- ارمان نوری۔ ناگپوری

844639989

روئے انور کی ضیا

وارث علم رضا اختر رضا سنیوں کے پیشوا اختر رضا
 جائے گافردوس میں وہ غیر شک آپ پر جو ہے فدا اختر رضا
 دیکھ لوں میں اک نظر ہے آرزو روئے انور کی ضیا اختر رضا
 گردش دوراں کا خطرہ کچھ نہیں آپ سے ہے رابطہ اختر رضا
 علم و فن کے آفتاب و ماہتاب اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 ذات تیری شہرہ آفاق ہے اے ولیء باصفا اختر رضا
 کیا بھٹک پائے گا نوری راہ سے
 مل گیا جب رہنما اختر رضا

از۔۔ شبّہم رضوی
 اکبر پور۔ کانپور۔ یوپی

سنیت کا گلستاں اختر

چل دیئے سوئے جناں اختر رضا خاں ازہری غم میں ہے سارا جہاں اختر رضا خاں ازہری
 ہائے صد افسوس رخصت ہو گئے عشاق سے سنیت کے پاسباں اختر رضا خاں ازہری
 آپکے بن اُجڑا اُجڑا سا ہے اے مرشد مرے سنیت کا گلستاں اختر رضا خاں ازہری
 سات ذیقعدہ سنیچر کو جہاں سے چل بے علم کے کوہِ گراں اختر رضا خاں ازہری
 آپ کی فرقت میں ہیں واللہ ہر سنی کے آج اشک آنکھوں سے رواں اختر رضا خاں ازہری

آپ کی رحلت سے ہے رنجیدہ خاطر پر ملال
 یہ شکیلِ محنتہ جاں اختر رضا خاں ازہری

از قلم: ابوالفضل شکیل اختر ازہری۔ بریلوی

منظمر احمد رضا کا آئینہ اختر رضا

غوث و خواجہ مصطفیٰ کی ہیں عطا اختر رضا
 مظہر احمد رضا کا آئینہ اختر رضا
 رہنمائے دین و ملت حق نما اختر رضا
 آبروئے علم و حکمت کی ضیا اختر رضا
 عاشقوں کے ہر مرض کی ہیں شفا اختر رضا
 عاشقوں کے دردِ دل کی ہیں دوا اختر رضا
 یوں تو دنیا میں بہت ہیں ازہری اب بھی مگر
 آپ کا ثانی نہیں ہے دوسرا اختر رضا
 مسکرا کر اہلسنت کہہ رہے ہیں ناز سے
 ہم کو قسمت سے ملا ہے پیشوا اختر رضا
 کامیابی دین و دنیا کی اسے حاصل ہوئی
 ہو گیا جو جان و دل سے آپ کا اختر رضا
 کہہ رہے ہیں اہلسنت بس یہی صبح و مسا
 اب کہیں دکھتا نہیں ہے دوسرا اختر رضا
 میں اکیلا ہی نہیں قیصر یہ دنیا کہتی ہے
 سیرتِ آقا کی ہے پیاری ادا اختر رضا

از محمد قیصر رضا شیخی سستی پور

یادگارِ اعلیٰ حضرت الوداع

رہنمائے دین و ملت الوداع اختر برج طریقت الوداع
 یادگارِ اعلیٰ حضرت الوداع اے مرے تاج شریعت الوداع
 تیرے ہونے سے چمن میں تھی بہار طوطی باغ رسالت الوداع
 اتنی جلدی سوئے جنت چل دیئے کس کو دیکھیں اہلسنت الوداع
 نم ہیں آنکھیں کس طرح تڑپا گئی کیا بتاؤں تیری رحلت الوداع
 علم و عرفاں کی بہا کر ندیاں کر لیا رخ سوئے جنت الوداع
 اتنا کہہ کر رو کیے احمد قلم
 اے مرے آقائے نعمت الوداع

از قلم: مداح حضور تاج الشریعہ ---
 احمد علی خطیبی قادری مرسنیوی، دہلی 42

دیکھ کر چہرہ ترا اختر رضا

نعمتِ رب العلیٰ اختر رضا شاہ بطحا کی عطا اختر رضا
 آپ سے اللہ خوش، راضی نبی شاد ہیں غوث الوریٰ، اختر رضا
 مضطرب جانوں کو ملتا تھا سکون دیکھ کر چہرہ ترا اختر رضا
 درمیانِ صاحبانِ علم و فن ذات تھی تیری جدا، اختر رضا
 ہے حقیقت عمر بھر کرتے رہے خدمتِ دینِ خدا، اختر رضا
 علم و فن کا شہسوار ذی وقار ”اختر برج ہدیٰ اختر رضا“
 گلشنِ طیبہ سے پائی ہے بہار پھول بن کر کھل اٹھا اختر رضا
 سونا سونا تیری رحلت سے چمن اہل سنت کا ہوا، اختر رضا
 جس کو صحبت آپ کی حاصل ہوئی سرخ رو وہ ہو گیا اختر رضا
 طالب دیدار ہے اشفاق بھی
 خواب میں جلوہ دکھا اختر رضا

از قلم: اشفاق تابش قادری،
 پورن پور ضلع پبلی بھیت، یوپی

آپ جیسا رہنما اختر رضا

آپ جیسا رہنما اختر رضا نا کہیں دیکھا گیا اختر رضا
سنّت کے چرخ پہ روشن رہا نام نامی آپ کا اختر رضا
مصطفیٰ کا قرب پانے کے لیے ہیں یقیناً واسطہ اختر رضا
مانتا ہے آپ کو سارا جہاں راہبر اور رہنما اختر رضا
ذات سے منسوب ہو کے آپ کی فائدہ ہم کو ہوا اختر رضا
ڈوب کر عشقِ نبی کے بحر میں نعت لکھتے تھے سدا اختر رضا
سنیوں کی دھڑکنوں سے ہر گھڑی
آتی ہے ثاقبِ صدا اختر رضا

از قلم: محمد ثاقب رضا مبارک پوری

ہمارا مقتدا اختر رضا

عاشق خیر الوری اختر رضا دیں کے سچے رہنما اختر رضا
 وارث علم رضا ، اختر رضا مصطفیٰ کی ہیں عطا اختر رضا
 اختر برج ہدی اختر رضا پیکر علم و وفا اختر رضا
 ہو گیا پورا علاقہ پر ضیاء جس جگہ پہنچا مرا اختر رضا
 صرف کردی زندگی دیں کے لیے ہے ہمارا مقتدا اختر رضا
 مفتی اعظم کے سچے جانشین پرتو حامد رضا ، اختر رضا
 نجدیوں کے واسطے ہر دم رہے خنجر احمد رضا ، اختر رضا
 رکھ دیا کہہ کر ظفر نے یہ قلم
 نائب غوث الوری اختر رضا

از قلم ظفر انور حمیدی، بنگلور

۱۶ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ / 30 جولائی 2018

یاد صدیوں سنیوں کو آئے گا

ہیں محب مصطفیٰ اختر رضا پرتو احمد رضا اختر رضا
کیوں ڈروں حق بات کو کہنے سے میں پیر و مرشد ہے مرا اختر رضا
بولے ہوں گے قبر میں منکر نکیر مرحبا صد مرحبا اختر رضا
یاد صدیوں سنیوں کو آئے گا اعلیٰ حضرت آپ کا اختر رضا
متفق اس بات پر ہیں خاص و عام اختر برج ہدیٰ اختر رضا
سچ ہے یہ تاج الشریعہ دہر میں کون ہے تیرے سوا اختر رضا
مفتی اعظم نے اپنی آپ کو جانشینی کی عطا اختر رضا
حق کلامی حق شناسی کا ہمیں درس بس تم نے دیا اختر رضا
کاش یہ کہتے ہوئے سوکراٹھوں خواب میں آئے شہا اختر رضا

ناز ہے صدیق کو تقدیر پر

آپ سا مرشد ملا اختر رضا

ار قلم: صدیق کیسرپوری

یک زباں سب نے کہا اختر رضا

بھیڑ میں تنہا مرا اختر رضا سب پہ بھاری ہو گیا اختر رضا
 غوث و خواجہ تک ہمیں لے جائے جو آپ کا ہے سلسلہ..... اختر رضا
 اللہ اللہ کہتے کہتے چل دیئے سنیوں کے رہنما اختر رضا
 کون ہے وہ پیر ایسا لا جواب یک زباں سب نے کہا اختر رضا
 غوث میں تو غوث اعظم مل گئے پیر بھی ہم کو ملا اختر رضا
 بد عقیدے راہ حق پر آ گئے دیکھ کر چہرا ترا اختر رضا
 عکس ابراہیم و حامد، مصطفیٰ پرتو احمد رضا ، اختر رضا
 تھے معاصر آپ کے جتنے فقیہ مقتدی سب ، مقتدی اختر رضا
 کیوں نہ نازاں ہو مقتدر پر ندیم
 پیر جو مجھ کو ملا اختر رضا

از قلم:- ندیم الدین شمش
 غازی پور، یو، پی

بھیڑ نے بتلا دیا اختر رضا

آج جو ہے سلسلہ اختر رضا اس کا تو ہے پیشوا اختر رضا
 فی زمانہ جتنے بھی ہیں پارسا سب کا تو ہے رہنما اختر رضا
 آپ جیسا رہنما دیکھا نہیں نائب احمد رضا اختر رضا
 عالم و فاضل ہو یا مفتی کوئی دبدبہ سب پر ترا اختر رضا
 اتقیا سیرت سجاتے دیکھ کر ہے تو ایسا آئینہ اختر رضا
 یہ غلام ازہری کی ہے صدا میں گدا تو بادشہ اختر رضا
 کس قدر مقبولیت تھی آپ کی بھیڑ نے بتلا دیا اختر رضا
 مانگ لے ابرار فکر تابناک
 علم کے ہیں بادشہ اختر رضا

از قلم:- ابرار احمد

سمستی پور، بہار

چل دیا دارِ بقا، اختر رضا

رب تعالیٰ کی عطا، اختر رضا
 پرتو احمد رضا، اختر رضا
 سنیوں کے پیشوا، اختر رضا
 مصطفیٰ کا معجزہ اختر رضا
 خیر سے دارِ فنا کو چھوڑ کر
 اہل حق کہتے ہیں اُن کو فخر سے
 دہر میں دکھتا ہے جو باغِ سنن
 سنیت کا پیڑ کیسے خشک ہو
 میں گدا، تو بادشاہِ وقت ہے
 نایب شمس الضحیٰ اختر رضا
 علم کا روشن دیا اختر رضا
 راہِ حق کے رہنما، اختر رضا
 سوئے جنت ہے گیا اختر رضا
 چل دیا دارِ بقا، اختر رضا
 اختر بُرجِ ہدیٰ، اختر رضا
 تجھ سے ہے پھولا پھلا اختر رضا
 تم سے ہے آثرِ ہرا، اختر رضا
 من گجا اور تو گجا اختر رضا

مُرشدِ مَنِ رحمتِ بے دام پر
 چشمِ الفت ہو ذرا، اختر رضا

از: رحمتِ لطیفی رحمت

نیپال، شرم غازی پور- 9956971311

پُر ضیا روضہ ترا

نائب غوث الوریٰ اختر رضا وارث علم رضا اختر رضا
 راہ حق سے وہ بھٹک سکتا نہیں جس کے تم ہو رہنما اختر رضا
 میں ہی اک تنہا نہیں کہتے ہیں سب اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 بن گیا بے بیشک مریضوں کے لیے در ترا دارالشفاء اختر رضا
 بالیقین ہے مرجع خلق خدا پر ضیا روضہ ترا اختر رضا
 دارِ فانی کو وہ کہہ کے الوداع ہیں گئے سوئے بقا اختر رضا
 بیس جولائی شبِ شنبہ تھی وہ سوئے جنت جب گیا اختر رضا
 ہر طرف سے اب اٹھیں گی آندھیاں سنیت کی ڈھال تھا اختر رضا
 اہلسنت کی حفاظت کے لیے بھیج دے رب دوسرا اختر رضا

تیری فرقت میں رہے گی اشکبار
 چشم اشرف دامنِ اختر رضا

از قلم :- اشرف القادری اشرف
 مرکز منہاج الصالحات، ستار گنج

غسل کعبہ کا شرف تم کو ملا

سرور دیں کی عطا اختر رضا مرشد برحق مرا اختر رضا
 بالیقین یہ مصطفیٰ کا فیض ہے پیر لاثانی ملا اختر رضا
 مفتی اعظم کا سچا جانشین نائب غوث الوری اختر رضا
 حق کو حق باطل کو باطل ہی کہا آپ نے ہر دم شہا اختر رضا
 فضل رب سے سنیوں کو مل گیا مصطفیٰ کا معجزہ اختر رضا
 غسل کعبہ کا شرف تم کو ملا اختر برج ہدیٰ اختر رضا

کب سے ہے دیدار کا مشتاق یہ
 دید عامر کو کرا اختر رضا

از قلم... محمد عامر ظفر

کن مددیا پیر ما اختر رضا

شمعِ علمِ مصطفیٰ اختر رضا کل جہاں بر تو فدا اختر رضا
 مہ جبین و مہ لقا اختر رضا پیکرِ حسن ادا اختر رضا
 تو کجا و ما کجا اختر رضا ما گدا تو بادشہ اختر رضا
 کن مرا ”لہ“ عطا اختر رضا صدقہء احمد رضا اختر رضا
 بہر ”عبدالمصطفیٰ“ اختر رضا یک نظر کن سوئے ما اختر رضا
 جانشینِ مفتی اعظم توئی کن مددیا پیر ما اختر رضا
 ما گرفتاریم در رنج و بلا دور کن رنج و بلا اختر رضا
 فخرِ ازہر ، نازش اہل سنن اختر برج ہدی ”اختر رضا“
 تاجدارِ شرع دینِ مصطفیٰ کل جہاں گوید ترا اختر رضا
 روز و شب بر تربت شد دم بدم رحمتِ ربِ علا اختر رضا

چوں کہ شد بر تربت حاضرندیم

وقتِ آں جلوہ ”نما“ اختر رضا

ازندیم سلطانپوری

سنیوں کے مقتدا اختر رضا

عاشق خیرالوری اختر رضا سنیوں کے مقتدا اختر رضا
 مفتی اعظم کے سچے جانشین مظهر حامد رضا اختر رضا
 بالیقین اہل سنن کے واسطے آپ ہیں رب کی عطا اختر رضا
 جس نے دیکھی روئے زیبا کی جھلک ہو گیا تم پر فدا اختر رضا
 عاشقی پر آپ کی نازاں ہیں ہم اختر برج ہڈا اختر رضا
 اک دیا عشق نبی کا قلب میں تم نے روشن کر دیا اختر رضا
 بستی بستی قریہ قریہ جب سنا بچہ بچہ بول اٹھا اختر رضا
 ہاتھ ملتے رہ گئے اعدائے دیں سوئے جنت چل دیا اختر رضا
 آپ کی ہر اک ادھتی بالیقین سنتوں کا آئینہ اختر رضا
 رکھ دیا اکرام نے کہہ کر قلم
 نعمت رب العلیٰ اختر رضا

ار قلم: محمد اکرام الحق قادری علی

کھنڈوا ایم۔ پی 7869285596

ہو گیا میدان سے نجدی فرار

عبد خاص کبریا اختر رضا اور غلام مصطفیٰ اختر رضا
 صبر صابر عکس غوث پاک بھی خوشبوئے خواجہ پیا اختر رضا
 آگئے فوراً مری امداد کو المدد جب جب کہا اختر رضا
 مصطفیٰ اس کے خدا اس کا ہوا ہو گیا جو آپ کا اختر رضا
 بے شبہ کلمہ پڑھا کفار نے دیکھ کر چہرہ ترا اختر رضا
 ہو گیا میدان سے نجدی فرار رن میں جس دم آگیا اختر رضا
 فخر ازہر سنیت کے پیشوا پرتو حامد رضا اختر رضا
 لگ رہا تھا ہو گیا محشر بپا جب ترا لاشہ اٹھا اختر رضا
 سات ذی قعدہ کو یہ چاروں طرف چل دیئے گونجی صدا اختر رضا
 آپ ہیں زہد و تصوف کے چمن اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 قاضی شہر بریلی آپ کا ہے پسر عجب رضا اختر رضا
 قصر صلح کلیت میں آگیا نام لیتے زلزلہ اختر رضا
 تھا شبیہ غوث اعظم کا شبیہ
 شبم رضوی مرا اختر رضا

کاوش فکر: محبوب رضا شبنم رضوی

مہسی شریف مشرقی چمپارن بہار رابطہ - 9097374345

منہج جود و عطا اختر رضا

معدن صدق و صفا اختر رضا منہج جود و عطا اختر رضا
 تیر چرخ رضا اختر رضا اختر بُرج ہدیٰ اختر رضا
 جانشین مفتی اعظم رہے ہے مجدد وقت کا اختر رضا
 سیرت و کردار میں اخلاص میں تھا رضا کا آئینہ اختر رضا
 ہاں ہاں اپنے وقت میں تجدید دیں کر کے رخصت ہو گیا اختر رضا
 حاسد و اب تو حسد کو چھوڑ دو کہہ دو دل سے حق پہ تھا اختر رضا

ہو مبارک حشر کے میدان میں
 آپ کے دامن میں یا اختر رضا

از قلم:- مبارک رضوی پورنوی

قلب میں اپنے بسا کر چل دیئے

پیکر جود و سخا اختر رضا یعنی محبوب خدا اختر رضا
 دہر میں صدقے رسول پاک کے تیرا ہے چرچا شہا اختر رضا
 سارا عالم کہہ اٹھا یہ جھوم کر اختر برج ہدی اختر رضا
 کر گئے دنیا سے رحلت مرشدی دین کے تھے پیشوا اختر رضا
 قلب میں اپنے بسا کر چل دیئے علم دین مصطفیٰ اختر رضا
 دیکھنے چہرا حبیب پاک کا قبر کی جانب چلا اختر رضا
 تیرے شیدائی بہت ہیں دہر میں میں بھی ہوں تیرا گدا اختر رضا
 خواب ہی میں آجا اے مرشد مرے دیکھ لوں چہرا ترا اختر رضا
 دیوبندی اور وہابی ڈر گئے نام سنتے ہی ترا اختر رضا
 آپ پردہ کر گئے سن کر خبر رو پڑا ساقی ترا اختر رضا

از قلم:- غلام غوث ساقی تنویری
 گورا چوکی، گوئڈہ (یوپی)

گلشن احمد رضا کے ہیں گلاب

نائب خیر الوریٰ اختر رضا غوث اعظم کی عطا اختر رضا
 گلشن احمد رضا کے ہیں گلاب اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 جانشین مفتی اعظم ہو تم وارث علم رضا اختر رضا
 مجھ کو تڑپاتی جدائی آپ کی دیجیے کوئی دوا اختر رضا
 خواب میں چہرہ دکھا دیجیے حضور میں ہوں شیدا آپ کا اختر رضا
 تھی مطابق سنت سرکار کے آپ کی ہر اک ادا اختر رضا
 ان کے نام پاک پر دل جان و مال تم نے سب کچھ تجدیا اختر رضا
 ہاتھوں میں اہل سنن کے دے گئے دامن غوث الوریٰ اختر رضا
 نجدیت چینی گی جس سے حشر تک تم نے وہ فتویٰ لکھا اختر رضا

آپ کا شوکت رضا بیمار ہے

فضل رب سے دو شفا اختر رضا

از قلم:- شوکت رضا بہرائچی

9161039308

پائی لاکھوں نے ہدایت آپ سے

عاشق خیر الوری اختر رضا واصف شاہ ہدی اختر رضا
پائی لاکھوں نے ہدایت آپ سے اختر برج ہدی اختر رضا
قبر میں بولے فرشتے جھوم کر مرحبا صد مرحبا اختر رضا
بعد مغرب با وضو سن کر اذال اپنے رب سے جا ملا اختر رضا
تو ولی ابن ولی ہے مرشدی آ مقدر کو جگا اختر رضا
تیری فرقت میں ہوا ہے اشکبار بچہ بچہ ہند کا اختر رضا
وہ بھی چکا دہر میں مثل قمر جو بھی دامن سے جڑا اختر رضا
ایک دم بجلی سی دل پر گر گئی جب سنا کہ چل بسا اختر رضا
تو نے پایا فخر ازہر کا لقب کعبے کا مہماں ہوا اختر رضا

کیوں نہ روئے تیری رحلت پر کمال

سنیت کی شان تھا اختر رضا

از قلم:- کمال بریلوی

رابطہ: 7534879837

داغِ فرقت دیکے ہم عشاق کو

سنیوں کے پیشوا اختر رضا ان کی آنکھوں کی ضیا اختر رضا
 داغِ فرقت دیکے ہم عشاق کو سوئے جنت کو چلا اختر رضا
 بول اٹھے یک زباں اہل سنن ہیں ہمارے مقتدا اختر رضا
 ہائے صد افسوس رخصت ہو گئے اختر برج ہدیٰ اختر رضا
 یہ بتاتا ہے جنازے کا ہجوم واقعی تو حق پہ تھا اختر رضا
 خدمتِ دیں میں گزاری زندگی کیا حسیں تھا مشغلہ اختر رضا
 ازہری لاکھوں جہاں میں ہیں مگر فخر ازہر تم شہا اختر رضا
 بجھ نہیں سکتا کسی طوفان سے آپ کا روشن دیا اختر رضا
 حسن والے دیکھ کر حیران تھے آپ کی نوری ضیا اختر رضا
 ناز کر قسمت پہ اپنی منظری
 پیر جو تجھ کو ملا اختر رضا

از قلم: محسن رضا منظری

موہن پور، بریلی شریف

موبائل نمبر 8954984546

تیری یادوں سے یہ سینہ چاک ہے

جلوہ حق کی ضیا اختر رضا مصطفیٰ کا معجزہ اختر رضا
 حاسدیں سب ہکا بکا رہ گئے سوئے جنت چل دیا اختر رضا
 ہم کو مل جائے ترا نعم البدل ہے یہی اپنی دعا اختر رضا
 تیری یادوں سے یہ سینہ چاک ہے لوٹ کر تو پھر سے آ، اختر رضا
 آج بھی مرقد میں زندہ ہے فقط آنکھ سے اوجھل ہوا اختر رضا
 علم و حکمت زہد و تقویٰ میں نہیں کوئی بھی ثانی ترا اختر رضا
 مل گیا قسمت سے مجھ کو اے عدیل
 دامن احمد رضا اختر رضا

رشحات قلم: عدیل رضافیاضی بریلوی

خادم بزم استاد زمن

9928176516

قادری کے واسطے کہتے تھے برابر

دین کے تھے اک قلندر سیدی اختر رضا
میرے مرشد میرے رہبر سیدی اختر رضا
رہ رہے تھے سرور کون و مکاں کے عشق کو
روز و شب دل میں بسا کر سیدی اختر رضا
قادری کے واسطے ہے باغ جنت کی مہک
کہتے رہتے تھے برابر سیدی اختر رضا
جانشین مفتی اعظم کے منصب پر رہے
قائم و دائم برابر سیدی اختر رضا
گیسٹ ہاؤس ازہری ہنام اسکا؛ آپ کی
جس جگہ ہے قبر انور سیدی اختر رضا
جامعہ احمد رضا اور حامدی مسجد بنی
تیرے ہی خدمت کو پا کر سیدی اختر رضا
ہند کا قاضی بھی تھا تو علم کا اک کوہ بھی
تھا بریلی میں ترا گھر سیدی اختر رضا

رورہا ہے دیکھئے ساقی حزیں یا مرشدی
چپکے چپکے گھر کے اندر سیدی اختر رضا

از قلم: غلام غوث ساقی تنویری
گوراچوکی، گونڈہ (یوپی)

9565308097.

مرحبا صد مرحبا اختر رضا

واصف شمس الضحیٰ اختر رضا نائب احمد رضا اختر رضا
ایک میں ہی کیا زمانہ کہہ اٹھا مرحبا صد مرحبا اختر رضا
بالیقیں وہ جائے گا فردوس میں ہے جو شیدا آپ کا اختر رضا
میرے سینے میں صدا روشن رہے تیری الفت کا دیا اختر رضا
کاش میں بھی جاؤں باغِ خلد میں تھام کر دامن ترا اختر رضا
فضل حق سے اپنے ہم کو دیا دامن غوث الوریٰ اختر رضا
علم و حکمت کا چمکتا ماہتاب اختر برج ہدیٰ اختر رضا

جان و دل سے ہے فدا یہ آپ پر
آپ کا قاسم رضا اختر رضا

از قلم: خادم انجمن... قاسم رضا بریلوی

گلستانِ ازہری

مر رہے ہیں یوں حسد سے دشمنانِ ازہری
کل بھی تھا اور آج بھی ہے اہلسنت کے لیے
جسکی ہر اک شاخ کا گل ہے تروتازہ بہت
چل رہا ہے صفحہ قرطاس پر میرا قلم
ہو چکے اہل تعصب خائب و خاسر بہت
زندگی کا ایک اک لمحہ مجھے بھی یاد ہے
جس کا کھاتا ہے اسی کا گیت گاتا ہے جہاں
روز بڑھتے جا رہے ہیں قدردانِ ازہری
عشق کا مرکز بریلی میں مکانِ ازہری
لہلہاتا ہے ابھی وہ گلستانِ ازہری
کر رہا ہے رات دن وہ ترجمانِ ازہری
سرخرو سب ہو گئے ہیں عاشقانِ ازہری
سینے آکر آپ مجھ سے داستانِ ازہری
میرے منہ کے ہر نوالے میں ہے نانِ ازہری

میں مبارک اعلیٰ حضرت کے نمک خواروں میں ہوں

اس لیے تو کر رہا ہوں میں بیانِ ازہری

از قلم:- مبارک رضوی پورنوی

8809958191

آپ کی ہستی ہے سارے سنیوں کی انجمن

مفتی اعظم کے دلبر فخر ازہر آپ ہیں
وقت کے فاروقِ اعظم آپ ہی کی ذات ہے
وقت کے عثمان ذوالنورین بھی گویا ہیں آپ
جانشینِ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے بعد
تشنگانِ معرفت کے واسطے دریائے نیل
صحنِ کعبہ پر کبھی ہیں آپ خودِ محو طواف
صفتِ اقطاب سے ابدال سے ہیں متصف
آپ کی ہستی ہے سارے سنیوں کی انجمن
سربراہِ گمراہانِ دیں سے ہم کو کیا غرض
سارے گستاخوں کا جس نے کر دیا ہے سرِ قلم
سنیوں کے آج رہبر فخر ازہر آپ ہیں
وقت کے صدیق اکبر فخر ازہر آپ ہیں
وقت کے خود اپنے حیدر فخر ازہر آپ ہیں
اس صدی میں شاہِ اختر فخر ازہر آپ ہیں
فیض کا بہتا سمندر فخر ازہر آپ ہیں
اور کبھی کعبے کے اندر فخر ازہر آپ ہیں
غوثِ جیلانی کے پیکر فخر ازہر آپ ہیں
زمینِ بزمِ سخنور فخر ازہر آپ ہیں
کاروانِ حق کے رہبر فخر ازہر آپ ہیں
اعلیٰ حضرت کا وہ خیر فخر ازہر آپ ہیں

کر نہیں سکتا مبارک آپ کی عظمت رقم
فکر سے اس کی بلند تر فخر ازہر آپ ہیں

مبارک رضوی پورنوی

8809958191

آسمان ہیں اختر

علم کا آسمان ہیں اختر اعلیٰ حضرت کی شان ہیں اختر
 عشق کا ترجمان ہیں اختر اہلسنت کی جان ہیں اختر
 فخر ازہر انھیں کو کہتے ہیں فخر ہندوستان ہیں اختر
 غم کا سورج بھی تھر تھراتا ہے وہ گھنا سا بنان ہیں اختر
 جن کو دنیا پڑھے گی مدت تک وہ حسیں داستان ہیں اختر
 اہلسنت ہیں اینٹ کی مانند خوب صورت مکان ہیں اختر
 ان کے آگے کی تاب ہے کس میں تیغ و خنجر سان ہیں اختر
 آپ کے اس جہانِ گیتی میں سیکڑوں قدردان ہیں اختر
 یہ مبارک بھی بائسی والے
 آپ کے مدح خوان ہیں اختر

از قلم: مبارک رضوی پور نوی

- 8809958191

ایک دل کی تھی راحت

ہم پہ تھے جورب کی رحمت فخر ازہر چل دیئے
سونا سونا لگ رہا ہے اب میرے دل کا جہاں
یا خدا تو بھیج دے ان کا کوئی نعم البدل
دیکھنے کی آرزو پھر دل میں میرے رہ گئی
بس اندھیرا ہی اندھیرا دکھ رہا ہے اب مجھے
موت عالم موت العالم بات ہے حق بالیقین
دور حاضر کے ہر ایک فتنے سٹرنے کے لیے
یوں تو ہر ایک جان کو دنیا سے ہے جانا مگر
میرے دل میں ہیں بسے ہر سو میرے اختر رضا
ایسا رہبر ایسا قائد ہم کو اب ملتا نہیں
پیشوائے اہل سنت فخر ازہر چل دیئے
جو ہر ایک دل کی تھی راحت فخر ازہر چل دیئے
رہبر راہے شریعت فخر ازہر چل دیئے
آنکھ پر غم کر کے حضرت فخر ازہر چل دیئے
وہ چراغ اہل سنت فخر ازہر چل دیئے
اہل دل ہیں محو حیرت فخر ازہر چل دیئے
جس کی تھی ہم کو ضرورت فخر ازہر چل دیئے
جان عالم جان ملت فخر ازہر چل دیئے
کیوں کہوں میں دل سے حضرت فخر ازہر چل دیئے
چل دیئے وہ سوئے جنت فخر ازہر چل دیئے

اے معین ازہری دل مانتا ہر گز نہیں

میرے اختر فخر ملت فخر ازہر چل دیئے

از قلم: پٹھان معین رضا خان ازہری۔ پیٹلا د۔ گجرات

افضل و اعلیٰ ہے رتبہ آپ کا

وارث علم امام احمد رضا اختر رضا
 آب دیدہ ہو کے ہر سنی یہی کہنے لگا
 بے سہارا بھول کر بھی ہم کو تم کہنا نہیں
 قادری و اشرفی برکاتی رضوی امجدی
 درود دل اپنا سنانے در بدر ہم جائیں کیوں
 ہند کیا ہے پاک کیا، سارے جہاں کی بھصدا
 دیجئے صدقہ امام احمد رضا خاں کا ہمیں
 دیکھ کر تم کو زمانے کے یہ بولے پارسا
 کہتے ہوں گے باغ جنت کے فرشتے بھی یہی
 اپنی آنکھوں سے ہو یکھاد یکھنے والوں نے یہ

افضل و اعلیٰ ہے رتبہ آپ کا اختر رضا
 اب کہیں دکھتا نہیں ہے دوسرا اختر رضا
 ہر قدم پر ہیں ہمارا آسرا اختر رضا
 مانتے ہیں آپ کو سب رہنما اختر رضا
 جب ہمارے آپ ہیں حاجت روا اختر رضا
 تو ہے سچا عاشق خیر الوری اختر رضا
 عرض کرتا ہے یہی ہر اک گدا اختر رضا
 تم سا کوئی بھی نہیں ہے پارسا اختر رضا
 آئیے جی مرجبا صد مرجبا اختر رضا
 تیری رحلت پر فلک بھی رو پڑا اختر رضا

ہے دعا شارق کی تجھ سے، اے مرے پروردگار

اس کو اس رہ پر چلا، جس پر چلا اختر رضا

از قلم:- سید شارق رضا خالدي شاہجہاں پوری

9450684815

تیرے فتوؤں کی وہ ندرت

آفتابِ علم و حکمت سیدی اختر رضا
مقتدائے اہلسنت، پیشوائے معرفت
یاد آتا تھا خدا بس تیرے اک دیدار سے
علم و فضل و زہد و تقویٰ، عشقِ حق، عشقِ رسول
چشمہائے اہل افتاء دیکھ کر سب دنگ ہیں
جب ”فتاویٰ رضویہ“ کی آپ نے تعریف کی
ہند و پاک، یورپ و افریقہ، ہر اک ملک میں
ناز اُن پر اہلسنت کو رہے گا حشر تک
ہیں ”وجوہ متقیں“ دیدارِ رب سے شرفیاب
مرشدی تاج الشریعہ اہلسنت کے امام
ماہتابِ دین و ملت سیدی اختر رضا
عہد میں اپنے تھے حضرت سیدی اختر رضا
اس طرح تھی تیری صورت سیدی اختر رضا
تجھ میں تھی ہر اک فضیلت سیدی اختر رضا
تیرے فتوؤں کی وہ ندرت، سیدی اختر رضا
ہو گئے سب محو حیرت سیدی اختر رضا
ہے مسلم تیری عظمت سیدی اختر رضا
رکھتے ہیں تاجِ شریعت سیدی اختر رضا
ان میں شامل تیری صورت سیدی اختر رضا
سب کو ہے تیری ضرورت سیدی اختر رضا

کیوں نہ نازاں سرور عاجز بھی ہو تقدیر پر
اس کو بھی ہے تجھ سے نسبت سیدی اختر رضا

از قلم :- ڈاکٹر محمد سرور قادری

میڈیکل آفیسر، بہرائچ شریف، یوپی

علم و فن کا ایک بحر

عاشق شاہ جنائ سوئے جنائ جاتا رہا
فقہ و منطق فلسفہ کا رازداں جاتا رہا
تشنگان علم کو سیراب فرماتے ہوئے
مفتی اعظم کے نائب تھے مرے اختر رضا
جس کا ثانی اب یہاں ملنا بہت دشوار ہے
فخر ازہر بھی تھے وہ مہمانِ کعبہ بھی ہوئے
جسکے دم سے تھیں بہاریں عالم اسلام میں
بلبلیں غمگین ہیں اور رو رہی ہیں قمریاں

بالیقیں فکر و نظر کا آسماں جاتا رہا
علم و فن کا ایک بحر بیکراں جاتا رہا
علم کے گوہر سے بھر کر جھولیاں جاتا رہا
آہ اب اہل سنن کا ترجمان جاتا رہا
مل گئی اس کو حیات جاوداں جاتا رہا
ناز جس پر کر سکے ہندوستان جاتا رہا
سنیت کا آفتاب ضوفشاں جاتا رہا
گل ہی اک کیا یاں تو سارا گلستاں جاتا رہا

آج نوری اپنے بے گانے سبھی کہتے ہیں یہ

مسلک احمد رضا کا ترجمان جاتا رہا

خاک پائے تاج الشریعہ :- عبدالقادر نوری

بانی مدرسہ حضرت سلطان الشہداء بہرائچ شریف یوپی

امام و خطیب سنی رحمانیہ جامع مسجد تگ گاؤں ساکی وہار روڈ پوٹی ممئی ۷۲

9324892763

چھپ گیا اب ابرِ رحمت میں یہ دنیا چھوڑ کر

سیدی اختر رضا خاں، راہِ دنیا چھوڑ کر
علم کا مہرِ درخشاں، فضل کا ماہِ تمام
جو حضورِ مفتی اعظم کی اک پہچان تھے
اے مرے تاج الشریعہ! دینِ حق کے رہنما
تم سے قائم تھا نظامِ مسلکِ احمد رضا
مسندِ ارشاد و افتاء کے وہ نوشہ بے مثال
سن کے مغرب کی اذاں اللہ اکبر کہہ کے وہ
زُمرہ لائیکرنوں کے نجمِ ثاقب جب ہیں وہ

سوئے جنت چل دیئے سب کو سسکتا چھوڑ کر
چھپ گیا اب ابرِ رحمت میں یہ دنیا چھوڑ کر
وہ چلے جنت کی جانب، ہم کو روتا چھوڑ کر
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر؟
کس جہاں کو چل دیئے تم نقش اپنا چھوڑ کر
خلد میں پہنچے ہیں وہ اب بزمِ افتاء چھوڑ کر
چل دیئے مولیٰ سے ملنے ہر وظیفہ چھوڑ کر
کیا بھلاغم ہوا نہیں، کوئی اثاثہ چھوڑ کر؟

مرشدی! بس اک تمنا سرورِ عاصی کی ہے
خلد میں جانا نہ آقا! مجھ کو تنہا چھوڑ کر

از قلم:- ڈاکٹر محمد سرور قادری
میڈیکل آفیسر، بہرائچ یو پی

فُغانِ دل

بموقع وصال پر ملال حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

ہر طرف غم میں ڈوبی ہوئی ہے فضا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 غنچہ و گل نے رورو کے دی یہ صدا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 فخر ازہر وہ تھے فخر اسلام تھے روح اہل سنن جانِ ایمان تھے
 سونی سونی سی ہے بزم اہل وفا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 علم و فن زہد و تقویٰ میں یکتا وہ تھے دردِ درمانِ دل کے مسیحا وہ تھے
 کشتیِ اہلسنت کے تھے ناخدا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 نائبِ مفتی اعظم ہند تھے جن کے میخانہ کے ہم سبھی رند تھے
 رور ہے ہیں سبھی مقتدی مقتدا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 بارگاہِ الہی میں مقبول تھے مصطفیٰ جانِ رحمت کے محبوب تھے
 خدمتِ دینِ حق کر کے صبح و مسا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 وہ گلابِ گلستانِ احمد رضا جن سے ہے عالمِ سنیت پُر ضیاء
 یعنی وہ مرشدِ اتقیا اصفیا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 بزمِ امکاں میں کس کے لیے ہے دوامِ آئی ان کو اجل پھر ہے عمرِ مداام
 انکی تربت پہ ابر کرم ہو سدا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے

ساقی جامِ وحدت تھے اختر رضا پاسبان شریعت تھے اختر رضا
 اہل سنت پہ تو فضل فرما خدا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے
 اختر قادری خلد میں چل دیا،، میرے تاج شریعت نے بتلا دیا
 اے سہیل حزیں تو بھی کہہ بر ملا سوئے جنت مرے ازہری چل دیئے

یکے از اسیران تاج الشریعہ
 محمد سہیل اختر مصباحی بہرائچ شریف

9918390948

ان کے دم سے سنیت سرسبز تھی شاداب تھی

آہ یوں رخصت ہوئے اختر رضا خاں ازہری
 ان کے دم سے سنیت سرسبز تھی شاداب تھی
 علم و حکمت سے زمانہ ہو رہا تھا فیضیاب
 رب کی مرضی تھی یہی رب کی مشیت تھی یہی
 آہ کیونکر چل دیئے اختر رضا خاں ازہری
 لا نہیں سکتا زمانہ آپ کی کوئی مثال
 جانب رب چل دیئے اختر رضا خاں ازہری
 پاسبانِ اہلسنت و ارثِ علم رضا
 کام ایسا کر گئے اختر رضا خاں ازہری
 نام اونچا کر گئے اختر رضا خاں ازہری
 عالمِ فانی کو اے گلزار، تنہا چھوڑ کر
 سوئے جنت چل دیئے اختر رضا خاں ازہری

از قلم: گلزار اسماعیل واسطی
 بلگرام شریف

تم سا دکھتا ہی نہیں ہے پیشوا اختر رضا

دین و ملت کے اے سچے رہنما اختر رضا
تیرگی سے اہلسنت کو بچانے کے لیے
اس طرح سے دل میں صورت آپ کی چسپاں ہوئی
موج طوفاں لاکھ اپنا سراٹھائے غم نہیں
دیکھنے کے واسطے دنیا سے رخصت ہو گئے
اے قلم کار و چلیں اب بھیک لینے کے لیے
زندگی کے واسطے ہے موت برحق اس لیے
تم سا دکھتا ہی نہیں ہے پیشوا اختر رضا
علم کا تونے جلایا ہے دیا اختر رضا
حشر تک ہوگا نہ داخل دوسرا اختر رضا
میری کشتی کے ہیں یار و ناخدا اختر رضا
صورتِ زیبا تمھاری مصطفیٰ اختر رضا
تاجدار علم و فن ابنِ رضا اختر رضا
دار فانی سے گئے دار بقا اختر رضا

اب بھلا ابرار کیوں اپنائے گا غیروں کی راہ
مجھ کو کافی ہے تمھارا نقش پا اختر رضا

از قلم: ابرار احمد، سستی پور

غمزدہ دنیا کو کر کے شاد ماں جاتا رہا

بالیقیں ہم سب کا میر کارواں جاتا رہا گلشن احمد رضا کا نگہباں جاتا رہا
 بوستان سنیت میں جس کے دم سے تھی بہار لیکے دامن میں حیات جاوداں جاتا رہا
 سنیت کو فخر تھا جس کے وجود پاک پر غمزدہ دنیا کو کر کے شاد ماں جاتا رہا
 نام نامی حضرت۔ اختر رضا خاں قادری علم دین مصطفیٰ کا پاسباں جاتا رہا
 دید سے سکوں مل جاتا تھا اے دوستو پیر کامل اور وہ شیخ زماں جاتا رہا
 جس کی تھی ذات مقدس مرجع ہر خاص و عام اب نہیں مل پائے گاسن وہ جہاں جاتا رہا

داغِ فرقت سے کلیم بستوی مغموم ہے

جاٹار سید کون و مکاں جاتا رہا

از قلم: محمد طاہر القادری کلیم فیضی بستوی (جانشین نسیم ملت و ناظم اعلیٰ)

ادارہ انوار الاسلام قصبہ، سکندر پور ضلع بستوی یوپی

دیکھنے چہرہ مصطفیٰ چل دیئے

سوئے جنت وہ اختر رضا چل دیئے عاشق شاہ خیر الوری چل دیئے
 کیوں سسکتا بلکتا ہوا چھوڑ کر میرے رہبر مرے رہنما چل دیئے
 رو رہے ہیں زمیں آسمان آج کیوں ایسا لگتا ہے اختر رضا چل دیئے
 فخر ازہر وہ تاج الشریعہ مرے گلِ نفس کی اوڑھے ردا چل دیئے
 راضی ہو کے رضائے الہی پہ وہ دیکھنے چہرہ مصطفیٰ چل دیئے
 سات ذی القعدہ اور بیس جولائی تھی جب کہ وہ سوئے رب العلی چل دیئے
 جن کے چہرے سے شاداب تھی یہ زمیں داغ غم دے کے وہ مہلقا چل دیئے
 ہے کہاں آپ سا دوسرا ازہری وارث علم احمد رضا چل دیئے
 اشک اجمل کی آنکھوں میں تھتھے نہیں
 اس طرح کر کے وہ غمزدہ چل دیئے

از قلم:- اجمل مصباحی

کوڈ رما جھارکھنڈ

رابطہ-8084157683

مرشد برحق ہمارے پیشوا اختر رضا

علم و فن تقویٰ میں ثانی رضا اختر رضا مرشد برحق ہمارے پیشوا اختر رضا
 اپنے تواپنے ہیں غیروں کی زباں پر ہے یہی اب کہیں دکھتا نہیں ہے دوسرا اختر رضا
 حشر تک چشم فلک اس کو بھلا سکتی نہیں دھوم سے نکلا جنازہ آپ کا اختر رضا
 آسمان علم کا روشن منارہ کون تھا سب نے برجستہ کہا اختر رضا اختر رضا
 انبیاء کل اولیاء اسلاف ہیں جس پر چلے آپ نے بھی چن لیا وہ راستہ اختر رضا
 مصطفیٰ مولیٰ علی سے فاطمہ حسنین سے آپ نے جوڑا ہمارا رابطہ اختر رضا

آپ کے در کی اسیری کی تمنا ہے حضور
 اپنے اجمل کو بنا لیجے گدا اختر رضا

از قلم :- اجمل مصباحی، کوڈرما جھارکھنڈ

سنیت کے شیر بر ازہری میاں

ڈھونڈے تمہیں ہماری نظر ازہری میاں روپوش ہو گئے ہیں کدھر ازہری میاں
 احمد رضا کے نور نظر ازہری میاں تھے سنیت کے شیر بر ازہری میاں
 انکار کی مجال ہی باقی نہیں رہی جس پہ لگی ہے تیری مہر ازہری میاں
 علم رضا کے وارث صادق تھے بالیقین تھے آفتاب علم و ہنر ازہری میاں
 جانے سے تیرے ہو گئی تاریک کائنات روئے زمیں کے شمس و قمر ازہری میاں
 ازہر کے فارغین زمانے میں ہیں بہت تجھ سا نہیں ہے کوئی مگر ازہری میاں

اجمل کا نام آ ہی گیا مدح خوان میں
 ہے آپ کی نظر کا اثر ازہری میاں

از قلم:- اجمل مصباحی، کوڈرما جھارکھنڈ

اہل سنن کو ناز تھا

جو کر رہے تھے سب کی بھلائی چلے گئے دیتے ہوئے نبی کی دہائی چلے گئے
 اہل سنن کو ناز تھا جن کے وجود پر دے کر وہ سب کو داغ جدائی چلے گئے
 ہم سب غلام غوث و رضا کے قلوب میں جس نے وفا کی جوت جگائی چلے گئے
 دیدارِ مصطفیٰ کو ترپتے تھے ہر گھڑی آخر وہ رات وصل کی آئی چلے گئے
 ہوش و حواس سارے قویٰ دیدیئے جواب جب یہ خبر کسی نے سنائی چلے گئے
 دیدارِ مصطفیٰ کی تمنا لیے ہوئے دنیا کے غم سے پا کے رہائی چلے گئے

اجمل ہمارے پیر ہیں زندہ وہ ازہری
 ہر سمت کیوں ہے دھوم مچائی ”چلے گئے“

از قلم:- اجمل مصباحی، کوڈرما جھارکھنڈ

وہ جنتِ نگاہ ہمارا نہیں رہا

علم و عمل کا کوہ و منارہ نہیں رہا ہم سنیوں کی آنکھ کا تارہ نہیں رہا
 پاتے تھے ہم سکون جسے دیکھ دیکھ کر وہ جنتِ نگاہ ہمارا نہیں رہا
 کرتا تھا اک جہاں کو جو سیراب علم سے وہ بولتا علوم کا دھارا نہیں رہا
 کرتا تھا عام تر جو پیامِ شہِ اُمم احمد رضا کا راج دلارا نہیں رہا
 نجدی وہابی غیر مقلد کو اے نفیس
 جس نے رضا کے علم سے مارا نہیں رہا

از:- محمد نفیس مصباحی بلرام پور

دارالعلوم رضویہ فیض العلوم، کپواشیر پور اترولہ ضلع بلرام پور یوپی

خواب میں آئیں اگر، اختر رضا

اعلیٰ حضرت کے پسر، اختر رضا
 مفتی اعظم کے سچے جانشین
 عید ہوگی بالیتیں عشاق کی
 اپنا دیوانہ بنا کر، کر گئے
 ہیں زمین ہند پر رب کی قسم
 ہیں جہاں پر آپ ممکن ہی نہیں
 پوری دنیا میں ہیں پھیلے عاشقین
 آپ کے اعزاز میں کھولا گیا
 پوری ملت ہوگئی مائل ادھر
 چکھ رہے ہیں بالیقین بعد وصال
 آپ کی محفل میں آتے تھے سدا
 دامن دل لیکے ہے . برکت . کھڑا
 کیجئے اس پر نظر اختر رضا

از قلم :- محمد . برکت علی . جامعی

سستی پوری

اونچے اونچے فہم والے بھی پہنچ پائے نہیں

ہر طرف عالم میں پھیلی ہے ضیائے ازہری
اس کی نظروں کو نہیں بھائے گا حسن گلستاں
تاج والے دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے
حشر تک سایہ فلک ہو، اے مرے پرورگار!
اونچے اونچے فہم والے بھی پہنچ پائے نہیں
خالی دامن لیکے لوٹا ہی نہیں سائل کبھی
پھر بھلا کیوں کر نہ ہو ہر سو ثنائے ازہری
جس کی چشمان عقیدت میں سمائے ازہری
جب میان انجمن تشریف لائے ازہری
عاشق سرکار کے سر پر ردائے ازہری
اس قدر اونچا کیا رب نے لوائے ازہری
یوں کرم کا فیض کا دریا بہائے ازہری

اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر ہے ہر گھڑی
جس کو قسمت سے ملی، برکت۔ دعائے ازہری

از قلم:- خاکپائے اولیاء محمد برکت علی جامعی
سمستی پوری

بستی بستی قریہ قریہ جن کی ہوتی گفتگو

پاسبان مذہب دین خدا، رخصت ہوئے اہل سنت کے امیر قافلہ، رخصت ہوئے
 جن کے علم و فضل کا تھا یہ زمانہ معترف اللہ اللہ وہ چراغ رضویہ، رخصت ہوئے
 مایہ بے آب کی مانند سب کو چھوڑ کر غمگسار امت خیر الوری رخصت ہوئے
 بستی بستی قریہ قریہ جن کی ہوتی گفتگو وہ امام معرفت وہ رہنما رخصت ہوئے
 حاجی کفر و ضلالت، حامی دین متین ترجمان مسلک احمد رضا رخصت ہوئے
 باعث تسکین جن کا نام نامی تھا، وہی راحت قلب و جگر حق آشنا، رخصت ہوئے
 اشک آنکھوں میں سبھی کے آگئے برکت علی!
 جب خبر گونجی مرے اختر رضا رخصت ہوئے

از قلم:- محمد برکت علی جامعی، سستی پوری
 مقیم حال..... خطیب و امام جامع مسجد
 ٹکیہ پاڑہ بلیلیس روڈ ہوڑہ بنگال

دین حق کے آہ صد افسوس رہبر چل دیئے

دین حق کے آہ صد افسوس رہبر چل دیئے
 آپ کا ثانی نہیں دیکھا زمانے میں کہیں
 آسمان رویا ز میں روئی فضا بھی رو پڑی
 دو ہزار اٹھرا جولائی میں ہے تاریخ آج
 آپ اپنی زندگی کا حق ادا کرتے ہوئے
 سونا سونا ہو گیا اب اہل سنت کا چمن
 آپ سے اہل شریعت شاد ہیں آباد ہیں
 ہم سدا کرتے رہیں گے آپ کی بس پیروی
 کس قدر تھا ان کے دل میں سیدوں کا احترام
 کل بھی تھے اور آج بھی زندہ ہیں وہ اختر رضا
 فانی دنیا چھوڑ کر سرکار اختر چل دیئے
 دو ر حاضر میں جو تھے وہ سب سے بہتر چل دیئے
 اور ہمیشہ کے لیے ہم کو رولا کر چل دیئے
 پانچ ذیقعدہ ہے اور جمعہ گزر کر چل دیئے
 شمع ایماں کتنے سینوں میں جلا کر چل دیئے
 گلشن احمد رضا خاں کا گل تر چل دیئے
 بزم دین مصطفیٰ ایسی سجا کر چل دیئے
 کل بھی تھے اور آج بھی ہیں آپ رہب چل دیئے
 تعظیم آل نبی کرتے تھے جھک کر چل دیئے
 بس نگاہوں سمیری اوجھل وہ ہو کر چل دیئے

منصف و عادل وہ فیصل حاکم و جج دین کے
 مصلح و ناصح بھی وہ مخلص تھے داور چل دیئے

جو علوم اعلیٰ حضرت کا تھا وارث بالیقین

جو علوم اعلیٰ حضرت کا تھا وارث بالیقین
 دفعتاً سوئے جناں وہ آج ہنس کر چل دیئے
 موت عالم کی ہی جب دراصل ہے عالم کی موت
 آج علماء کے مسیح اللہ اکبر چل دیئے
 عمر بھر کرتے رہے خدمت نبی کے دین کی
 اور عمر جاوداں وہ آج پا کر چل دیئے
 آپ کے دم سے تھی بے شک سنیت میں تازگی
 آج تک ایماں کروڑوں کا بچا کر چل دیئے
 جس نے دین و سنیت میں ہیں لگائے چار چاند
 بارش رحمت سدا ہو رب کی ان پر چل دیئے
 حرف آخر آپ کا فتویٰ تھا اور ہر ایک بات
 تھا یقیناً علم کا بہتا سمندر چل دیئے
 بالیقین علم و عمل میں آپ کا ثانی نہیں
 دین کے قرطاس پر سکھ بٹھا کر چل دیئے

مرشدی کی کیوں نہ ہو پر نور تربت حشر تک

دولت عشق نبی جب ساتھ لے کر چل دیئے

اعلیٰ حضرت کے مشن کو تھام کر رکھنا سدا

بس اسی میں کامیابی ہے یہ کہہ کر چل دیئے

دیکھئے جشن شہادت کر رہے ہیں حاسدیں

کیسے ہیں بد بخت اور گستاخ و بدتر چل دیئے

جو صلح کلی ہے وہ ہرگز نبی کا ہے نہیں

حضرت اختر رضا ہم کو بتا کر چل دیئے

شاہ ظہیر قادری نے ہی بتایا تھا ہمیں

ہے نہیں کوئی بھی اب ان کے برابر چل دیئے

اس جہاں میں دیکھئے رہتا نہیں کوئی سدا

بس اسی کو ذہن میں رکھئے جما کر چل دیئے

فکر ہے کس بات کی پھر ”سید آل مصطفیٰ“

جب تجھے اختر رضا اپنا بنا کر چل دیئے

از قلم۔ سید محمد آل مصطفیٰ قادری جعفر آباد شریف

پیام عاشقانِ ازہری

منج فیض و عطا ہے آستانِ ازہری باغِ جنت کا پتہ ہے ہر نشانِ ازہری
 پستیوں کی تہ میں رہ کر کوئی کیا سمجھے یہ بات ہر بلندی سے ہے اونچا، آسمانِ ازہری
 فرشِ والوں پر نہیں موقوفِ انعامِ خدا آسمانِ والے بھی کرتے ہیں بیانِ ازہری
 مسلکِ احمد رضا کی ترجمانی کے لیے یا خدا قائلِ م رہے یہ کاروانِ ازہری
 کہہ رہا تھا یہ جنازے کا ترے جمِ غفیر دیکھ لو اے دنیا والو کیا ہے شانِ ازہری
 تیرگی آ کر بسیرا کر نہیں سکتی یہاں روشنی درِ روشنی ہے ہر مکانِ ازہری
 بو حنیفہ کا ہے مسلک! مسلکِ احمد رضا ہے یہ دنیا کو پیامِ عاشقان۔ ازہری

تیرے ایمان کی حفاظت خود بہ خود ہو جائے گی
 لکھ لے اے تنویرِ دل پہ داستانِ ازہری

از قلم: تنویر خالد رضوی، بنگلور

ہر بلندی سے ہے اونچا آسمانِ ازہری

مٹ نہیں سکتا کبھی نام و نشانِ ازہری عاشقِ خیرالوری ہے خاندانِ ازہری
 ہونہیں سکتا کبھی تاریک ایماں کا حرم جوڑ دو کچھ ہر طرف سے تابانِ ازہری
 مرکبِ عظمت سے اُتریں حشر کے میداں میں تو اے خدا شانہ مرا ہو پائے دانِ ازہری
 عظمتِ شاہِ اُمم پہ مت اٹھا اُنکی جہاں توڑ دیتے ہیں کلائی پہلوانِ ازہری
 خوب تھسیر اب کل تک شربتِ دیدار سے آہ اب تو بس ہے یادِ رفتگانِ ازہری
 ہو گیا گلدستہٴ عشرتِ سبوحہ قلب کا مجھ کو حاصل ہو گیا جب سے امانِ ازہری

نجد کے کوؤں کا احمد پرکتر نے کے لیے
 تھام لے قینچی کی صورت تو بیانِ ازہری

از قلم :- احمد سکندر پوری

امبیڈ کرنگریو پی - 7408988870

بیادِ تاج الشریعہ بدرالطریقہ

ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا چلا گیا
اشکوں سے آنکھ نم ہے مری دل ہے بے قرار
علم و عمل کا کوہِ ہمالہ چلا گیا
چاروں طرف سے آتی ہے بس ایک ہی صدا
دُمیائے سُنّیت کا منارہ چلا گیا
انداز عاشقوں کا نہ پوچھو میرے عزیز
پیارے رضا کی رہ پہ چلاتا چلا گیا
ما یوس ہیں براتی کہ دولہا چلا گیا
صد سالہ جشنِ رضوی منائیں گے کس طرح
کردار ازہری یہ دکھاتا چلا گیا
حقانیت ہے مسلک احمد رضا کی روح
جس سمت تم چلے ہو زمانہ چلا گیا
چہرے کی اک جھلک رہی ہر اک کا مدعا
کر کے دلوں میں سب کے اجالا چلا گیا
وہ وارثِ علومِ رضا بالیقین ہے
مسلک رضا کا عام کروں کے سنیو
خود مسکراتے سب کو رلاتا چلا گیا
کرنے لحد میں دید رسولِ انام سالی اللہ علیہ وسلم کی
عشق رضا کا جام پلاتا چلا گیا
کہتے جسے ہیں مفتی اعظم کا جانشین

ادنیٰ غلام تاج شریعت کا میں بھی ہوں

سوئے چناں غلام کا آقا چلا گیا

گداے تاج الشریعہ غلامِ مجتبیٰ رضوی، کرلا، ممبئی

درشانِ تاجِ الشریعہ

زمانے بھر میں ہے شہرہ مرے تاجِ الشریعہ کا
 بڑھایا رب نے ہے رتبہ مرے تاجِ الشریعہ کا
 جو ہیں دیوانے اُن کے دو جہاں میں سُرخ و ہونگے
 عذو ہوگا بہت رُسا مرے تاجِ الشریعہ کا
 فقط میں ہی نہیں بلکہ سبھی عشاق کہتے ہیں
 بہت نورانی تھا چہرہ مرے تاجِ الشریعہ کا
 رضا کے علم کا وارث عطاءے مفتی اعظم
 لگاؤ مل کے یہ نعرہ میرے تاجِ الشریعہ کا
 جنازے میں پہنچ کر عاشقانِ مصطفیٰ بولے
 دلوں پر کس کا ہے قبضہ میرے تاجِ الشریعہ کا
 نہ بھولیں گے کبھی صورت نہ بھولیں گے کبھی سیرت
 جنہوں نے دیکھا ہے جلوہ میرے تاجِ الشریعہ کا
 وہ ایک زندہ کرامت تھے وہ جملِ الاستقامت تھے
 ہدایت ہے ہر اک اُسوہ میرے تاجِ الشریعہ کا

نہ مل پائے گا تم کو مُشتی ایسا زمانے میں
بڑا بے مثل تھا تقویٰ میرے تاج الشریعہ کا

وہی تو فخر ازہر ہیں وہی مہمانِ کعبہ ہیں
کہاں چکا نہیں جلوہ میرے تاج الشریعہ کا

نہ ہو مایوس دیوانو تمہاری رہنمائی کو
ابھی ہے نیک شہزادہ میرے تاج الشریعہ کا
غلامِ محبتی رضوی بھی شیدا ہے اسی در کا
ملا مجھ کو بھی ہے شجرہ میرے تاج الشریعہ کا

ادنی گدائے تاج الشریعہ غلامِ محبتی رضوی، کرلا مہی

دھوم سے ہوتا ہے گلزار میں چرچا تیرا

اختر ہند ہے کیا خوب ، ستارہ تیرا
رب نے رکھی ہے تری ذات میں کچھ ایسی کشش
تیری خوشبو ہدایت سے معطر ہے چمن
ملکینوں پھول ہیں وابستہ ارادت سے تری
قادری جام سے تیرے ہیں کروڑوں سیراب
ایسی مقبولیت عام ہوئی تجھ کو عطا
جوہر فن میں ترے علم رضا کے جلوے
تذکرہ، تیری کرامات کا آفاق میں ہے
تو نے پایا ہے شریعت سے وہ تاج اعزاز
علم و عرفان سے معروف ہیں تیرے آباء
کرم غوث و رضا تجھ پہ سایہ گستر
دھول اڑاتی ہے اگر بادِ مخالف تجھ پر
روز و شب پھولے پھلے تیری عنایت کا شجر
بارشِ فضلِ خدا تجھ پہ سدا ہوتی رہے

ظلمتِ دل کو مٹاتا ہے اجالا تیرا
کھینچ لاتا ہے زمانے کو نظار تیرا
دھوم سے ہوتا ہے گلزار میں چرچا تیرا
وسعتِ فیض میں گلشن ہے نرالا تیرا
عالمی سطح پہ گردش میں ہے مینا تیرا
بستی بستی ہے تری، قریہ ہے قریہ تیرا
معتبر، قول ہے، محتاط ہے خامہ تیرا
حجۃ اللہ علی الارض ہے رتبہ تیرا
جس کے انوار میں ڈوبا ہے سراپا تیرا
خدمتِ دیں سے ہے مشہور، گھرانہ تیرا
کیا بگاڑیں گے جہاں میں ترے اعدا تیرا
آسمان گردِ حماقت سے ہے اونچا تیرا
ہم غلاموں کے سروں پر رہے سایہ تیرا
حشر تک جاری رہے فیض کا دریا تیرا

ایک سیٹی ہی نہیں نغمہ سرا گلشن میں

گاتے ہیں اور عنادل بھی ترانہ تیرا

از قلم: سید شا کر حسین سیفی

صدر شعبہ افتاء دارالعلوم محبوب سبحانی، کرا لا، ممبئی

وہ حق کی ضمانت ہیں کہتا رہوں گا

وہ تاجِ شریعت ہیں کہتا رہوں گا
 ہے کون ان کا ثناء ✽ کہاں ہے بتاؤ
 علومِ رضا کے مسلم ہیں وارث
 چمکتے رہے استقامت کے تارے
 کثیر ازدحامِ جنازہ ہے شاہد
 عبور ان کو حاصل تھا عربی زباں پر
 ہوئی ان سے پاکیزہ فکروں کی تعمیر
 فدا ان پہ ہے مسلکِ اعلیٰ حضرت
 رہا نقشِ پائے نبی ان کا رہبر
 یونہی کوئی بنتا نہیں فخرِ ازہر
 کبھی دامنِ صبر چھوڑا نہ تا زیست
 دبا ہی رہا سامنے ان کے باطل
 رہی سنیت کی بہار ان سے قائم
 نہیں بھول پائے گا ان کو زمانہ
 فیوض ان کے جاری تھے جاری رہیں گے
 ہوئے داخلِ دینِ حق ان سے کفار

وہ ماہِ طریقت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ مینارِ عظمت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ بحرِ فقاہت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ بدرِ کرامت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ مہرِ سعادت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ دُرِّ فصاحت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ معمارِ ملت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ حقدارِ جنت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ گلزارِ سنت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ کوہِ مہارت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ تفسیرِ آیت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ حق کی ضمانت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ دیں کی امانت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ شہِ کارِ سیرت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ کہسارِ نعمت ہیں کہتا رہوں گا
 وہ صبحِ ہدایت ہیں کہتا رہوں گا

یہ مقبولیت دے رہی ہے شہادت
وہ رب کی عنایت ہیں کہتا رہوں گا
کروڑوں مسلمان ہیں دامن سے مربوط
وہ انعامِ نسبت ہیں کہتا رہوں گا
رہی کذب سے ان کو تازیتِ نفرت
وہ ماہِ صداقت ہیں کہتا رہوں گا
یہ امرِ حقیقت ہے حقانیت کی
وہ روشن علامت ہیں کہتا رہوں گا
قضا کا یہ منصب رہا ان پہ نازاں
وہ جانِ عدالت ہیں کہتا رہوں گا
رہا ان پہ فیضانِ غوثِ الوریٰ
وہ ضوِ بارِ قسمت ہیں کہتا رہوں گا
رہے رب کے فرمانِ سیر واکِ مصداق
وہ سرشارِ رحمت ہیں کہتا رہوں گا
لباس ان کا نورانیت سے مزین
وہ شانِ نفاست ہیں کہتا رہوں گا
نمازیں نہ چھوٹیں سفر اور حضر میں
وہ نورِ عبادت ہیں کہتا رہوں گا
رہی مغربی طرز سے ان کو نفرت
وہ پاکیزہ فطرت ہیں کہتا رہوں گا
کروڑوں دلوں پر حکومت ہے ان کی
وہ شرحِ محبت ہیں کہتا رہوں گا
رہے خاص و عام ان کی عظمت کے قائل
وہ تنویرِ رفعت ہیں کہتا رہوں گا
انہیں دیکھ کر یاد آئی خدا کی
وہ رمزِ ولایت ہیں کہتا رہوں گا
نہیں ان کی گھٹ پائی ہر دلچیزی
وہ آقا کی رحمت ہیں کہتا رہوں گا
وجاہتِ برستی تھی چہرے پہ ہر دم
وہ تحسینِ صورت ہیں کہتا رہوں گا
ہے ذات ان کی روحانیت کی گلِ تر
وہ خوشبوئے راحت ہیں کہتا رہوں گا

کہاں ان کے تقویٰ کی تمثیلِ قدسی

وہ چرخِ فضیلت ہیں کہتا رہوں گا

از قلم: مفتی سید اولادِ رسولِ قدسی مصباحی، نیویارک امریکہ

شان ہندوستان ہیں

شان ہندوستان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 مت سمجھ آسان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 وہ بڑے انسان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 اس قدر ذیشان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 عامل قرآن ہیں اختر رضا خاں ازہری
 حامی ارمان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 درس کے سلطان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 قاری خوش الحان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 سب کسب حیران ہیں اختر رضا خاں ازہری
 شان ہیں پہچان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 غم سے وہ انجان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 ایسا اک طوفان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 مانتے احسان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 سب کسب ذیشان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 سب کی اک پہچان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 خلد کے مہمان ہیں اختر رضا خاں ازہری

سنیت کی جان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 اس طرح کے لوگ پیدا ہوتے ہیں مدت کے بعد
 جھوٹ غیبت اور چغلی سے رہے جو دور دور
 ہو کے بیعت مفتی اعظم سے پائیں خلعتیں
 کیسے وہ فائز نہ ہوتے اعلیٰ رتبے پر جناب
 مفتی اعظم کے ہیں بے حد جو محبوب نظر
 علم فن کے تحفے پائے شاہ نوری کے طفیل
 آپ کے پیچھے نمازیں پڑھ کسب یہ بول اٹھے
 آپ کی لکھی کتابیں آج بھی پڑھنے کے بعد
 جامعہ ازہری خاطر آپ ہی کی شخصیت
 آپ کے ہاتھوں پہ بننے کا شرف جن کو ملا
 بد عقیدوں کو اڑا کر کر دے دریا برد جو
 اشرفی ہوں کہ وہ رضوی یا وہ سنی کوئی بھی
 آپ کے کھولے ادارے جو بھی ہیں مرشد مرے
 نام سے انکے ادارے جو جہاں منسوب ہیں
 دیکھ کر تیرے جنازے کو بھی یہ بول اٹھے

حضرت عسجد میاں کی شکل میں اب بھی جناب بالیقین چٹان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 آپ سے جس نے پڑھا ہے اک سبق بھی ہند میں اس کے تو سمان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 منقبت میں ایک گوشہ کیا اجاگر ہو بھلا علم و فن کی کان ہیں اختر رضا خاں ازہری
 جن کے صدقے حضرت نعت کو بھی عظمت ملی
 ہاں وہی دھنواں ہیں اختر رضا خاں ازہری

از: پھول محمد نعت رضوی، مظفر پور

رابطہ: 9470457536 / 9162113468

کیفیت قلب حزیں

سب پہ جو کر رہے تھے عنایت چلے گئے
 سونا وہ کر کے بزمِ ہدایت چلے گئے
 آتی ہیں یہ صدائیں بھی سوداگران سے
 ازہر بھی فخر کرتا تھا جس شخصیت پہ خوب
 وہ جانشینِ مفتیِ اعظم ہیں بالیقین
 موقف سے اپنے جو نہیں پیچھے کبھی ہٹے
 محدثِ کبیر سے رہتے تھے خوش بہت
 چلتا رہے گا نامِ رضا کا وہ جامعہ
 کر کے ہر ایک فتنے کا وہ سدباب بھی
 بے حد تھے خوش نصیب بریلی شریف میں
 نازاں رہیں گے اپنی وہ قسمت پہ عمر بھر
 ہم رہ گئے اڑیسہ میں ہی دلِ مسوس کر
 کیا پوچھتے ہو کون گیا ملکِ عدم پھر
 رخنے جو ڈالا کرتا تھا ملت کے کام میں
 کچھ دیر سے بھی پا کے خبر لوگ بریلی
 اختر رضا خاں میرے تو جنت چلے گئے
 افسوس ہے کہ تاجِ شریعت چلے گئے
 جانِ عطا اور شانِ سخاوت چلے گئے
 کر کے وہ دینِ حق کی اشاعت چلے گئے
 جو دے کے ہر مرید کو ہمت چلے گئے
 کرتے تھے سب پہ خوب جوشدت چلے گئے
 دے کر کے ان کو دادِ شجاعت چلے گئے
 اتنی دلا کے آپ ہیں شہرت چلے گئے
 بے دینوں سے دلا کے وہ راحت چلے گئے
 جو لوگ بھی ہیں بہرِ زیارت چلے گئے
 کرنے جنازہ میں ہے جو شرکت چلے گئے
 سارے کے سارے اہلِ عقیدت چلے گئے
 ہر سنی کے دلوں کی وہ چاہت چلے گئے
 اس لعنتی پہ کر کے ملامت چلے گئے
 ہیں اپنی آزمانے کو قسمت چلے گئے

اختر رضا خاں جمعہ کے دن شام کے پہر سنہ دو ہزار اٹھارہ کو جنت چلے گئے

جولائی بیس سات بج کے تیس منٹ پہ

نعمت کے واسطے جو تھے نعمت چلے گئے

از قلم:- پھول محمد نعمت رضوی مظفر پور بہار

رابطہ: 9470457536 / 9162113468



عطائے پیمبر ہیں تاج الشریعہ

تجمل کا پیکر ہیں تاج الشریعہ حسین اور سندر ہیں تاج الشریعہ
 عطائے پیمبر ہیں تاج الشریعہ کرامت کا مصدر ہیں تاج الشریعہ
 فقیہ زمانہ ہیں پیر طریقت شریعت کے رہبر ہیں تاج الشریعہ
 محدث مفکر مفسر محقق سخنداں سخنور ہیں تاج الشریعہ
 زمانے میں ہر سمت ہے گونج ان کی عقیدت کا محور ہیں تاج الشریعہ
 محلی مزکی مصفی معطر منور منور ہیں تاج الشریعہ
 بقیض رضا غوث و خواجہ و نوری درخشندہ اختر ہیں تاج الشریعہ
 تشکیل اٹھ زمانے میں اعلان کردے
 رضاخان کا تیور ہیں تاج الشریعہ

از قلم۔ ابوالفضل شکیل فرید پوری۔ بہیڑی بریلی شریف، یوپی

رابطہ: 9719152773

کہاں سے کہاں گیا

بتلا دوں؟ شانِ مفتیِ اعظم کہاں گیا دنیا کو لات مار کے سوئے جہاں گیا
 دیکھا تو جلوہ گر ہیں مرے دل کے آس پاس میں ان کی جستجو میں کہاں سے کہاں گیا
 آئی وصالِ تاجِ شریعت کی جب خبر کہنے لگی زمیں کہ مرا آسماں گیا
 بہر نماز سارا زمانہ نکل پڑا عشقِ نبی کی دے کے وہ ایسی اذیاں گیا
 پروانے اپنی جان لٹانے نکل پڑے عشقِ نبی کی شمع وہ لیکر جہاں گیا
 قسمت یہی سبب ہے کہ گلشنِ اداس ہے
 خوشبو مزاج مرکزِ لالہ رُخاں گیا

از قلم: ... قسمت سکندر پوری

امبیڈ کرنگر، یوپی... 9565140742

علم و فضل کا کوہِ گراں گیا

کہتے ہیں سب یہی کہ فقیرِ زماں گیا
لیک یا رسولِ خدا کہہ رہے ہیں سب
اس واسطے ہے چار سو عالم میں خامشی
طیبِ حیات، زہد و ورع، کارِ خیر سے
بھاگا اکھاڑا چھوڑ کے گستاخِ مصطفیٰ
سرداریاں غریق ہیں حیرت کے بحر میں
اب نجدیت کے جسم میں گرمی نہ آئے گی
ہر مکتبِ خرد نے کہا یہ وصال پر

سچ یہ ہے جگ سے علم کا وہ اک جہاں گیا
دے کر جہاں میں ایسی انوکھی اذیاں گیا
خامہ رضا کا یعنی کہ سچ کی زباں گیا
وہ معرفت کا کھول کے رازِ نہاں گا
احمد رضا کا سامنے جب پہلواں گیا
اک دو نہیں جناب میں ہندوستان گیا
مردہ بنا کے شاہِ بریلی کی جاں گیا
افسوس علم و فضل کا کوہِ گراں گیا

سید سکندری بھی الم سے لرز اٹھی

احمد! امیر اپنا جو یوں ناگہاں گیا

از قلم: احمد سکندر پوری

امبیڈ کرنگریو پی 7408988870

محشر میں ہم سے پوچھیں

کیوں پوچھتے ہو دوستو اختر کہاں گیا وہ عاشق رسول تھا سوئے جناں گیا
 اربابِ فکر و فن کی زباں پر ہے اب یہی افسوس علم و فضل کا کوہ گراں گیا
 عالم کی موت ہوتی ہے عالم کی موت سے اختر رضا کے جانے سے سارا جہاں گیا
 مغرب کا وقت میں جولائی تھی جس گھڑی اختر رضا بریلی سے سوئے جناں گیا
 دیکھی ہیں جس نے آپ کے چہرے کی تاشیں وہ بار بار کہتا ہے لالہ رجاں گیا
 محشر میں ہم سے پوچھیں ملک جاؤ گے کہاں کہہ دیں گے جائیں گے وہیں اختر جہاں گیا

محشر میں کاش مجھ کو تلاشیں ملائکہ
 اشرف شہ ام کا کدھر نعت خواں گیا

از قلم:- اشرف القادری اشرف

ستار گنج اودھم سنگھ نگر، اتر اکھنڈ

لگتا ہے سارا جہاں گیا

اہل صفا کی بزم کی روح رواں گیا فرقت سے اس کی، فقہ کالٹ کارواں گیا
فرمانِ مصطفیٰ سے ہوا ہے یہ مستفاد جانے سے اس کے لگتا ہے سارا جہاں گیا
رفعت پہ جس کی اوجِ ثریا تھا ”شرمسار“ زیر زمیں وہ ہائے ”فلک آستان“ گیا
جو وارثِ علوم رضا تھا، نہیں رہا افکارِ رضویت کا جوتھا پاسباں گیا
قرباں تھی جس پہ فکر و بصیرت کی جان وہ ”افسوس! علم و فضل کا کوہ گراں گیا“
اربابِ علم و فضل ابھی ہیں بہت مگر کوئی بتا دے! ”تاج شریعت“ کہاں گیا
جانا ہے مجھ مریضِ محبت کو ایک دن اس جا پہ میرے درد کا درماں جہاں گیا
گریہ کنناں ہے خلقِ خدا ہجر میں ترے واسر تاہ تاجِ شریعت کہاں گیا
یا حاسد! تعالٰیٰ فنجبسی بمثلہ جس شان سے بہشت وہ اختر میاں گیا

ساحل پہ اب رسائی خدا کی رضا پہ ہے
موقوف ورنہ کشتی کا اب بادباں گیا

از قلم: ابوالفضل ساحل مصباحی

آکٹ مہاراشٹر

حق نما تاج شریعت کا

زمیں سے آسماں تک تذکرہ تاج شریعت کا
 ہجوم اولیاء تھا جس جنازے میں انہی کا تھا
 صدائے حق سدا ان کی زباں پر رقص کرتی تھی
 نمونہ غوث و خواجہ اور رضا کا دیکھنا چاہیں
 یہ دنیا دار فانی ہے یہاں سے سب کو جانا ہے
 زباں ساکت تھی میری دل پریشاں اور نم آنکھیں
 یقیں ہے رب تعالیٰ سے سزا پائے گا محشر میں
 تھے ذکر وہ خدا کے تو خدا ذکر ہوا ان کا
 کوئی کیا جان پائے مرتبہ تاج شریعت کا
 جنازہ حق نما تھا حق نما تاج شریعت کا
 دم رخصت بھی تھا یہ مشغلہ تاج شریعت کا
 انہیں تم پیش کر دو آئینہ تاج شریعت کا
 بہت مغموم جانا کر گیا تاج شریعت کا
 جنازہ جب چلا سوئے بقا تاج شریعت کا
 کہ جسکے دل میں ہو کینہ بھرا تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا

بلالی بھی جگہ پائے گا مولا تیری رحمت سے
 چلے گا خلد میں جب قافلہ تاج شریعت کا

از قلم: وصی اختر بلالی استاد مدرسہ نوریہ پگہی

مدھوبنی۔ 9507895916

تیرے سر پہ ہے دستِ عطا

بفضلِ کبریا میں ہوں گدا تاجِ شریعت کا زہے قسمت مجھے دامنِ ملا تاجِ شریعت کا
وہ مفتی تھے محدث تھے مفسر اور محقق تھے بجے گا علم کا ڈنکا سدا تاجِ شریعت کا
وہی توجتہ الاسلام کے لاریب مظہر تھے رخِ انور چمکتا چاند سا تاجِ شریعت کا
جنابِ مفتی اعظم کے سچے جانشین ہیں وہ بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاجِ شریعت کا
رضا سے پیار کا دعویٰ تو اختر سے عداوت کیوں رضا کا ہو گیا وہ جو ہوا تاجِ شریعت کا

فہیم قادری تو ناز کر اپنے مقدر پر
کہ تیرے سر پہ ہے دستِ عطا تاجِ شریعت کا

از قلم۔ محمد فہیم رضا تحسینی

خطیب و امام مسجد غریب نواز، اعجاز نگر بریلی شریف

موبائل نمبر 9897053339

تذکرہ تاج شریعت کا

کیا ہے رب نے وہ رتبہ علیٰ تاج شریعت کا
عطاے غوث ہیں اور جانشین مفتی اعظم
زباں پر ہر گھڑی بس ازہری ہی ازہری آئے
یقیناً خلد میں وہ شخص ان کے ساتھ جائے گا
نہیں بھاتا کوئی بھی حسن اب اسکی نگاہوں میں
وہ قلم سات ذی القعدہ ہمارے پاس رہتے تھے
جدھر دیکھو ادھر ہے تذکرہ تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
چڑھا دے یا خدا ایسا نشہ تاج شریعت کا
یہاں جو ہے غلام با وفا تاج شریعت کا
ہے دیکھا جس نے روئے پر ضیا تاج شریعت کا
مگر اب باغ جنت ہے پتہ تاج شریعت کا

لحد میں دیکھ کر مجھ کو فرشتے کاش یہ بولیں
چلو چھوڑو یہ اشرف ہے گدا تاج شریعت کا

از قلم: اشرف القادری
ستار گنج

قصیدہ تاج شریعت کا

اگر مجھ سے کوئی پوچھے پتہ تاج شریعت کا
 شرف خواجہ رضا و غوث کے در سے ملا ان کو
 خدا محفوظ رکھ دنیا میں اختر کے غلاموں کو
 میرے نزدیک کوئی بھی بلائیں آنہیں سکتیں
 غلاموں کو وہ اپنے دور سے پہچان لیتے تھے
 فقط ہندوستان ہی میں نہیں سارے ممالک میں
 الہی دل میں میرے عشق اختر اسقدر بھر دے
 تو کہہ دوں گا ارم ہے بر ملا تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 عریضہ پیش کرتا ہے گدا تاج شریعت کا
 جلا رکھا ہے سینے میں دیا تاج شریعت کا
 عجب پر کیف تھا وہ فلسفہ تاج شریعت کا
 سبھی کے ہے زباں پر تذکرہ تاج شریعت کا
 پڑھوں دل سے دم آخر قصیدہ تاج شریعت کا

تمنا ہے اگر انجم تجھے جنت میں جانے کی
 تو اپنا لے تو دل سے راستہ تاج شریعت کا

از قلم :- عبد الباسط رضوی

انجم پلاموی حیدر نگر جھارکھنڈ

رابطہ نمبر 9973264999

غلاموں پر کرم ہے

بھٹک سکتا نہیں در در گدا تاج شریعت کا غلاموں پر کرم ہے بے بہا تاج شریعت کا
 ملے گی چادر رحمت اسے محشر میں آقا کی ملا دامن جسے اختر رضا تاج شریعت کا
 جسے پینا ہے چل کر پی لے، جام عشق احمد کو بریلی میں کھلا ہے میکدہ تاج شریعت کا
 شریعت پر عمل کرتے گزاری زندگی پوری بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا

بریلی نام سنتے ہی مخالف کانپ جاتے ہیں
 رہے گا حشر تک یوں دبدبہ تاج شریعت کا

از قلم: ندیم الدین شمش مصباحی
 غازی پور، یوپی

مرتبہ تاج شریعت کا

کروں کیسے بیاں میں مرتبہ تاج شریعت کا
 خدا یا ان کی الفت کا عطا کر جام کچھ ایسا
 تجلی جمال مفتی اعظم میں پھر دیکھوں
 جو لے جائیگا تم کو سوائے جنت اے جہاں والو
 میں تیرا نام لیوا ہوں یہی اعزاز کیا کم ہے
 وہ اپنی جان سے بڑھ کر نبی سے پیار کرتے تھے
 جدھر دیکھو ادھر ہے تذکرہ تاج شریعت کا
 جو دیکھے کہ اٹھے مجھ کو گدا تاج شریعت کا
 الہی خواب میں چہرہ دکھا تاج شریعت کا
 وہی ہے راستہ غوث و رضا کا تاج شریعت کا
 مجھے سب لوگ کہتے ہیں گدا تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا

وفاداروں میں اے قاسم ترا بھی نام ہو جائے
 ادب کے ساتھ کرنا تذکرہ تاج شریعت کا

از قلم:- خاکسار قاسم رضا بریلوی

روشنی روزِ قیامت تک

دوانہ کہہ رہا ہے برملا تاج شریعت کا زمانے میں ہے اونچا مرتبہ تاج شریعت کا
 رضا کے علم کی روحانیت ہے جلوہ گران میں کوئی کیا جان پائے مرحلہ تاج شریعت کا
 نہ ہوگی ختم جس کی روشنی روزِ قیامت تک زمانے میں وہ ہے روشن دیا تاج شریعت کا
 کرم غوث و رضا و مفتی اعظم کا ہے ان پر بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 مجھے ہے فخر حاصل منظری اس بات پر اب بھی
 ہے سلطانوں سے اعلیٰ ہر گدا تاج شریعت کا

از قلم: محسن رضا منظری موہن پور بریلی شریف

موبائیل نمبر -- 8954984546

جنازہ جب بریلی میں اٹھا

ہے دربارِ نبی سے واسطہ تاجِ شریعت کا
 محبت سے ہوا جو آشنا تاجِ شریعت کا
 ہمیں معلوم ہے یہ خلد میں لے جائے گا ہم کو
 اسے بھی ہم خدائے پاک کی رحمت سمجھتے ہیں
 حیاتِ جاوداں بخشی، نبی کے عشق نے ان کو
 رسول اللہ کے تھے اصل میں وہ عاشقِ صادق
 سماں اک موتِ عالم سے بندھا تھا موتِ عالم کا
 کسی صورت سکونِ دل اسے حاصل نہیں ہوگا
 کسی نے پوچھا کوئی ہند میں شانِ فقہت تھا؟
 زہے قسمت ہمیں دامن ملا تاجِ شریعت کا
 ہمیشہ کے لیے وہ ہو گیا تاجِ شریعت کا
 نہ چھوڑیں گے کبھی ہم راستہ تاجِ شریعت کا
 کیا دیدار ہم نے بارہا تاجِ شریعت کا
 قیامت تک رہے گا تذکرہ تاجِ شریعت کا
 بلندی پر نہ کیوں ہو مرتبہ تاجِ شریعت کا
 جنازہ جب بریلی میں اٹھا تاجِ شریعت کا
 رہے گا مضطرب حاسد سدا تاجِ شریعت کا
 حوالہ میں نے فوراً دے دیا تاجِ شریعت کا

بہت پہلے سے ہی مشہور ہے یہ بات لوگوں میں

کہ ہے اشفاق دیوانہ بڑا تاجِ شریعت کا

از: اشفاق تالیش قادری،

پورن پور ضلع پیلی بھیت

عرب سے تا عجم ہے غلغلہ

ہراک فنکار ہے مدحت سرا تاج شریعت کا
 جنازہ میں ہجوم خلق سے یہ ہو گیا واضح
 امام احمد رضا اور مفتی اعظم کی جان ہیں
 نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن خدایا تادم آخر
 بہت طوفان اٹھے باد مخالف بھی چلی لیکن
 صد اتو حید کی جاری زباں پر تھی سناہم نے
 زمانہ جان و دل سے ہے فدا تاج شریعت کا
 عرب سے تا عجم ہے غلغلہ تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 جناب غوث و خواجہ و رضا تاج شریعت کا
 نہ بجھ پائے نہ بجھ پایا دیا تاج شریعت کا
 ہوا دنیا سے جسد م خاتمہ تاج شریعت کا

شکیل اپنے مقدر پر کرو تم ناز ہر لمحہ
 خدا کا فضل ہے دامن ملا تاج شریعت کا

از:- ابوالفضل شکیل فرید پوری
 بیہیڑی، بریلی شریف یوپی

چراغِ حجۃ الاسلام

قلم چل لکھ کوئی حرفِ شتا تاجِ شریعت کا رضا کی فکر سے مضمونِ لاتاجِ شریعت کا
چراغِ حجۃ الاسلام بن کر بزم میں روشن وجودِ خاص کس کا تھا بتا تاجِ شریعت کا
غلامانِ رضا ہم ہیں ابابیلوں کی صورت میں بگاڑے گا کوئی کیا ابرہہ تاجِ شریعت کا
مخالف لاکھ چلائے اثر کچھ ہونہیں سکتا بریلی میں رہے گا ہر گدا تاجِ شریعت کا
ارے نا فہمو! مسلک اور مرکز کا محافظ خود پسر موجود ہے عسجدِ رضا تاجِ شریعت کا
ہے نسبت ان سے انکی ہے رضا سنوٹِ اعظم سے ہے قائم مصطفیٰ تک سلسلہ تاجِ شریعت کا

ہیں جتنے جھوٹے چہرے ہم مبارک دیکھ لیتے ہیں
ہمارے ہاتھ میں ہے آئینہ تاجِ شریعت کا

از:- مبارک رضوی پورنوی -

7000386465

سوئے خلد لے جائے گا

بہت پیارا لقب ان کو ملتا تاج شریعت کا
یونہی اونچا ہے اور رہے گا فضل مولیٰ سے
مرادل ہو گیا روشن انہیں کے فیض سے واللہ
خدا نے کر دیا اونچا جب انکی شان و عظمت کو
عطائے غوث و خواجہ ہیں رضاکے یہ دلارے ہیں
جسے پینا ہے وہ پی لے بریلی شوق سے چل کر
بلائیں چھو نہیں سکتیں اسے دعویٰ ہے یہ میرا
وہابی آنہیں سکتے کبھی گھر میں ہمارے اب
سلامت روزِ محشر تک رہے سنت پیہر کی
دوانے کو جو سوئے خلد لے جائے گا محشر میں
لرزتے ہیں وہابی ہر جگہ بس نامِ اختر سے
وہابی عجب یوں کو دور سے پہچان لیتے ہیں

سبھی کہتے تھے جلوہ دیکھ کر دنیا میں اے قیصر

بہت پیارا ہے چہرہ خوش نما تاج شریعت کا

از قلم:- محمد قیصر رضا تنغی سستی پور

دارالشفاتاج شریعت کا

خدا کا فضل ہے دامن ملاتا تاج شریعت کا
تخیل نے بہت پرواز کی لیکن یہی پایا
نہیں ہو سکتا ہے زائل کبھی لوح عقیدت سے
قسم اللہ کی دیکھا ہے میں نے چہرہ انور
ہوا مغفور وہ جاوے گا سیدھا باغ جنت میں
عقیدت سے بنالوں اپنے ماتھے کا اسے جھومر
رضا کی آل ہیں لاریب مارہرہ کے پروردہ
بفیضان نبی میں ہوں گدا تاج شریعت کا
سمجھ سے بالاتر ہے مرتبہ تاج شریعت کا
کچھ ایسے نام ہے لکھا ہوا تاج شریعت کا
نہیں اک بار بلکہ بارہا تاج شریعت کا
جنازہ جس کسی نے پڑھ لیا تاج شریعت کا
اگر مل جائے مجھ کو نقش پا تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا

عدیل بے نوا رہتا ہے واہر دم بریلی میں
مریضوں کے لیے دارالشفاتاج شریعت کا

از قلم :- عدیل رضا فیاضی بریلوی

خادم ہفت روزہ بزم استاذ زمن

رابطہ :- ۹۹۲۸۱۷۲۵۱۶

ثانی کوئی لا کر دکھا

کوئی سمجھے بھلا کیا مرتبہ تاج شریعت کا
 کبھی وہ مسلک احمد رضا سے ہٹ نہیں سکتا
 کیا رد اہل باطل کا ہمیشہ حق کو حق بولا
 وہ نجدی ہو وہابی صلح کلی دیو بندی ہو
 سنو اے باغیو خوش فہمی میں مت مبتلا ہونا
 ہوئی ناکام ہر ناپاک کوشش حاسد و سن لو
 اگر لاکھوں میں بھی پہچاننا ہو صلح کلی کو
 پتا چل جائے گا ہیں صلح کلی کتنے محفل میں
 بلائیں مشکلیں اب دیکھتا ہوں کیسے آتی ہیں
 پیہا ہے اے مخالف دودھ تو نے اپنی ماں کا گر
 جہاں میں ہر طرف پہنڈ کرہ تاج شریعت کا
 مقدر سے جسے دامن ملا تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 ہے سب پہ بھاری تنہا اک گدا تاج شریعت کا
 ہے سچا جانشین عسجد رضا تاج شریعت کا
 بگاڑے گا کوئی اب خاک کیا تاج شریعت کا
 ادب سے نام لے لینا شہا تاج شریعت کا
 اے دیوانے ذرا نعرہ لگا تاج شریعت کا
 میں نے گھر میں شجرہ پڑھ دیا تاج شریعت کا
 تو پھر ثانی کوئی لا کر دکھا تاج شریعت کا

نہ ایسا ویسا سمجھے مجھکو اے صدیق یہ دنیا

میں شیدا ہوں بفضل کبریا تاج شریعت کا

از:- صدیق کیسر پوری

میکدہ تاج شریعت کا

مرے دل میں رہے دروالاتاج شریعت کا
فلک پر اُن کے علم و فضل کا اختر چمکتا ہے
جمال مفتی اعظم کجلو سہوں گے آنکھوں میں
زباں عشق رسالت کی مُبلّغ اور داعی تھی
عبادت دیکھ کر اُن کی حسن بصری کی یاد آئے
لب و عارض تر و تازہ، شگفتہ پھول پیشانی
امیر قاضیان ہند کا منصب ملا اُن کو
چمک ایسی ”سراج اُمت سرکار“ سے پائی
وہ اک درویش حق، مردِ خدا، شیخ طریقت ہیں
مے عرفان حق، عشق نبی کے جام دیتا ہے
لیے کاسہ، طلب گارِ سخن ہے یوں فقیر فن

کروں میں زندگی بھرتد کرہ تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
تصوّر باندھ کر دیکھو ذرا تاج شریعت کا
قلم تھا غائر فکرِ رضا تاج شریعت کا
ہے نقشِ بندگی یوں پُر ضیا تاج شریعت کا
سرِ پار شکِ صد گل زار تھا تاج شریعت کا
مُسلم کیوں نہ ہو پھر فیصلہ تاج شریعت کا
رہا ماہِ فقاہت پُر ضیا تاج شریعت کا
خُدا نے مرتبہ اونچا کیا تاج شریعت کا
خُدا آباد رکھے میکدہ تاج شریعت کا
خُدا یا! کر مجھے صدقہ عطا تاج شریعت کا

بفیض ”ماہِ طیبہ“ آسمانِ فضل پر بزمی

رہے گا ضوفشاں اختر سدا تاج شریعت کا

از قلم:- محمد فرقان بزمی

جامعہ چشتیہ بلاک روڈ، پورن پور، پبلی بھیت، یوپی

شگفتہ لب ہیں

شگفتہ لب ہیں عارض پھول سا تاج شریعت کا جمال و نور سے ہے رخ بھرا تاج شریعت کا
 رضا کے علم کا وارث بنا کر رب تعالیٰ نے بہت اونچا کیا ہے مرتبہ تاج شریعت کا
 خدا کی معرفت مطلوب ہے تو اے جہاں والو محبت سے پکڑ لو راستہ تاج شریعت کا
 او! زاہد تیرا زہد و اتقا تسلیم ہے لیکن مگر اک ثانی لے آپار سا تاج شریعت کا
 شہنشاہ قلم ہیں فی زمانہ جو بھی دھرتی پر ہے قائم سب میں کس کا دبدبہ تاج شریعت کا
 الہی طالب زر کے تہی دامن کو تو بھر دے بہت شاداں ہوں میں بن گے گدا تاج شریعت کا
 غلام ازہری فرط مسرت سے پکار اُٹھے ملا تقدیر سے ہے سلسلہ تاج شریعت کا

چلیں ابرار مانگیں آپ بھی حسن عقیدت سے

سنا ہے عام ہے جود و سخا تاج شریعت کا

از قلم:- ابرار احمد سمسٹی پور

اپنا بنا کے سب کو

(۱) اہل سنن کی آنکھ کا تارا چلا گیا

افسوس، پاسباں وہ ہمارا چلا گیا

(خ) خستہ جگر ہے عالمِ اسلام و سنیت

اربابِ علم و فن کا سہارا چلا گیا

(ت) تقسیم کر کے عشقِ نبی کی تجلیاں

افسوس اب وہ ماہِ دل آرا چلا گیا

(ر) روحِ سخن، وقارِ ادب، آبروئے فن

حکمت کا اک عظیم منارہ چلا گیا

(ر) رونق تھی جس کے دم سے حریمِ علوم کی

دنیا سے وہ رضا کا دُلا را چلا گیا

(ض) ضربِ شدید، نجد پہ جس نے لگائی ہے

باطل سے عمر بھر جو نہ ہارا، چلا گیا

(۱) اختر میاں کو دیکھ لو جانے سے پہلے تم

کر کے وہ عاشقوں کو اشارہ چلا گیا

(خ) خوش بخت ہیں وہ جن کو زیارت ہوئی نصیب

اب وہ نہ مل سکے گا دوبارہ ، چلا گیا

(ا) اک شمع جس کے چاروں طرف عاشقوں کی بھیڑ

جس سے تھایہ حسین نظارا، چلا گیا

(ن) نورِ نظروہ حامد و نوری کا تھا عظیم

دونوں کے بحرِ فن کا وہ دھارا چلا گیا

(ا) اللہ نے جسے کیا مجموعہٴ علوم

وہ انجمن گئی، وہ ادارہ چلا گیا

(ز) زائل نہ ہوگا لوح عقیدت سے اس کا نام

تا عمر جس نے سب کو سنوارا چلا گیا

(ہ) ہر سمت اُسکے نغمہٴ ہستی کی گونج ہے

اپنا بنا کے سب کو، وہ پیارا چلا گیا

(ر) رحمت ہو اُس کی قبر پہ رب غفور کی

جس نے جمالِ حق کو نکھارا چلا گیا

(ی) یزداں کے فیصلے پہ فریدی کا سر ہے خم

صدآہ، قلبِ عشق کا پارہ چلا گیا

از قلم:- محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی مسقط عمان

00968996339908

حسن ولامدینے سے

عجب ہی ان کا رہا رابطہ مدینے سے وفا مدینے سے، حسن ولامدینے سے
 اجل تو شہر بدن سے نکال پائی ہے ہنوز نکلے نہ اختر رضا مدینے سے
 نبی کا عاشق صادق بھلا مرا ہے کہیں؟ جسے ملی ہو متاع دعا مدینے سے
 رضا کے برج کا وہ اختر بلند اختر دکھوں کی لینے گیا ہے دوا مدینے سے
 یہ کہہ کے نکلا بریلی سے میں مدینے چلا ہر ایک دکھ کی ملے گی دوا مدینے سے

عدیم! تاج شریعہ کے جد کی نسبت نے
 ہمیں بھی ربط میں رکھا سدا مدینے سے

از قلم: عباس عدیم قریشی

روشن وہ میرے ذہن کے

قدیل بن کے دل کی مرے طاق میں رہے روشن وہ میرے ذہن کے آفاق میں رہے
 یارب جمالِ حسنِ رخِ ازہری میاں ہر لمحہ میرے دیدہ مشتاق میں رہے
 شعرو سخن میں نثر میں اسلوبِ نظم میں بین السطور بن کے وہ اوراق میں رہے
 خلق و وفا خلوص کے پیکر ہیں ازہری اس ذات کی جھلک مرے اخلاق میں رہے
 وہ لہجہ وہ ضحک وہ تبسم وہ گفتگو شامل مری حیات کے اسباق میں رہے
 وہ چہرہ وہ نگاہ وہ پُر نور سی جبین آئینہ بن کے خلقتِ خلاق میں رہے

مرشد کی ہم نظر میں مبارک تھے اس طرح
 یعقوب جیسے دیدہ اسحاق میں رہے

از قلم:- مبارک رضوی پورنوی

8809958191

دین کے برہان تھے

اہل حق کی شان تھے اختر رضا سنیت کی جان تھے اختر رضا
 علم و فن شعر و سخن کے تاجور نازش عرفان تھے اختر رضا
 مرکزی دارالقضا کے آفتاب دین کے برہان تھے اختر رضا
 اللہ اللہ نوری صورت دیکھیے نیر تابان تھے اختر رضا
 زہد و تقویٰ سے عبارت زندگی لائق ذیشان تھے اختر رضا
 بجھ گئے ہیں سب چراغ دشمنان پیکر لمعان تھے اختر رضا
 تم نے فرحت صاف بالکل کر دیا علم کے سلطان تھے اختر رضا
 اہلسنت کا چمن ویران ہے اس کے گلشن کا نگینہ چل بے
 آج صادق کا کلیجہ پھٹ گیا بحر عصیاں کا سفینہ چل بے
 خون کے آنسو رلا کر چل دیئے اہل دیں کی آن تھے اختر رضا

ہند کے حسان تھے اختر رضا

وقت کے نعمان تھے اختر رضا

مقدر سے جنہیں دامن ملا

خدا نے نام اونچا کر دیا تاج شریعت کا
ملے گی عزت و توقیر ان کو دہر میں ہر جا
غلاموں پر طفیل حضرت احمد رضا ہر دم
متواتر دعا جاری ہے صبح و شام یہ لب پر
دکھا دے سرور کون و مکاں کا وہ حسین گنبد
فقیہ اعظم ہندوستان تھے مرشد برحق
فقہیان عرب بھی مانتے تھے افضل و اعلیٰ
عطار ب نے کیا ہے غسل کعبہ کا شرف ان کو
وہ اپنے دور میں ممتاز تھے کچھ اس طرح سب میں

قیامت تک رہے گا تذکرہ تاج شریعت کا
مقدر سے جنہیں دامن ملا تاج شریعت کا
رہے گا فیض جاری ہی سدا تاج شریعت کا
چلا مولیٰ ہمیں تو راستہ تاج شریعت کا
الہی دیتا ہوں میں واسطہ تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
دلوں پر آج بھی ہے دبدبہ تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
کوئی سنسار میں ہمسرہ تھا تاج شریعت کا

کمال بے نوا کو داد دیتے ہیں سخن والے
کلام منقبت جس دم لکھا تاج شریعت کا

از قلم: کمال بریلوی

7534879837

ڈھونڈتے پھرتے رہو گے اب

اختر برج ولایت سوئے جنت چل دیئے ناب ختم رسالت سوئے جنت چل دیئے
 نیر چرخ فقاہت سوئے جنت چل دیئے آبروئے اہل سنت سوئے جنت چل دیئے
 وارث علم رضا اور جانشین مصطفیٰ رہبر راہ ہدایت سوئے جنت چل دیئے
 صاحب علم و بصیرت نکتہ سنخ و نکتہ داں تاجدار علم و حکمت سوئے جنت چل دیئے
 جن کے آگے دست بستہ وقت کے سب کروفر آہ! وہ قاضی ملت سوئے جنت چل دیئے
 یا خدا اب ہم مسائل لے کے کس در پر چلیں اب تو وہ تاج شریعت سوئے جنت چل دیئے
 جن سے صلح کلیت دیو بندیت تھرا گئی آہ! عکس اعلیٰ حضرت سوئے جنت چل دیئے
 ”مرگ انبوہ جتنے دارد“ پوری دنیا کہہ اٹھی جب مرے پیر طریقت سوئے جنت چل دیئے
 ڈھونڈتے پھرتے رہو گے اب نہ ان سا پاؤ گے چھوڑ کر ہم سب کو حضرت سوئے جنت چل دیئے

اے فلک تو ہی بتا اب صبر حامد کیا کرے

وقت کے جب اعلیٰ حضرت سوئے جنت چل دیئے

از قلم: یکے از سگان کوچہ تاج الشریعہ اشفاق احمد رضوی

جامعہ سعدیہ، کیرالا الہمد

شانِ تقویٰ ہو تم

راز ہستی سے آگاہ اختر رضا راہ حق آپ کی راہ اختر رضا
 جاہ والے تمہیں اپنا آقا کہیں تم ہوئے ایسے ذی جاہ اختر رضا
 جان افتا ہو تم شانِ تقویٰ ہو تم علم و فن کے شہنشاہ اختر رضا
 دیکھ کر شانِ تیری اکابر کہیں واہ اختر رضا واہ اختر رضا
 اہل علم و دیانت میں ممتاز تھے جیسے تاروں میں ہوا ماہ اختر رضا
 اہل دنیا سے ہر دم رہا بے نیاز رب کی مرضی تری چاہ اختر رضا
 مفتی اعظم ہند کا آئینہ شاہ اختر رضا شاہ اختر رضا
 ہار سکتا نہیں مکر شیطان سے وہ جو چلے آپ کی راہ اختر رضا
 کہہ رہی ہے زمانے کی دیوانگی تجھ سے راضی ہے اللہ اختر رضا
 تھی تری دید آرام جاں کا سبب تیری رحلت ہے جانکا ✽ اختر رضا
 چشمِ دل جنگی طلعت سے تھے نور نور دور ہم سے ہوئے آ ✽ اختر رضا

روئے عسجد رضا دیکھ انور تجھے

پھر نظر آئیں گے شاہ اختر رضا

از قلم:- مولانا جمال انور صاحب رضوی

مدرسہ جمیلیہ رضویہ کلیر ضلع ارول بہار

سلسلہ تاج شریعت کا

خوش قسمت کہ دامن مل گیا تاج شریعت کا
 بہت ہی معتبر ہے سلسلہ تاج شریعت کا
 یہاں آکر مرض سب ختم ہو جاتے ہیں لمحے میں
 دیا رِ پاک ہے دار الشفا تاج شریعت کا
 بس اتنی التجا ہے بارگاہ رب تعالیٰ میں
 یہ دل یونہی رہے شیدا سدا تاج شریعت کا
 مرے دل کے چمن کو بوئے سنت سے معطر کر
 تجھے ہے یا الہی واسطہ تاج شریعت کا
 ولایت کے شرف سب رب تعالیٰ نے نوازا ہے
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 نہیں اس میں کوئی بھی شک ہمیں ذرہ برابر بھی
 ہے مسلک مسلک احمد رضا تاج شریعت کا

خدائے پاک کے فضل و کرم سے میں نے بھی ثاقب
 قصیدہ خوبصورت لکھ لیا تاج شریعت کا

از قلم: محمد ثاقب رضا مبارک پوری

جہاں میں چار سو ہے

جہاں میں چار سو ہے تذکرہ تاج شریعت کا ہر اک سنی دیوانہ ہو گیا تاج شریعت کا
 زیارت انکی جب سسکی نہ پوچھو حال تم میرا دیوانہ میں دیوانہ ہو گیا تاج شریعت کا
 جمال گنبد خضرا کے ضو باری وہاں پہ ہو جہاں پر گنبد و روضہ بنا تاج شریعت کا
 دکھاتا ہے جو راہ حق تمامی اہلسنت کو بریلی میں ہے وہ روشن دیا تاج شریعت کا
 بلا کر رب نے اپنے گھر دیا انعام اک پیارا لقب مہمان کعبہ ہو گیا تاج شریعت کا

وہ پابند شریعت ایسے تھے کہ فضل مولیٰ سے
 لقب ان کو ظفر حاصل ہوا تاج شریعت کا

از قلم: ظفر انور حمیدی
 بنگلور

نغمہ سرا تاج شریعت کا

تعالیٰ اللہ ہے کیا مرتبہ تاج شریعت کا جسے دیکھو وہ ہے نغمہ سرا تاج شریعت کا
 مریضان محبت کے لیے شہر بریلی میں دیار پاک ہے دار الشفا تاج شریعت کا
 نہیں ہے کوئی خطرہ گردش حالات کا مجھ کو مرے ہاتھوں میں ہے دامن سدا تاج شریعت کا
 رسول پاک کی سچی غلامی تھی انھیں حاصل بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 میرے سرکار نے جو کچھ سکھایا ہے ہمیں یارو وہی تک جا رہا ہے راستہ تاج شریعت کا

بھلا قسمت پر اپنی کیوں نہ ہوں نازاں میں اے نوری
 بنایا ہے خدا نے جب گدا تاج شریعت کا

از قلم :- ضیاء نوری - متھراوی

دل مرآتاج شریعت کا

ہے میری روح بھی اور دل مرآتاج شریعت کا
 مہ و خورشید بھی حیرت زدہ ہیں دیکھ کر اُنکو
 بیاں اوصاف کرتے غیر مسلم ہیں عقیدت سے
 رضا کے شیر تھے، کامل ولی اور مرد حق آگاہ
 عطا کردی طفیلِ مصطفیٰ، رب نے انہیں رفعت
 عدو پنج کے سدا رہنا، مقابل تم نہیں آنا
 گئے ہیں چھوڑ کر تنہا ہمیں خلدِ بریں ایسے
 بریلی کی گلی میں جا کے دیوانے بخشیمِ نم
 لگا ہے فکر پہ پہرہ سدا تاج شریعت کا
 ہے رُخ واللہ کتنا پُر ضیا تاج شریعت کا
 عدو کیا خاک جانے مرتبہ تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 بہت ہی تیز تر ہے اسلحہ تاج شریعت کا
 کہ ہر عاشق ہے اب تک غمزدہ تاج شریعت کا
 ابھی تک پوچھتے ہیں راستہ تاج شریعت کا

کروڑوں ہیں غلام اُن کے، کروڑوں چاہنے والے
 فقط رحمت نہیں ہے شیفۃ تاج شریعت کا

از قلم:- رحمت لطیفی رحمت

نیپال-۱۱۳۱۹۵۶۹/۹۹۳۶۰۸۸۰۹۷

ہراک زاویہ تاج شریعت کا

وَتُوْحَقِّقْ کی خاطر وقف تھا تاجِ شریعت کا
 کرو تلقین ہراک کو چلیں عرسِ چہلم میں
 وفا، اخلاص، غیرت، بُرد باری سب سکھاتا ہے
 ملانے آگیا آنکھیں رعونت کے دہانوں سے
 زما نے بھر کو نوری محکمہ تاجِ شریعت کا
 نوالہ نان کا کھا کر گدا تاجِ شریعت کا
 تُو مجھ سے پوچھتا ہے کیوں پتہ تاجِ شریعت کا
 اگر ہوتی ہے حرفِ حق سے تیری ذات کو الجھن
 نہیں اس کے علاوہ کچھ ہراک عنوان ہے واللہ
 رضا کی ذات سے ملحق شدہ تاجِ شریعت کا

مُبارک بادہ خواری کا ادا حق ہو ہی جائیگا
 بہ نمدیدہ ذرا مینا اٹھا تاجِ شریعت کا

از قلم:- مبارک اڑیسوی

9338349429

گدا تاج شریعت کا

بفضل رب گدا جو بھی بنا تاج شریعت کا
تفرد کی قبا تھی آپ کے جسم منور پر
نگاہ مفتی اعظم کی جلوہ ریزیاں ہیں یہ
کیا مخمور ہم کو بادہ عرفاں سے ہے اس نے
تخیل کا پرندہ چھو سکے کیا بام رفعت کو
چن زار رضا کے بوٹے جو بھی سو گھنا چاہے
مخالف آپ کے سب ہو گئے سو جان سے قرباں
بنایا مفتی اعظم نے اپنا جانشین انکو
مثال نیر تاباں ہوا برج فقاہت پر
کہاوت پر صداقت ٹہری یہ الفضل ما شہدت
فدا تھی جان فکر و آگہی ان کے تفقہ پر
اگر پوچھا کسی نے بھی تمہارا کون مرشد ہے؟
غلامی ان کی ہے سبب تفاخر اہل فتویٰ کو

تو پھر واللہ ہو کر رہ گیا تاج شریعت کا
سبھی جہتوں سے رتبہ خاص تھا تاج شریعت کا
جہاں میں ہر طرف ہے غلغلہ تاج شریعت کا
رہے تاحشر مولیٰ! میکدہ تاج شریعت کا
ہے رشک صد ثریا مرتبہ تاج شریعت کا
تو اس پر لابدی ہے واسطہ تاج شریعت کا
رخ انور جو دیکھا چاند سا تاج شریعت کا
بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
بنا جب ذرہ کمتر گدا تاج شریعت کا
کہ جب اغیار نے خطبہ پڑھا تاج شریعت کا
تفرد رکھتا تھا ذہن رسا تاج شریعت کا
تو لب پر نام آیا۔ بر ملا تاج شریعت کا
نہ ہو رشک سکندر کیوں گدا تاج شریعت کا

توسل سے رضا کے ساحل تشنہ لب کو بھی

پلا دے سا قیام ولا تاج شریعت کا

از قلم:- ابوالفضیل غلام عبدالقادر ساحل مصباحی

صدر المدرسین دارالعلوم غوثیہ آکوٹ مہاراشٹر، رابطہ:- 9552724024

مرتبہ تاج شریعت کا

بفضل حق پئے غوث و رضا تاج شریعت کا
عجب کھرام تھا برپا جہان اہل سنت میں
تڑپ دل میں ہے پھر میں دیکھ لوں وہ چاند سا چہرہ
بنے مہمان کعبہ فخر ازہر کا لقب پایا
ہوا ایوان صلح کلیت میں زلزلہ برپا
کسی نے جب بھی پوچھا فخر ازہر کس کو کہتے ہیں
بشکل حضرت عسجد رضا خاں اہل باطل میں
رسول پاک سے ہے رابطہ تاج شریعت کا
جنازہ جس گھڑی سچ کراٹھا تاج شریعت کا
خدا یا خواب میں جلوہ دکھا تاج شریعت کا
بلندی پر نہ کیوں ہو مرتبہ تاج شریعت کا
لگا جب جب بھی نعرہ نام کا تاج شریعت کا
زباں پر نام فوراً آ گیا تاج شریعت کا
ہے قائم اب بھی رعب و بدبہ تاج شریعت کا

مقدر کا دھنی خود کو نہ سمجھے کیوں بھلا شبنم

زہے عز و شرف دامن ملا تاج شریعت کا

از قلم :- احقر شبنم رضوی

مہسی شریف مشرقی چمپارن بہار

رابطہ 9097374345

رتبہ بڑا تاج شریعت کا

خدا نے کر دیا رتبہ بڑا تاج شریعت کا زمانے نے یہی خطبہ پڑھا تاج شریعت کا
 نچھا ور زندگی کر دی شہ طیبہ کی الفت میں بلندی پر نہ کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 مری بھی زندگی کی اس طرح معراج ہو جائے گدا بن کر رہوں میں یا خدا تاج شریعت کا
 در اختر رضا خاں تک رسائی ہو گئی جس کی ہے شاہوں سے بھی افضل وہ گدا تاج شریعت کا
 طفیل غوث و خواجہ اور رضا و مفتی اعظم مقرر سے مجھے دامن ملا تاج شریعت کا

فرشتے قبر میں مجھ سے جو پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
 غلام با وفا شوکت رضا تاج شریعت کا

از قلم:- شوکت رضا بہرائچی

9161039308

مقام تاج شریعت

برنگِ عشقِ محمد ترے وجود کی بو ہمیشہ آتی تھی لب سے ترے درود کی بو
 ترے قیام کی نکلت ترے قعود کی بو زمیں پہ بکھری ہوئی ہے ترے سجد کی بو
 بشکلِ تاجِ شریعت رضا کا علم چلا رضا کے علم پہ چھائی نہیں جمود کی بو
 ورق ورق سے کتابوں کے آج آتی ہے ترے قلم سے جو نگلی ہے اس نمود کی بو
 ہے تیری ذات معطر رضا کی خوشبو سے مرے وجود میں بھی ہو ترے وجود کی بو
 مقامِ تاجِ شریعت پہ وجدیوں کیجے کہیں ہو رقص کی خوشبو کہیں سرود کی بو
 ترے فراق کے شعلوں میں جل گیا ہوں میں کبابِ دل سے مرے آرہی ہے عود کی بو
 میں ان سے ملتا ہوں تیغِ دودم کی صورت میں کہیں جو ملتی ہے مجھ کو ترے حسود کی بو

رضا کے گھر میں مبارک جو بچے پلتے ہیں
 کسی میں رنگِ کرم ہے کسی میں جود کی بو

از قلم :- مبارک رضوی پورنوی

7000386465

آج بھی وہ ہے

وہ نہ رہا جھوٹی ہے خبر آج بھی وہ ہے
دیوانو کو آتا ہے نظر آج بھی وہ ہے
اوجھل ہوا نگاہوں سے پر آج بھی وہ ہے
آتا نہیں یقین تو شام و سحر سے پوچھ
و اللہ غوث و خواجہ رضا کے فیوض کا
تا جا شریعت جانشین مفتی اعظم
ہوتی ہے اس پہ صبح و مسانور کی بارش
آواز آرہی تھی کروڑوں کی بھیڑ سے
عاشق کو روتا دیکھ کہا عشق مت رو
اس نے تو قسط بدلا ہے گھر آج بھی وہ ہے
مانے کوئی نہ مانے مگر آج بھی وہ ہے
رکھے ہوئے سب پر نظر آج بھی وہ ہے
دیں گے گواہی شام و سحر آج بھی وہ ہے
اس پر ہوا ہے خوب اثر آج بھی وہ ہے
ہم سنیوں کا شیر بر آج بھی وہ ہے
کل بھی تھا اور رشک قمر آج بھی وہ ہے
کہتا تھا یہ ہر ایک بشر آج بھی وہ ہے
کسی بات کا غم کا ہے کا ڈر آج بھی وہ ہے

مسلک کی دل و جان ترویج و اشاعت

کرتے رہو بے خوف و خطر آج بھی وہ ہے

آج تک دیکھا نہیں ثانی تیرا اختر رضا

فضل رب سے نائب احمد رضا اختر رضا مفتی اعظم کا کیا ذرہ بنا اختر رضا
رحمت عالم حبیب کبریا کا بالیقین آپ پر فیضان جاری ہو گیا اختر رضا
جانشین مفتی اعظم شہا اختر رضا آج تک دیکھا نہیں ثانی تیرا اختر رضا
جن کے دم سے آج بھی محفوظ ہے ایمان بالیقین وہ فخر ازہر ہے مرا اختر رضا
عمر بھر جس نے نبی کے دین کی تبلیغ کی رہنما وہ سوئے جنت چل دیا اختر رضا

روز جمعہ اے نظامی سن کے مغرب کی اذال

جانب جنت روانہ ہو گیا اختر رضا

از قلم:- امیر حمزہ نظامی رانچی

مصر سے جو فخر از ہر بن کے

فصل رب سے خلد کا رست ✽ دکھائے
بد عقیدوں سے ہمیں ہر دم بچائے از ہری
از ہری

مرشد کامل ہیں وہ تاج الشریعہ ہے لقب
ان کے چشم نور میں اللہ نے قوت وہ دی
دل میں لے کر آس ک ✽ ہوگی زیارت
شاہ کی

صلح کلی کا پ اٹھتے ڈر کے مارے دہر میں
مصطفیٰ کا فیض ان پ ✽ تھا یقیناً اس
لیے

عاشق سرکار ہیں وہ نائب احمد رضا
اس لیے تو ساری دنیا ہے فدائے از ہری
دل میں عشق مصطفیٰ تازہ نظمی ہو گیا
جان الفت اس قدر ہم کو پلائے از ہری

از قلم :- امیر حمزہ نظامی رانجوی

دل کا سکون اہل سنن

افسوس میرے تاج شریعت چلے گئے ہم سب غلاموں کے جو تھے راحت چلے گئے
 دل کا سکون اہل سنن کی جو جان تھے عاشق مصطفیٰ کی وہ طاقت چلے گئے
 کہتی ہے جن کو دنیا شریعت کا تاجدار کرتے تھے دین کی وہ حفاظت چلے گئے
 جب تک رہے جہاں میں سجایا نبی کا دین کرتے ہوئے وہ دین کی خدمت چلے گئے
 افتا کی شان علم و ہنر کے وقار تھے دنیا سے اب وہ علم کی دولت چلے گئے
 ان کو عطا تو کر دے خدا خلد میں جگہ ہم سب کو آج چھوڑ وہ حضرت چلے گئے

رحمت ہیں وہ نظامی غلاموں کے واسطے

کیسے کہوں وہ تاج شریعت چلے گئے

آسمان بھی روپڑا آپ کے جانے کے بعد

سونا سونا لگ رہا ہے آپ کے جانے کے بعد دل نہیں لگتا یہاں پر آپ کے جانے کے بعد
 دل کو دہلانے دینے والی جب خبر مجھ کو ملی خوب رویا پھوٹ کر آپ کے جانے کے بعد
 مسلک احمد رضا کے سچے محافظ آپ تھے اب میرے عسجد رضا ہیں آپ کے جانے کے بعد
 تاج الشریعہ کے سبھی عشاق جب رونے لگے آسمان بھی روپڑا آپ کے جانے کے بعد
 میری آنکھیں تھیں منور آپ کے دیدار سے ہو گئی نمناک آنکھیں آپ کے جانے کے بعد

ہو نگاہ کرم غلام رسول پر اختر رضا
 کون ہے اب اس کا حامی آپ کے جانے کے بعد

از قلم :- غلام رسول قادری رضوی مکرانوی

جنازہ اٹھا جب تاج شریعت کا

بریلی میں جنازہ جب اٹھا تاج شریعت کا
 تو ہر اونچے نے خطبہ پڑھ دیا تاج شریعت کا
 انہیں کا راج ہے اب بھی زمانے بھر کے لوگوں
 پر
 جنازہ فلسفہ سمجھا گیا تاج شریعت کا
 ولی ابن ولی ابن ولی ہیں جب
 بلندی پر نہ ہو کیوں مرتبہ تاج شریعت کا
 کوئی نعم البدل کر دے عطا پھر اہلسنت کو
 الہی دے رہا ہوں واسطہ تاج شریعت کا
 خدا شاہد مری آنکھوں نے دیکھا بارہا احمد
 جمال چہرہ فرحت فزا تاج شریعت کا

از قلم: احمد علی خطیبی مرسنیوی بی

خادم مدرسہ فیض الرسول - سروپ نگر دہلی

علم و عرفان کا جام

ہر کوئی کہہ رہا ہے کی مرشد مرے
 سب کو روتا بلکتا ہوا چھوڑ کر
 سونا سونا سا لگنے لگا انجمن
 کارواں رک گیا کفلہ تھم گیا
 چل دیئے دل میں یاد مدینہ لیے
 حق سے ملنے کی خاطر خوشی بخشی
 علم با عمل متقی پارسا
 مسلک علیٰ حضرت کی خاطر سدا
 بھیج دے پھر سے اختر رضا بھیج دے
 اے خدا ان کا نعم البدل کر عطا
 جن کی یادوں سے قافلہ تھیہ زندگی
 چھوڑ کر آج وہ مہرباں چل دیئے

غم میں دبا ہوا ہے جمیل حزیں
 کیسے گجرے گی اب ہجر کی یہ گھدی

ازکلام:- جمیل الرحمن مصباحی

سنیت کی جان تھے

بندہ رحمن تھے اختر رضا صاحب ایمان تھے اختر رضا
 اہل حق کی شان تھے اختر رضا سنیت کی جان تھے اختر رضا
 ہر مرید با وفا کے واسطے باعث غفران تھے اختر رضا
 اہل فن شعرو سخن کے تا نور ہند کے حسان تھے اختر رضا
 ان کے در پر حل ہو ہر مسئلہ مخزنِ فرزان تھے اختر رضا
 اپنے موقف پر رہے ثابت قدم عزم کے چٹان تھے اختر رضا
 زہد و تقویٰ سے عبارت زندگی نازش عرفان تھے اختر رضا
 اس نے حق کی آبرو کو رکھ لیا رحمت یزدان تھے اختر رضا
 عاشق خیر الوری ہر دل عزیز نیر چشمان تھے اختر رضا
 مسلک احمد رضا کے ترجمان حامی سنتان تھے اختر رضا
 مفتی اعظم کے گلشن کا گلاب قادری فیضان تھے اختر رضا
 اہل باطل سے کبھی بھی نہ ڈرے شیر ہندوستان تھے اختر رضا
 خوب تھا تاج شریعت کا لقب حامل قرآن تھے اختر رضا
 اللہ اللہ نوری صورت دیکھئے چاند ساداتان تھے اختر رضا
 لوگ کہتے استقامت کا پہاڑ اتنے ذیشان تھے اختر رضا

علم و حکمت فکرو فن کا آسمان
 دین پر کوئی شکن لائے نہیں
 مرتضیٰ عثمان بو بکر و عمر
 جزئیات و کلیات دین کا
 جب مسائل میں الجھ جاتا قدم
 حق و باطل کی گھٹا کے درمیاں
 فیصلہ ممکن نہیں ہوتا جہاں
 ارفع و اعلیٰ گھرانہ ذو نسب
 مرکزی دارالقضا کے آفتاب
 بجھ گئے ہیں سب چراغ دشمنان
 جب مؤذن نے کیا آغاز ازاں
 اللہ اللہ کہتے کہتے چل بسے
 خون کے آنسو رلا کر چل دیئے
 زخم پر مرہم لگائے کون اب
 متقی انسان تھے اختر رضا
 خنجر منان تھے اختر رضا
 ان کے بس غلام تھے اختر رضا
 دلنشین جزدان تھے اختر رضا
 آخری میزان تھے اختر رضا
 بالیقین فرقان تھے اختر رضا
 اس جگہ پیمان تھے اختر رضا
 خاندانی خان تھے اختر رضا
 دین کے برہان تھے اختر رضا
 پیکر لمعان تھے اختر رضا
 ذاکر حنان تھے اختر رضا
 دین کی پہچان تھے اختر رضا
 دین کے دربان تھے اختر رضا
 درد کے درمان تھے اختر رضا

تم نے فرحت صاف بالکل کر دیا
 علم کے سلطان تھے اختر رضا

از قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی ایم اے

علم کا کوہ ہمالہ

علم کا کوہ ہمالہ تھے مرے اختر رضا دین احمد کا اجالا تھے مرے اختر رضا
وہ محدث تھے مفسر تھے محقق با کمال اہلسنت میں نرالا تھے مرے اختر رضا
اک زمانے کو پلایا علم و عرفاں کا شراب فضل یاب رب تعالیٰ تھے مرے اختر رضا
مفتی اعظم نے مانا معتبر جس ذات کو وہ غزالی شان والا تھے مرے اختر رضا
گلشن اسلام کو شاداب جس نے کر دیا وسعدت مند ہالہ تھے مرے اختر رضا
جن کے اکثر عالم و فاضل محدث ہیں مرید وہ معظم شیخ اعلیٰ تھے مرے اختر رضا
حجۃ الاسلام و ابراہیم تھے عالی وقار اس امام فن کے پالا تھے مرے اختر رضا
انکی آمد سے بڑھیں اہل سنن میں رونقیں بالیقین نوری دوشالہ تھے مرے اختر رضا

ان کی عظمت خوانیاں ممکن نہیں فرحت میاں

تیری دانش سے دو بالا تھے مرے اختر رضا

از قلم :- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی ایم اے

فخر از ہر چل بسے

چھوڑ کر اہل چمن کو فخر از ہر چل بسے غمزدہ کر کے زمن کو فخر از ہر چل بسے
 خون کے آنسو بہاتے ہیں زمین و آسماں کر کے سونا انجمن کو فخر از ہر چل بسے
 عاشقان با وفا ہیں اب یتیمی کے شکار کر کے ساکت ہر دہن کو فخر از ہر چل بسے
 عالم اسلام ہے رنج و الم میں اشکبار لیکے خوشیوں کی کرن کو فخر از ہر چل بسے
 فقہ و افتا کے چمن کی رونقیں مفقود ہیں ساتھ لیکے علم و فن کو فخر از ہر چل بسے
 منتظر تھا دید کو گھر پر غلام بے نشان دیکے دکھ میری نین کو فخر از ہر چل بسے

موت عالم موت عالم کا نظارہ دیکھنا
 اوڑھ کر فرحت کفن کو فخر از ہر چل بسے

از قلم:- محمد مقصود عالم فرحت ضیائی ایم اے

یاد تاج الشریعہ میں آنسو بہاتے اشعار...

چل دیئے آہ وہ دُڑوں کو ستارا کر کے
عالمِ عشق میں ہے آہ و فغاں کی آواز
جسکے دیدار سے تھی اہل سنن کو راحت
حیرت انگیز تھا حضرت کی عطا کا جلوہ
رکھ دیا پاؤں تو صحرا کو بنایا گلزار
شمع کی مثل رہی اُن کی حیاتِ اقدس
بارِ غم، ایک اشارے سے اتر جاتا تھا
اُن کے کردار میں تھا رنگِ کشش ہی ایسا
ایسی صحبت کہ ہوئے جس سے مخالف بھی مطیع
گفتگو ایسی کہ پتھر پہا بھر آئیں حروف
ابرِ باران کی طرح اُس کا سفر ہوتا تھا
جِن کی ہستی میں اندھیروں کو سوا کچھ بھی نہ تھا
اُن کا ملنا ہے یقینی جو طلب ہو سچی
وہ ولی، ابن ولی، ابن ولی، ابن ولی
لیکے امید جو اُس بزمِ کرم میں پہنچا
نام اختر تھا، وہ سورج بھی تھا مہتاب بھی تھا

ہوئے رخصت وہ مریضوں کو مسیحا کر کے
کون دنیا سے اٹھا، حشر یہ برپا کر کے
وہ حسیں چلے یا ہم سب کو دوانہ کر کے
وُسعتیں آپ نے دیں، قطروں کو دریا کر کے
رنگِ اعزاز دیا خاک کو سونا کر کے
وہ چمکتے تھے اندھیروں میں بھی جلوہ کر کے
کوہ کو پھول بنا دیتے تھے ہلکا کر کے
دل میں بس جاتے تھے، غیروں کو بھی اپنا کر کے
دھوپ خود اُن پہ رہا کرتی تھی سایہ کر کے
اُس نے دکھلایا سخن کو بھی عجبہ کر کے
وہ چلا خشک زمینوں پہ بھی سبزہ کر کے
اُن کو چمکا دیا عظمت کا منارہ کر کے
خلد بھی پاؤ گے اختر کی تمنا کر کے
فیضِ پشتوں کا ملا ایک سے ناطہ کر کے
اسکو لوٹایا ہر اک غم کا مداوا کر کے
اُس نے دکھلایا ہستی کو کرشمہ کر کے

اے فریدی وہ تھا کردار کا ایسا معمار

لے لیا کام، حجرِ جیوس کو ہیرا کر کے

آسمان عرفان کا آفتاب غروب ہو گیا

بتاریخ 20 جولائی 2018 بروز جمعہ بعد نماز مغرب دلخراش و جگر پاش۔ جاں سوز و روح سوخت خبر سماعت سے ٹکرائی کہ سلطنت تصوف کا سلطان اعظم۔ گلستان صوفیت کا گلاب اکرم علوم باطنہ کا بحر بیکراں۔ مجاہدہ و مکاشفہ کا کوہ گراں۔ بصارت و بصیرت کا منبع۔ فہم و ادراک کا مصدر۔ سیرت و کردار کا آفتاب۔ اخلاق کریمہ کا مہتاب۔ تذکیہ و طہارت کا سرور۔ صدق و صفا کا پیکر۔ زہد و تقویٰ کا امیر۔ سنت شاہ دیں کا اسیر۔ تجلیات الہیہ کا مخزن۔ جلوہ مصطفیٰ کا معدن۔ حسن و جمال کا مرجان۔ حق و باطل کا فرقان۔ شریعت کا پاسبان۔ طریقت کا آسمان معرفت کا چراغ۔ حقیقت کا سراج۔ علم و عمل کا تاجدار۔ صداقت و حقانیت کا علمبردار۔ مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان۔ منہاج رضویت و برکاتیت کا نگہبان۔ ضلالت و گمراہیت کا قاطع۔ دین و سنیت کا رافع۔ راہ سلوک کا رہبر۔ وادی عشق کا اختر۔ فکر رضا کا آئین۔ مفتی اعظم کا جانشین۔ حجت الاسلام کا نیرہ۔ مفسر اعظم کا جگر پارہ۔ مریدین کا مشکل کشا۔ متوسلین کا ملجا و ماویٰ، قوم و ملت کا غمخوار۔ صوفیوں کا سالار۔ قطب الارشاد۔ عارف باللہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان المعروف ازہری میاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موت کی خبر پاتے ہی پیر تلے کی زمین سرک گئی۔ آنکھوں کی بینائی ماند پڑ گئی۔ سر چکرانے لگا۔ ہوش و حواس اڑ گئے۔ پھر کیا تھا آنکھوں نے ساون بھادو برسنا شروع کر دیا بس رہ رہ کر ایک ہی خیال آرہا تھا کہ اب سنیت کا کیا ہوگا۔ جو صلح کلیت کا آپریشن کرنے والا تھا وہ چلا گیا۔ ہائے اب مسلک کی

حفاظت کون کرے گا۔ جو عظیم و مضبوط فصیل تھا اس نے ساتھ چھوڑ دیا۔ ہر موڑ پر جس نے بدعت و ضلالت سے بچایا۔ بدعتیہ کی جراثیم سے محفوظ رکھا۔ گمراہی کے دل میں جانے سے روکا۔ آزاد خیالی کے تیر و تار وادی میں بھٹکنے نہ دیا بلکہ مدینے کا غلام بنا کر رکھا۔ قادریت کی زنجیر میں جکڑ دیا۔ رضویت کے عشق و عقیدت کا چراغ بجھنے نہ دیا یہاں تک کہ عشق و مستی کا رسیا بنا دیا اب ہماری پاسبانی کا حق کون ادا کرے گا یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ہاتفِ نبی نے چونکا دیا اور ایسا لگنے لگا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ ارے نادان اللہ کے ولی مرتے نہیں فقط لباس بدلتے ہیں وہ اب بھی زندہ ہیں جب پکارو گے امداد کو آئیں گے۔ جاتے جاتے اپنا جانشین دے گئے ہیں۔ ان سے محبت کرو۔ ان کی حمایت و نصرت ہی مرشد گرامی کے نزول فیضان کرم کا باعث ہوگا۔ رات دن اپنے پیرو مرشد کے جانشین حضور عسجد رضا خان قادری مدظلہ العالی کیلئے دعا کرو کہ رب قدیر انہیں ارض عرفان کا تناور درخت بنا دے اتنا سنتے ہی ہمت میں توانائیاں آگئیں رب قدیر سے دعا گو ہوں کہ اہل خانہ۔ مرین و متوسلین و جملہ مسلمانان اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت کو صبر جمیل کی دولت مرحمت فرمائے اور جانشین کو میرے مرشد گرامی کا مظہر اتم بنا دے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے

حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

سگ بارگاہ تاج الشریعہ:- قادری قادری رضوی

حبیبی 23/87/ رضا منزل، کاروان پیٹ، ادونی آندھرا پردیش، الھند - 518301

تعزیتی اجلاس

مؤرخہ 29 / جولائی 2018 کو جماعت رضائے مصطفیٰ برانچ ہاسپیٹ بلہاری کرناٹک کی جانب سے تعزیتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی خلیفہ حضور تاج الشریعہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مفتی اختر رضا خان المعروف ازہری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سانحہ انتقال عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان ہے جس کی بھرپائی ناممکن ہے۔ آپ کی ولادت 24 / ذیقعدہ / 1362 / مطابق 23 / نومبر / 1943 / بروز منگل محلہ سوداگران بریلی شریف میں ہوئی 75 / سال پا کر 7 / ذیقعدہ 1439 / مطابق 20 / جولائی 2018 / بروز جمعہ بوقت اذان مغرب بمقام کا شائے عرش نشان اللہ اللہ کی تکبیر بلند کرتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون دنیائے اسلام کی یہ واحد شخصیت ہے جن کے وصال کی خبر پھیلنے ہی عالم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک نے اپنے درد و غم اور رنج و ملال کا اظہار کیا۔ دو روز تک شہر بریلی میں ہندو و مسلم نے اس غم میں اپنی اپنی دکانیں بند رکھیں۔ راہل گاندھی، اکھلیش جی اور نتیش جی وغیرہم نے تعزیتی پیغام نشر کیا۔ عالم اسلام کے اکثر ممالک سے تعزیتی پیغام نشر ہوئے۔ عالمی سطح پر پرنٹ میڈیا الیکٹرانک میڈیا سوشل میڈیا، ٹویٹر کے ذریعے تعزیتی پیغام نشر ہوتے رہے، جس سے شخصیت کی مقبولیت عظمت و رفعت اور شہرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آپ نے اپنی حیات میں اسلام کی تبلیغ کیلئے پوری دنیا کا سفر کیا۔ ہزاروں لوگوں

نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ کروڑوں لوگ آپ کے ہاتھوں پر بیعت ہوئے۔ اور سلسلہ عالیہ قادریہ سے اپنا انسلاک پیدا کر لیا۔ لاکھوں لوگوں نے اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کروڑوں کی تعداد میں آپ کے مریدین پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں آپ کی علمی شخصیت بے مثال تقویٰ و طہارت کی مالک تھی اس کی شہرت پاکر حکومت سعودیہ نے غسل کعبہ کی دعوت دی جس کے باعث اندرون کعبہ آپ کو نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا اسلامک یونیورسٹی جامع ازہر مصر نے فخر ازہر ایوارڈ سے نوازا آپ کو ارباب بصیرت نے ہزاروں لقب سے ملقب کیا جس میں تاج الشریعہ کا لقب بھی شامل ہے پاکستان کے عالمی صوفی کانفرنس میں شہزادہ غوث پاک نے عالم اسلام کے صوفیوں کا صدر و مقتدی ہونے کا اعلان کیا سارے شرکاء نے اس کو بسر و چشم قبول کیا آپ کی دینی مذہبی ملی تصنیفی ادبی سماجی تحریری تقریری تبلیغی نثری اور شعری خدمات شہرہ آفاق ہیں آخری سانس تک خدمات کا سلسلہ جاری رہا 22 / جولائی 2018 / بروز اتوار اسلامیہ انٹر کالج میں آپ کی نماز جنازہ آپ کے جانشین و صاحب زادہ حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خان قادری مدظلہ العالی نے پڑھائی جس میں شرکاء کی تعداد سے متعلق میڈیا کی رپورٹ مختلف ہیں کسی نے تین کروڑ کسی نے دو کروڑ تو کسی نے سوا کروڑ بیان کیا اس روایت مختلف کی روشنی سوا کروڑ کا ہونا یقینی معلوم ہوتا ہے نگاہوں نے دیکھا ہے اسلامیہ انٹر کالج سڑک گلی چھت درخت اس سے متصل دیگر میدان کچا کچھ بھرے پڑے تھے حتیٰ کہ جنازہ کا دیدار کرنے لوگ ٹرانسفر پر بھی چڑھ گئے تھے اسی خدشہ کے پیش نظر اول ہی بجلی کاٹ دی گئی تھی تاکہ کوئی حادثہ رونما نہ ہو جدھر نگاہ اٹھاتے آدمیوں کا سیلاب ہی دکھائی دیتا تھا مزار اعلیٰ حضرت سے متصل ازہری گیسٹ ہاؤس میں آپ کی تدفین عمل میں آئی ان تمام امور سے واضح ہو جاتا

ہے کہ آپ منصب قطب الارشاد پر فائز تھے۔ اہل خانہ مریدین و متوسلین جملہ مسلمانان اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت کو رب قدیر صبر جمیل عطا فرما کر مسلک اعلیٰ حضرت و مشن تاج الشریعہ پر مضبوطی سے ثابت قدمی اور دولت استقامت سے بہرہ مند فرمائے جانشین حضور تاج الشریعہ مفتی عسجد رضا خان قادری مدظلہ العالی کی قیادت و سیادت کو اوج ثریا کی بلند یاں عطا فرمادے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت رضائے مصطفیٰ برانچ ہاسپیٹ سے بائی پلین نماز جنازہ میں شرکت کرنے کیلئے صدر: عالیجناب سید محمد فخر الدین صاحب برکاتی۔ جنرل سکریٹری: عالیجناب محمد زبید رضا صاحب رضوی۔ نائب صدر: عالیجناب سید عبدالستار صاحب رضوی۔ خزانچی: عالیجناب مولیٰ حسین صاحب رضوی۔ ایکڑ کیوٹو ممبر: عالیجناب محمد انیس جاوید رضا صاحب رضوی۔ ایکڑی کیوٹو ممبر: عالیجناب محمد جنید رضا صاحب رضوی بریلی شریف پہنچے اور نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

المنتظم: صدر و سکریٹری و اراکین کمیٹی جماعت رضائے مصطفیٰ
برانچ ہاسپیٹ بلہاری کرناٹک الھند:

تعزیتی اجلاس

مؤرخہ 5 اگست 2018 بروز اتوار فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈو بلہاری کرناٹک کی جانب سے سرزمین وڈو پر منعقد ہوا۔ حضرت علامہ سید انصار صاحب مصباحی رفاعی مدظلہ العالی نے پردانداز میں تاج المحدثین حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سانحہ رحلت پر روشنی ڈالی۔ مفتی محمد مقصود عالم فرحت ضیائی خلیفہ حضور تاج الشریعہ نے اپنی آنکھوں دیکھا حال بیان کیا، جس سے پورے مجمع پر رقت طاری ہو گئی۔ کمیٹی کے صدر عالیجناب عالم باشا صاحب رضوی و خزانچی عالیجناب جعفر صادق صاحب رضوی نے تذکرہ کیا کہ الحمد للہ ہمارے یہاں سبھی فخر ازہر۔ غسال کعبہ۔ قاضی القضاۃ فی الہند۔ تاج الاسلام والمسلمین۔ فقیہ اعظم اسلام۔ غمخوار قوم و ملت۔ مسیحائے زمن۔ وارث علوم اعلیٰ حضرت۔ نبیرۃ حجتہ الاسلام۔ جانشین مفتی اعظم۔ ابن مفسر اعظم قرآن۔ حامل شریعت و طریقت۔ پیکر رشد و ہدایت۔ کنز الکرامت۔ جبل الاستقامت۔ علوفنون کی جامع شخصیت حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشاق رہتے ہیں۔ آپ کی رحلت کی خبر پا کر مرغ بسمل ہو گئے۔ جب انہیں تعزیتی اجلاس رکھنے سے متعلق کلام کیا تو سب نے اس پہ لبیک کہا۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے تحت صبح سے لنگرے عام کا انتظام رہا۔ قرآن خوانی و ایصال ثواب کی محفلیں سبیں مسجد کمیٹی والوں نے اپنی طرف سے کھانے کا اہتمام کیا۔ یہاں کا بچہ بچہ علوم وفنون کے کوہ ہمالہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیوانہ ہے۔ کوئی جلسہ ہو بستی بستی قریہ قریہ تاج الشریعہ اور علم کا دریا فیض کا

دریا تاج الشریعہ تاج الشریعہ کا نعرہ ضرور لگتا ہے۔ رب قدیر سے دعا گو ہوں کہ اسی طرح نسلا بعد نسل سلسلہ چلتا رہے۔ تادم حیات لوگ مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے ڈٹے رہیں۔ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض برکات سے بالخصوص ہمارا حملہ بالعموم عالم اسلام مستفیض و مستنیر ہوتا رہے۔ جانشین حضور تاج الشریعہ مفتی عسجد رضا خان صاحب قادری مدظلہ العالی کو اللہ عز و جل خوب خوب عروج بخشے اور انہیں حضور تاج الشریعہ کا نعم البدل بنادے آمین۔

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خداوند قدوس کی ایک بہت بڑی نعمت تھے۔ ان کے جانے سے عالم اسلام سو گوار ہے اور عشاقان با وفا خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ 7 ذیقعدہ 1439 مطابق 20 جولائی 2018 بروز جمعہ اذان مغرب کے وقت متقی اعظم اسلام حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حقیقی رب سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

صدر سکریٹری و اراکین کمیٹی فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ
وڈو بلہاری کرناٹک الھند

آنکھوں دیکھا حال

ہجر کے باعث ہماری آنکھ آنسو بار ہے
 حال دل کس کو سنائیں کون اب غمخوار ہے
 تیری فرقت خون کے آنسو لاتی ہے مجھے
 درد کا عالم نہ پوچھو کس قدر خون خوار ہے

شریعت و طریقت، مذہب و ملت، معرفت و نورانیت، ولایت و کرامت، عبادت و ریاضت، علم و عمل، اخلاص و وفا، انسانیت و شرافت، صورت و سیرت، غیرت و حمیت، رعب و بدبہ، ہمت و جرأت، سعادت و نیک بختی، وجاہت و دلکشی، نفاست و لطافت، فکر و تدبیر، شعور و آگہی، بخشش و عطا، اخلاق و کردار، حسن و جمال، حشمت و شوکت، فصاحت و بلاغت، خوبی و کمال، محبت و شفقت، صبر و رضا، عدل و انصاف، راست گوئی و پاک بازی، لطافت و سنجیدگی، ایثار و قربانی، ایفاء عہد، حق گوئی و بے باکی، مروت و عزیمت، زہد و ورع، صدق و صفا، جلوت و خلوت، ہوش مندی و دانائی، بصارت و بصیرت، فہم و فراست، حکمت و سیاست، سیادت و قیادت، عجز و انکساری، عقل و خرد، رہبری و رہنمائی، تزکیہ و تصفیہ، زبان و بیان، لباس و طعام، جلوس و قیام، طہارت و پاکیزگی، ملاحمت و نمکینیت، خوف و خشیت، پارسائی و پاک دامنی، خوش روئی و شگفتہ مزاجی، خوش کلامی و بلند اخلاقی، دعوت و تبلیغ، اشاعت و ترویج، کسر نفسی و سادگی، اصغر نوازی و اکابر پرستی، حقوق اللہ کی ادائیگی و حقوق العباد کی پاسداری، امانت و دیانت، امامت و خطابت، دینی تڑپ ملی جذبہ وغیرہ وغیرہ مذکورہ بالا اوصاف و خصوصیات اور اجزا و عناصر سے جس کی حیات عبارت ہے، نبی

پاک ﷺ کی سیرت طیبہ اور صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ کی نیابت کاملہ کا جو مظہر اتم ہے اس کمال و محاسن اور خوبی جمال کے اختر برج ہدیٰ کو دنیا تاج الشریعہ کہتی ہے۔

جو لقد کان لکم کی ہو ہو تصویر ہو

وہ غلام مصطفیٰ ہیں سیدی اختر رضا

جب سے ہوش سنبھالا اس نیر برج ہدایت کو دیکھتا رہا کبھی مسند ارشاد پر جگمگا تا دیکھا کبھی بزم بیعت و ارادت میں سعادت مندی و فیروز بخشی کا گل کھلا کر مسکراتا دیکھا، یہ سلسلہ بڑا دراز ہے البتہ جہاں دیکھا نور بار دیکھا خلوت و جلوت ہر جگہ مدینے کی ضیا باریوں کا جامع پایا بلکہ اس جمال جہاں آرا میں جلوہ مصطفیٰ کی تابناکیاں نقطہ عروج پر مشاہدہ کیا آج بھی ۱۹۹۶ کا وہ زمانہ یاد ہے جب بندہ دارالعلوم شاہ جماعت ہاسن کرناٹک میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہا تھا فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرتے ہوئے چند جگہوں پر تفہیمی و فکری قوت نے جواب دیدیا جس کے باعث ان مسائل کے سمجھنے سے قاصر رہا، مفتیان کرناٹکا سے رجوع کیا مگر طمانیت بخش جوان نہیں ملے مفتی شریف الرحمن صاحب، مفتی محمد مظہر الحق صاحب نوری سے تبادلہ خیال کیا انہوں نے جواب دے کر مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن الجھنوں کے کانٹے فہم و فراست کے دامن سے نہ نکل سکے۔ چند مہینے گزرے ہوں گے کہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کی آمد پر نور ہاسن کی زمین پر ہوئی، مفتی شریف الرحمن صاحب بنگلور ایئر پورٹ سے لانے گئے تھے، راستے میں حضور تاج الشریعہ کے ہمراہ رہے۔ انہوں نے علم و عمل اور فکرو فن کے سلطان ہفت اقلیم کی سماعت کے حوالے ہمارے لایخمل مسئلے کو کیا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مجمع البحرین، رسول ہاشمی ﷺ کی سیرت طیبہ کی مکمل تفسیر پر تنویر حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارالعلوم میں جلوہ بار ہوئے آپ کے قدم میمنت پڑتے ہی ادارہ نیر باریوں کا آماجگاہ بن گیا اور کیوں نہ بنتا مدینے کی بہار نے جو قدم رکھ دیا تھا، بغداد و اجمیر کی نورانیت نے جلوہ باری کی تھی، کاپلی

و مارہرہ کے فیضان بے نظیر کی آمد ہوئی تھی، وارث علوم اعلیٰ حضرت، مظہر جمال حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، لخت جگر نور نظر مفسر اعظم اسلام اور بریلی عظیموں کے آفتاب عالم تاب نے طلوع پذیری کی تھی، قسم خدا کی جب دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا محویت کی وہ کیفیت تھی کہ کوئی تن سے سر جدا کر دیتا تو کٹنے کا احساس تک نہیں ہوتا یہ حالت تنہا میری نہیں تھی بلکہ سارے حاضرین مرغ بلبل تھے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کی تارتخ پڑھی تھی، بازار مصر کا دلکش و دلپذیر واقعہ سنا تھا، زنان مصری کے انگشتان مبارک کے کٹ جانے اور خون کے فوارے پھوٹنے کا ذکر سماعت سے ٹکرائی تھی، حضرت زلیخا کی وارتگی و شیننگی کا ہوش اڑا دینے والا قصہ نہاں خانہ فکر و ذہن میں محفوظ تھا آج وہ تمام دلکش نظارے آنکھوں کے سامنے رقص کناں تھے جس کے باعث لبوں پر یہ اشعار مچل اٹھے۔

حسن یوسف کا لگا ہے مصر میں بازار پھر

اس کو لینے پھر چلی ہے اک زلیخا سوداگر

چشم آہو برق عشوہ روئے انور آفتاب

رب تعالیٰ کی تجلی کا ہویدا تھا قمر

ہجوم میکدہ کو باہر کر دیا گیا دروازے مقفل ہو گئے علم و فن کا کوہ گراں، فکر و تدبر کا آسمان، کتاب و سنت کا عامل، شریعت و طریقت کا حامل، حفظ خانہ میں ضو بار ہوا، اساتذہ دائیں بائیں غلامانہ و عاشقانہ روش کے سانچے میں ڈھل کر باادب بیٹھ گئے اس گنہگار کو طلب کیا گیا، سر خمیدہ لرزیدہ لرزیدہ ایک مجرم کی حیثیت سے جرم کے کٹہرے میں کھڑا ہوا، ملاحظت سے لبریز، نمکینیت سے مملو، شیرینی سے صوفناں شنقت و محبت آمیز آواز دلپذیر سماعت میں رس گھولنے لگی کہ بیٹھ جائیے حکم پاتے ہی بیٹھ گیا ارشاد ہوا آپ اپنے سوال لاینحل پر روشنی ڈالئے، بندہ نے مؤطا امام مالک کے حوالے سے قسطنطنیہ والی حدیث پڑھا اور عرض کیا کہ حضور مغفور اسم کا صیغہ ہے جس کی دلالت دوام و استمرار پر ہوتی ہے۔ شارح

بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نے نزہۃ القاری میں لکھا ہے کہ یزید پلید اس جنگ میں بنفس نفیس شامل تھا اس سے تو ظاہر ہے کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے اس کے باوجود اس کو پلید کہنا کہاں تک درست ہے میرے ذہن میں اس وقت جتنے دلائل و براہین تھے حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ عرش جاہ میں حاضر کر دیا۔ بڑے کم وقتوں اور جامع لفظوں میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا یزید کی شمولیت بسبب زجر و توبیخ تھی اس لئے اس بشارت عظمیٰ کا مستحق نہیں، اس پر دلائل و براہین کا قیام فرمایا اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یزید قسطنطنیہ کے جس جنگ میں شریک ہوا تھا اس جنگ کے اول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے جمہور محققین عدم اولیت کے قائل ہیں اس دعویٰ کے اثبات پر دلائل و براہین کے انبار لگائے اور ارشاد فرمایا مفتی شفیع صاحب اکاڑوی پاکستانی علیہ الرحمہ کا ایک رسالہ امام پاک اور یزید پلید ہے اس کا مطالعہ کیجئے، ارشاد فرمایا دوسرا سوال کیا ہے، عرض کیا حضور محقق علی الاطلاق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ میں ہیٹ پہننے کو کفر رقم فرمایا ہے، وقت کے امام اعظم، زمانہ موجودہ کے رازی و غزالی، عصر حاضر کے جنید و یزید، غوثِ دوراں نے ارشاد فرمایا کہ اس کی وضاحت مفتی اعظم عالم اسلام نے فرمادی ہے کہ ہیٹ سے مراد وہ ہیٹ ہے جس پر صلیب کے نشان ہوں چونکہ صلیب پہننا عیسائی فرقوں میں کیتھولک فرقہ کا مذہبی شعار ہے اور سرکارِ ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: من تشبه بقوم فهو منهم۔ اس کے علاوہ بھی دلائل و براہین سے اپنے جواب لا جواب کو مزین فرمایا دیگر سوالات کا جواب بھی مدلل دیا، مائل و مادل کے تحت بڑا جامع اور مسکت جواب عطا فرما کر بے چین دل کو پرسکون بنا دیا اور مزید کتابوں کی جانب اشارہ فرما کر مطالعہ کرنے کی تاکید کی، جواب عنایت فرماتے وقت بار بار نور بار نگاہوں کو ہماری طرف ڈالتے اور ارشاد فرماتے بات سمجھ میں آگئی اس وقت ایسا محسوس ہوتا کہ حقائق و معارف کی نورانیت کا قلب و جگر پر نزول ہو رہا ہے اور فہم و ادراک کو نور بار بار بنا رہا

ہے، نہاں خانہ فکر و ذہن میں شکوک و شبہات کے جو جراثیم تھے یلخت کا نور ہو گئے اور میری منزل کا پتہ مل گیا دل نے کہا اب کیا دیکھ رہا ہے تیرے ظاہر و باطن کے سوال کا کامل جواب جلوہ بار ہے حجابات نے اپنا رخ موڑ لیا ہے، مارہرہ، بلگرام، کالپی، بغداد اور مدینہ کی ضو باریاں غفوان شباب پر ہیں، نور و رحمت کی جھما جھم برسات ہو رہی ہے، عشق و عرفان کے جام چھلک رہے ہیں، ساقی بادۂ حقانی سے سیراب کرنے پر مائل ہے دیر کس بات کی ہے شراب ارادت پی کر مدہوش ہو جا اس حسین خیال کا آنا تھا کہ مقدس و طلعت بار ہاتھوں میں ہاتھیں ڈال دیا اور بازارِ قادریت میں خود کو فروخت کر کے اس کے عوض میں جنت خرید لیا اور محلِ کردل ہی دل میں بول پڑا،

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

دوسرے سال ۱۹۹۷ میں حضور تاج الشریعہ کی آمد پر بہار منگور سے متصل اپلہ کر لاکہ زمین پر ہوئی، دارالعلوم کے اساتذہ کے ہمراہ پاس سے منگور پہونچے معلوم ہوا کہ علم و ادب کا آفتاب اور حسن و جمال کا مہتاب سر زمین منگور ہی کو طلعت باریاں عطا کر رہا ہے جہاں شمع ہو پروانے وہیں منڈلاتے ہیں، ہم لوگ اسی کا شانہ نور میں حاضر ہوئے اہل خانہ نے اجازت دی حضرت کے حجرہ پر نور میں حیات مستعار کو وضو بار کرنے حاضر خدمت ہو گئے زہد و تقویٰ کے فلک اعلیٰ کی دست بوسی و قدم بوسی کا شرف حاصل کیا زہے نصیب! قسمت کا ستارہ تبسم ریز ہوا، علم و عمل اور اخلاص کے گنگ و جمن نے قدم پاک کو ہماری جانب بڑھا دیا اشارہ پاتے ہی خدمت کی سعادت کے حصول میں مصروف ہو گیا تقدس کے عرش پر نگاہیں جم گئیں ضیائے چشم سے روئے منور کا بوسہ لیتا رہا ہے اور قلب و جگر کو ٹھنڈک پہونچاتا رہا، بڑے بڑے علماء وہاں موجود تھے لیکن صاحب نجم التفسیر والحدیث نیر الفقہ والقضاء اور امام فقہات کے سامنے کسی میں لب کشائی کی جرأت نہیں، اس گنگار سے کہہ رہے تھے کہ یہ سوال کریں وہ سوال کریں بندہ پوچھتا جاتا جبر العلم والادب جواب

دیتے جاتے، دلائل و براہین کے دریا بہاتے جاتے، ایسا محسوس کر رہا تھا کہ سارے علوم و فنون کو اپنے سینہ مبارکہ میں محفوظ کر لیا ہے کبھی حدیث کی تلاوت فرما رہے ہیں تو ایک گلستان سجاتے چلے جا رہے ہیں، کبھی تفسیر بیان فرماتے تو کبھی فقہی جزئیات و کلیات کا انبار لگاتے جس موضوع پر سوال ہوا اس موضوع کے تحت دلائل کثیرہ کا انبار لگاتے رہے آپ کی حاضر جوابی، تبحر علمی اور استدلالی ندرت کو دیکھ کر سارا مجمع عیش عیش کرا اٹھا۔ اس محفل کی دلکش و ایمانی چاشنی کا عالم نہ پوچھئے، علوم و فنون کے ماہ تمام کا مقام کیا کہنا۔

صاحب علم و ادب میں جب انہیں دیکھا لگا

سب خبر اک مبتدا ہیں سیدی اختر رضا

دستر خوان بچھ چکا تھا، کھانے کے سارے لوازمات لگ چکے تھے، اہل خانہ نے کھانے کی دعوت دی، حضور تاج الشریعہ کے ساتھ کھانا کھانے کی برکت کا حصول ہوا۔ کچھ ہی وقفہ کے بعد اُپلہ کے لئے روانگی ہوئی، بے شمار گاڑیوں کے درمیان حضور تاج الشریعہ کی گاڑی بڑی سرعت کے ساتھ منزل کی مسافت کو طے کر رہی تھی۔ جب اُپلہ تقریباً دو کلو میٹر دوری پر رہا تو دیوانوں کا جم غفیر نظر آنے لگا، تا حد نگاہ پروانوں کا سیل رواں دکھائی دی رہا تھا، مشتاقانِ دید نے جونہی گاڑی دیکھی نعروں کے گونج میں اپنے کعبہ قلب و نظر کا استقبال کرنے لگے۔ تکبیر و رسالت کی صدائے دل نواز فضاؤں کو چیرنے لگی۔ دیوانوں کا ہجوم گاڑی کی طرف ٹوٹ پڑا، گاڑی کی رفتار تھوڑی دیر کے لئے بالکل ختم ہو گئی۔ رفتہ رفتہ بڑی مشکل سے پروانوں کی بھیڑ کو ہٹایا گیا۔ وہ وقت بھی آ گیا جب کہکشاں کے جمال کی منبر رسول پر تشریف آوری ہونے لگی، دیوانے دیدار کو مچل اٹھے عوام ہو کہ خواص سب زیارت کو مضطرب ہو گئے۔ جب اس دیوانگی کے کیفیات کو دیکھا تو دل نے کہا کہ اللہ اللہ کیا شان ہے تاج الشریعہ کی۔ توبل پر یہ شعر مچنے لگے۔

آفا تھا گردیدہ ام مہربتاں دزدیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لکن تو چیزے دیگری

اس ہمہ گیر و ہمہ جہت شخصیت کے وجود و مسعود کا ظہور و ورود ہو گیا تو مانک پر کلام کرنے سے بڑے بڑے ماہرین علم و فن کترانے لگے۔ مفتی شریف الرحمن صاحب نے میرے نام کا اعلان کروادیا۔ بندہ مانک پہ حاضر ہوا اور تقریباً ۲۰ منٹ تک حضور تاج الشریعہ کی بارگاہ میں آموختہ بطور استقبالیہ پیش کرتا رہا۔ یہ سب فیضان مرشد کی کرم نوازیوں تھیں ورنہ ہماری کیا حقیقت و حیثیت، صبح کو حضور تاج الشریعہ کی معیت میں واپسی ہوئی۔ اسی درمیان بے شمار کرامتوں کے صدور کا مشاہدہ ہوا اور ہر اعتبار سے ولایت و قطبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز پایا، اس کو سمجھنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ

عاشق بدر الدجی ہیں سیدی اختر رضا

نائب غوث الوری ہیں سیدی اختر رضا

ثانی رازی ، غزالی ، شیخ اکبر بایزید

بو حنیفہ کی ضیا ہیں سیدی اختر رضا

اس کے بعد تسلسل کے ساتھ اس ملیح دلآرا کی ملاحظہ کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا اور ان کے فیوض و برکات کو دامن حیات میں سمیٹتا رہا، اس جمال جہاں آرا کی تصویر کشی کیجئے تو اس کا نقش سراپا کا مختصر خاکہ یہ ہوگا: سیرت نورانی صورت نورانی، لباس نورانی، رنگت نورانی، سرخی مائل سفید، قدمیانہ، بدن بھرے بھرے، سر بڑا گول، اس پر عمامہ کی نورانیت، چہرہ گول روشن و تابناک نورانیت بکھیرتا ہوا، جس کو دیکھ کر خدا کی یاد آجائے، جبین اقدس کشادہ بلند و بالا، تقدس کے جھللاتے ماہ و نجوم کی جلوہ باریاں، پلکیں کھنی بالکل سفید بلالی شکل نما، آنکھیں بڑی بڑی خمار آلود، بھنویں گنجان و نور بار، رخسار نور شگفتہ گلاب جمال و جلال کا آئینہ مبارک پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں، دندان چھوٹے چھوٹے ہموار موتیوں کی لڑی کی طرح، کان متناسب قدرے دراز، گردن معتدل، و کشادہ سینہ فرراز

منور تابندہ، کمر خمیدہ مائل، ہاتھ لمبے لمبے جو لطف و عطا میں ضرب المثل، پاؤں متوسط، ایڑیاں گول موزوں، دوپلی کڑھی و سادہ ٹوپی، عمامہ بڑے عرض کارنگ برنگ، کرتا کلی دار، اس پر قبائے چھوٹی مہری علی گڑھی پاجامہ، چھڑی پیتل یا لکڑی کی سرتاپا نورانیت کا آماجگاہ۔

نوری صورت نوری سیرت جلوہ شمس الضحیٰ

انتخاب کبریا ہیں سیدی اختر رضا

۲۰۰۸ میں حضور تاج الشریعہ سلطان الہند کانفرس میں شیوگہ جلوہ نما ہوئے، لارڈج میں زیارت کے لئے حاضر ہوا، سلام کیا، مصافحہ ہوا، دست بوسی ہوئی قدم بوسی کی محب گرامی عالیجناب موسیٰ رضوی صاحب نے کہا کہ ابا حضور (تاج الشریعہ) یہی مفتی مقصود عالم صاحب ہیں جو دارالعلوم جامعہ رضویہ میں صدر المدر سین اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں اور ادارہ شریعہ شیوگہ کے قاضی بھی ہیں اس مرد قلندر نے سر پر ہاتھ رکھ کر بے شمار دعائیں دیں مفتی شعیب رضا نعیمی علیہ الرحمہ جنہوں نے ازراہ محبت اپنا چھوٹا بھائی بنا رکھا تھا ان کی بھی دست بوسی کی، اور ”تاج الشریعہ کون“ کا مقالہ نکال کر دیا انہوں نے مطالعہ کیا اور حضور تاج الشریعہ کو سنایا ایک مقام پر حضور تاج الشریعہ نے ارشاد فرمایا یہ جملہ نکال دیں کیونکہ معترضین بلا وجہ کلام کریں گے پھر اسی مقالہ کو بطور استقبالیہ حضور تاج الشریعہ کی موجودگی میں منبر رسول پر پڑھنے کی سعادت ملی جب پڑھ رہا تھا تو حضور تاج الشریعہ روئے درخشاں کے جلوہ زیبا میں مدینہ و بغداد کا جلوہ نظر آیا اسی جلسہ میں حضور تاج الشریعہ نے کرم نوازیں فرماتے ہوئے اپنی خلافت و اجازت سے بہرہ مند فرمایا۔ کرناٹکا، آندھرا اور کیرالہ آمد ہوتی تو دیدار پر انوار کے لئے حاضر خدمت ہو جاتا، اور فیوض و برکات سمیٹتا رہتا۔ یہ سلسلہ بڑا دراز ہے سب کو احاطہ تحریر میں لانا یہاں ممکن نہیں، اس سال شعبان المعظم میں دیدار پر انوار سے شرف یابی کے لئے کعبہ قلب و نظر بریلی شریف پہنچا، محب گرامی عالیجناب اقبال شیشانی صاحب، مفتی راحت خان صاحب، و مفتی عاشق حسین

صاحب کشمیری، مفتی نشتر فاروقی صاحب کی کرم فرمایوں کے سبب حضور تاج الشریعہ کے دیدار سے مشرف ہونے کا موقع ملا۔ تقریباً ۳۰ منٹ تک ٹکلی باندھ کر دیکھتا رہا، پورا رخ زیبا گلاب گلاب اور حسن و جمال کا آفتاب عالم تاب جمال نظر آیا جب لوگ باہر آئے تو دست بوسی کیا۔ دست مبارک کو آنکھوں سے لگایا اور سینے پر رکھا اور سر ہانے بیٹھ کر احوال و کوائف سنایا و کالت سے جتنے لوگ مرید ہوئے تھے سب کی قبولیت کی سند حاصل کیا اس کے بعد وہاں سے رخصت ہوا۔ جب باہر آیا تو تقریباً دو گھنٹے تک میرے ہاتھ خوشبو سے معطر رہے دل نے کہا کہ خود تو معطر ہیں جو قریب جاتا ہے اس کو بھی معطر فرما دیتے ہیں، اس کے بعد جانشین تاج الشریعہ مفتی عسجد رضا خان صاحب قادری مدظلہ النورانی سے مرکزی دارالافتاء میں ملاقات ہوئی، حضرت والا نے جو علمی و فنی کلام فرمایا اس سے ان کی علمی و فنی گہرائی کا اندازہ ہوا اتنی تاخیر ہو گئی کہ میری گاڑی کا ٹائم ختم ہو گیا۔ ایک پریشانی ستا رہی تھی کہ بغیر ریزرویشن جانا کیسے ہوگا ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ مفتی راحت خان صاحب کا فون آیا کہ آپ کی گاڑی نو گھنٹے لیٹ ہے یہ بھی حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ ایک کرامت کہہ لی جائے جو غلاموں کو مشکلات سے بچالیا جانشین تاج الشریعہ نے سند خلافت بھی دیا جو نہ لے سکا تھا یہ بھی حضور تاج الشریعہ کی ایک کرامت ہے نقاب پوشی سے قبل ہی بلا کر ہر چیز سے نواز دیا جب سانحہ ارتحال سے قبل بریلی شریف جا رہا تھا تو مراد آباد اتر گیا اس کے بعد رامپور پہنچا حضور سید شاہد میاں رامپوری دام ظلہ النورانی سے ملاقات کی انہوں نے اپنی گفتگو کے درمیان فرمایا کہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کے ہم کل بھی غلام تھے آج بھی ہیں اور ان شاء اللہ حین حیات رہیں گے۔ اس کے بعد بریلی شریف میں نماز جمعہ سے پہلے حاضری ہوئی، حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کو اس سے قبل خوب دیکھا ہے مثل ولا جواب پایا، حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (جامع الترمذی ۲/ ۹۳ باب ماجاء

فی عالم المدینۃ۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱/ ۳۴ کتاب العلم۔ ابن ماجہ ج ۲/ ۹۳ باب فضل العلماء) ہزار عابد سے شیطان پر ایک فقیہ بھاری ہے۔ نگاہ دوڑاتا ہوں تو فقیہ کہلانے والے تو بہت نظر آتے ہیں مگر اس حدیث کا مصداق خال خال نظر آتا ہے البتہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کو دیکھا تو ہر اعتبار سے اس کی تفسیر پر تنویر پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ ثلث منجیات وثلث مہلکات فاما لمنجیات فتقوی اللہ فی السر والاعلانۃ والقول بالحق فی الرضا والسخط والقصد فی الغناء والفقراء واما المہلکات فہوی، متبع وشیخ، مطاع واعجاب المرء بنفسہ وهو اشدھن (مشکوٰۃ ج ۲/ ۴۳۴۔ شعب الایمان للبیہقی) تین صفات ایسی ہیں کہ جس شخص کے اندر موجود ہیں وہ دارین میں نجات یافتہ ہے، اس کا دل خلوت و جلوت میں خوف خدا سے عبارت ہے جو کسی کی رضا و نارا ضکی کی پرواہ کئے بغیر حق بات پر ڈٹا رہے، خرچ کرنے میں راہ اعتدال اختیار کرے چاہے ایام امیری ہو یا فقری وفاقہ کشی، پہلی صفت یہ ہے کہ خلوت و جلوت میں اس دل خشیت الہی سے مملو ہو۔ اس کی پہچان و علامت یہ ہے اس شخص سے نہ حقوق اللہ تلف ہو گئے نہ حقوق العباد وہ کامل طور پر حقوق کا پابند رہے گا حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کی خلوت و جلوت دونوں کو دیکھا حقوق اللہ کی ادائیگی میں ایک ذرہ بھی کمی نہیں پایا حقوق العباد کی پاسداری میں حیات مستعار کا پل پل گزار دیا۔ اختلافی مسائل میں بھی اصول و قانون کے دائرے میں رہ کر اپنے موقف کا اظہار کیا۔ لوگوں نے کردار کشی کی لاکھوں جتن کی، انگشت نمایاں ہوئیں، عزت سے کھیلاڑ ہوا، ذاتیات پر پے در پے حملہ ہوئے، دشنام طرازیوں کے بازار گرم کئے گئے، الزام و افترا کے ذریعے بدنام کرنے کی سازش رچی گئی اس کے باوجود پلٹ کر جواب نہیں دیا اللہ ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الصابریں۔ رب قدیر صابریں کے ساتھ ہے، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ۔ جس کا دل خشیت الہی

سے لبریز ہوتا ہے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور وہ لوگ اللہ سے راضی ہو جاتے ہیں، ان اولیاءہ الا المتقون۔ اللہ کے ولی متقین ہی ہوتے ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ سن لو خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم جو لوگ ایمان لائے اور تقوی اختیار کرتے ہیں۔ عمدۃ المفسرین امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں، الذین یحترزون عن المنکرات (تفسیر کبیر ج ۵ / ۱۲۷) جو لوگ منکرات سے اجتناب کرتے ہیں۔ ارشاد باری ہے: وتزودوا فان خیر الزاد التقوی۔ توشہ ساتھ رکھو اور سب سے بہتر توشہ تقوی و پرہیزگاری ہے، ہدی للمتقین۔ ہدایت متقین کے لئے ہے ابو طالب مکی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف قوت القلوب میں فرماتے ہیں، الایمان عریان ولباسہ التقوی، ایمان ایک عریاں حقیقت ہے اور اس کا لباس تقوی ہے۔ حدیث میں ہے: اتق المحارم تکن اعبد الناس۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کر تب لوگوں میں بڑا عابد ہوگا۔ حدیث میں ہے: اتق اللہ حیثما کنت، جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ امام نووی فرماتے ہیں: ای اتقہ فی الخلوۃ کما تتقیہ فی الجلوۃ بحضرة الناس واتقہ فی سائر الامکنۃ والازمنۃ (شرح الاربعین النبیہ / ۹۵) جس طرح لوگوں کے سامنے جلوت میں ڈرتے ہو اسی طرح خلوت میں بھی اللہ سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو اور ہر جگہ ہر لمحہ اور ہر زمانے میں تقوی کا ثبوت دو۔ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کی ورق گردانی کرنے والے جانتے ہیں کہ خلوت و جلوت میں یکساں تھے اور عالم اسلام میں آپ کے تقوی کی شہرت تھی، خشیت الہی کا نتیجہ ہی تو تھا کہ بلا خوف و خطر احقاق حق و ابطال باطل کے فرائض انجام دیتے تھے کون خوش ہوتا ہے کون ناراض ہے اس کی پرواہ کئے بغیر حق بات کہہ دیا کرتے تھے اور اپنے موقف پر مضبوطی سے ڈٹے رہتے تھے۔ ٹی وی، ویڈیو اور مووی کو حرام کہتے رہے، تصویر کشی کے خلاف فتوی صادر فرماتے

رہے، لاؤڈ اسپیکر پر نماز کی اقتدی کو فسادِ صلاۃ کا باعث بتاتے رہے، چلتی ٹرین پر عدم جواز کے قائل رہے اس کے علاوہ بھی بے شمار مسائل ہیں جس کے باعث کتنے لوگ مخالف ہو گئے کتنے لوگوں نے جنگ کا آغاز کر دیا مگر کسی کی پرواہ نہ کی، جس نے فعل کفر کا ارتکاب کیا اپنے تھے کہ بیگانے سب پر یکساں شریعت کے حکم کا اظہار فرمایا لوگ دشمن بن گئے اس کا غم نہیں کیا ان امور کے مشاہدہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی ذات مذکورہ بالا آیات و احادیث اور اقوال کی کامل مصداق تھی، دوسری صفت یہ ہے کہ حق بات پر ڈٹا رہے دنیا نے اس کا مشاہدہ بھی اپنی نگاہوں سے کیا اور خرچ میں بھی راہ اعتدال پر قائم تھے اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ آپ نجات یافتہ بھی تھے اور نجات دہندہ بھی۔ مہلکات :- دو جہاں کی ہلاکتوں سے بچنے کے لئے بھی تین صفات کا وجود لازم ہے، خواہشاتِ نفسانیہ کی پیروی سے اجتناب و مخالفت جو اکبر المہجیات سے ہے اور بخالت سے اجتناب، اور اس سے مراد وہ بخل ہے جو حرص سے مقرون ہو تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ کا دامن ان گرد و غبار سے بھی محفوظ مامون تھا اس لئے تو دنیا آپ پر فدا تھی اور آپ کا وجود مسعود نورانی تھا جو چہرہ دیکھ لیتا شیدا ہو جاتا ولی کی ایک پہچان یہ بھی بتائی گئی ہے۔ جو حدیث میں مذکور ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اذاری ذکر اللہ۔ جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے سمجھو وہ ولی ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات مستعار کا ہر فعل کتاب و سنت کے مطابق تھا، وہ ایسے تھے جن کی عالم اسلام میں کوئی مثال نہیں۔ علم میں لا جواب تھے، عمل میں لا جواب تھے، امر بالمعروف میں لا جواب تھے، زہد و تقویٰ میں لا جواب تھے، حسن و جمال میں لا جواب تھے، استقامت و استقلال میں لا جواب تھے احقاق حق ابطال باطل میں لا جواب تھے، حیات کے جس گوشے کو دیکھتے اور جس زاویے سے دیکھتے اس میں لا جواب و بے مثال نظر آتے۔

اب کہاں سے لاؤ گے اے سنیو ایسا کامل رہنما اختر رضا

صوفیہ الزمن ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضور محمد لیاقت رضا صاحب نوری مراد آبادی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند دام ظلہ النورانی سے جب بھی ملاقات ہوتی تو وہ حضور تاج الشریعہ کا ذکر جمیل ان کلمات بالغہ کے ذریعے فرماتے کہ میاں ان آنکھوں نے مفتی اعظم عالم اسلام کو دیکھا ہے ان کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے ہمارے مخدوم ہمارے مطلوب ہمارے مقصود حضور تاج الشریعہ سے محبت فرماتے تھے ان کی ذات پر کامل اعتماد فرماتے تھے ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ اپنا قائم مقام بنا دیا اپنی جگہ پر بیٹھا کراپنے علوم وفنون، زہد وتقویٰ، رعب و دبدبہ، شان و شوکت اور تمام تر رفعت و بلندی عطا فرما کر اوج ثریا پر پہنچا دیا ان کی شان ہی کیا کہنا انہیں دیکھتا ہوں تو آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے دل کو سکون ملتا ہے وہ چلتے ہیں تو مفتی اعظم کا چلنا یاد آ جاتا ہے بیٹھتے ہیں تو مفتی اعظم کا بیٹھنا یاد آ جاتا ہے ان کی ہر ادا میں ہر کمال میں مفتی اعظم ہیں اوج ثریا اگر ان کی قدم بوسی کرے تو کیا تعجب ہے۔ کرناٹکا میں بے شمار منبر رسول پہ دیکھا کہ زار و قطار رو رو کر حضور تاج الشریعہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا مانگتے ان کے صاحب زادے محمد رضا صاحب نوری المعروف بھائی جان نے بتایا کہ جب ابا حضور کو سانحہ ارتحال کی خبر ملی تو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو پڑے اور کہنے لگے آج عالم اسلام کا سب سے بڑا فقیہ، محدث، مفسر، مفکر، مدبر، محقق رخصت ہو گیا، ہمارے مخدوم کی امانت نے مجھ سے رخ موڑ لیا آفتاب قطب الارشاد روپوش ہو گیا بیٹا آج ہم ہی نہیں عالم اسلام یتیم ہو گیا۔ اس کے بعد بریلی شریف چلنے کا حکم دیا جب حضور محمد لیاقت رضا نوری مدظلہ العالی کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو وہی کیفیت تھی بلا شک و شبہ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانے سے عالم اسلام سو گوار ہے۔

آپ کا ہر لمحہ گذرا رب کے ذکروں میں

وہ ہے حق پر آپ جو تابع فرمان ہے

علامہ محمد اظہار حسین صاحب نعیمی نوری مدظلہ العالی نے سانحہ ارتحال کی خبر پاتے ہی

ہوسپیٹ کرنا ٹک سے فون کیا کہ آپ کہاں ہیں عرض کیا بریلی شریف میں ہوں کچھ سن رہا ہوں احقر نے بڑی مشکل سے کہا سچ ہے تو رو پڑے اور کہا اس دور پر فتن میں ایک تو سہارا تھا وہ بھی چھن گیا اس کے بعد رو کر سنانے لگے کہ ۱۹۹۹ میں حضرت کا پروگرام شہر ہاسپیٹ کرنا ٹک کے لئے کیا گیا تھا اسی تاریخ میں حضور تاج الشریعہ کی تشریف آوری کرنا ٹک کے علاقہ ہبلی ڈانڈلی میں ہونے والی تھی ہمارے یہاں آنے کا ڈیٹ بھی مل گیا جب ہبلی پہنچا تو پتہ چلا کہ اس پروگرام کی اطلاع حضور تاج الشریعہ کو نہیں ہے ہم لوگوں نے حضور امین میاں مدظلہ العالی کے تعاون لیا جن کی مدد سے حضور تاج الشریعہ کی جلوہ باری ہاسپیٹ میں ہوئی پورا ہاسپیٹ آپ کی تشریف آوری سے مسرت و شادمانی کے سمندر میں غوطہ زن تھا جب منبر نور پر آمد ہوئی تو ہر طرف نور ہی نور کا سماں ہو گیا۔ اللہ اللہ وہ نوری چہرہ جو دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا آج عالم اسلام کی وہ مقتدر شخصیت ہمیں یتیم کر گئی۔ اس طوفان بد تمیزی میں اب ہمارے ایمان و عقیدے کی حفاظت کون کرے گا۔

دار و مدار جس پہ ہے ساری بہار کا
وہ کیف ہے تبسم جاناں لئے ہوئے
دیکھی ہے جس نے ایک جھلک حسن یار کی
وہ پھر رہا ہے تار گریباں لئے ہوئے

سن ۱۹۰۹ یا ۱۹۱۰ میں ہبلی شریف لائے بندہ ایئر پورٹ پہنچا محب گرامی عالی جناب موسیٰ رضوی صاحب بنگلور کی معرفت ایئر پورٹ کے اندر داخل ہوا جب جہاز لینڈ کی تو باہر ہزاروں لوگوں کا مجمع اکٹھا ہو گیا ایئر پورٹ کا پورا عملہ اس منظر کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا تقریباً ایک گھنٹے تک حضور تاج الشریعہ کے پاس اندر رہنے کا موقع ملا اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ پورا عملہ حضرت کی بارگاہ عرش جاہ میں قدم بوسی کے لئے حاضر ہو گیا اجازت پا کر سب نے قدم بوسی کی حضرت کرسی پر جلوہ بار تھے اللہ اللہ کیا چہرہ اس قدر نور بار تھا کہ اس کو

لفظوں میں ڈالنا ممکن نہیں تفہیم طبع کے لئے اتنا سمجھ لیں کہ جب سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے تو جو سرخی رونما ہوتی ہے اس وقت لگ رہا تھا کہ وہی سورج حضور تاج الشریعہ کے روئے منور میں تیر ہا ہوا اس لئے تو کائنات کی ساری رعنائیاں اس حسن و جمال پر قربان تھیں بلا شک و شبہ ان اللہ جمیل یحب الجمال کے کامل مصداق جملہ شعبہائے حیات میں تھے۔

باغ رضواں میں نہیں ہے حسن کا تیرے جواب

اے فقیہ دین و ملت بار ہا تم پر سلام

آپ کی ولادت باسعادت 24 ذیقعدہ 1362 بمطابق 23 نومبر 1943 بروز منگل محلہ سوداگران بریلی شریف کی پاک سرزمین پر ہوئی۔

دنیاۓ اسلام کی وہ سب سے عظیم و برتر ہستی شیخ الاسلام والمسلمین - معین الملت و الدین - امام الفقہاء والمحدثین - عماد المفسرین و المتکلمین - برہان العارفین - حجتہ السالکین - فارق الحق والباطل - قائد المشارق والمغرب - سلطان الدرس والتدریس - حاکم الزہد والتقوی - جبر العلم والادب - سماء اللوح والقلم - مرجع العرب والعجم - ماهر اللسان و البیان - بحر الشعر والسخن - شمس التصنیف والتالیف - نیر التقریر و التحریر - جامع العلوم والفنون - قمر الحکیم والادیب - کوکب المعرفة والحقیقة - صاحب الرشاد والہدایة - واقف الرموز والاسرار - ملک الخلوة والجلوة - دافع البدعة والضلالة - رافع المذہب والسنة - وفانی اللہ وفانی الرسول - مظہر الغوث الاعظم - وارث علوم علیحضرت - نبیۃ حجة الاسلام - جانشین مفتی اعظم - ابن مفسر اعظم - قدوة المحققین - زبدۃ المدبرین - قاضی القضاۃ فی الہند - غسال کعبہ - فخر از ہر - شیخ اکبر - مخدوم العلماء - سید الفضلاء - تاج الشریعہ - بدر الطریقتہ - شیخنا المکرم حضرت علامہ فہامہ - مفتی محمد اسماعیل رضا خان المعروف محمد اختر رضا خان - الملقب بہ ازہری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان "کل نفس ذائقة الموت" کے تحت تقریباً 75 سال کی حیات مستعار پاکردنیاۓ فانی سے 7 ذیقعدہ 1439 بمطابق

20 جولائی 2018 بروز جمعہ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند کرتے ہوئے ”موت العالم موت العالم“ کے تحت عالم اسلام کو سوگوار کر کے۔ درد و الم۔ رنج و مجن کا داغ دیکر اور یتیم و یرسیر بنا کر سسکتا بلکتا چھوڑ کر خود اصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چھوڑ کر اہل چمن کو فخر از ہر چل بسے
 غم زدہ کر کے زمن کو فخر از ہر چل بسے
 ان سے قائم تھا جہان علم میں باغ و بہار
 کر کے سونا انجمن کو فخر از ہر چل بسے۔
 تیری فرقت خون کے آنسو رلاتی ہے مجھے
 درد کا عالم نہ پوچھو کس قدر خوں خوار ہے

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات ہی کو اپنے کا شائع مبارک پر تشریف لا چکے تھے۔ عالیجناب الحاج ہارون عثمان صاحب نوری چھتیس گڑھ نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جمعرات کو گھر پر ہی حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آل کرناٹک اعلیٰ علماء بورڈ کا ایک وفد اصحاب ثلاثہ پر مشتمل مالیگاؤں۔ دہلی۔ مراد آباد۔ رامپور حضور سید شاہد میاں رامپوری سے ملاقات کرتا ہوا حضرت کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو نور بار بنانے بریلی شریف پہنچا بریلی شریف کا یہ سفر غیر ارادی طور پر ہوا تھا جس کو قطب زمن کا تصرف و کرامت ہی کہا جاسکتا ہے جمعہ کی نماز ادا کیا اس کے بعد بارگاہ رضا میں حاضری ہوئی۔ فراغت کے بعد مرکزی دارالافتاء بریلی شریف میں حاضر باش ہوا حضرت مفتی نثر صاحب فاروقی ایڈیٹر سنی دنیا بریلی شریف سے ملاقات ہوئی انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جانشین حضور تاج الشریعہ حضرت مفتی عسجد رضا خان صاحب مدظلہ العالی کو آپ کی آمد کی اطلاع دی جا چکی ہے انہوں نے بیٹھنے کا حکم دیا ہے۔ بندہ۔ عالیجناب صادق اللہ صاحب رضوی ایڈووکیٹ چتر درگہ کرناٹک۔ مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی ہرپن ہلی کرناٹک جو وفد کی صورت میں

تھے بیٹھ کر آمد کا انتظار کرنے لگے۔ کیا پتہ تھا کہ یہ انتظار حیات ظاہری کا آخری انتظار اور یہی آخری دیدار ہوگا مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی نے بتایا کہ حضور مفتی عسجد رضا خان صاحب مدظلہ العالی سے ہماری ملاقات ہوئی انہوں ملنے اور ملاقات کرانے کا یقین دلایا ہے ایڈیٹر سنی دنیا بریلی شریف نے فرمایا کہ جانشین حضور تاج الشریعہ نماز مغرب کے بعد ہی تشریف لائیں گے کیوں کہ حضور تاج الشریعہ انہیں کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے ہیں۔ اور وعدے کے مطابق ضرور مخدوم اکل سے ملاقات کروائیں گے شوق دیدار کی حسرت لئے انتظار کرتا رہا مفتی نشر فاروقی صاحب نے اطلاع دی کہ نیچے چلے حضرت کی طبیعت دوبارہ بگڑ چکی ہے اوپر سے نیچے آنے تک دیوانوں کا ایک بہت بڑا جم غفیر گھر کے پاس پہنچ چکا تھا تل رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ سید کیفی صاحب گھر سے روتے ہوئے باہر آئے تب پتہ چلا کہ قطب زمن سفر آخرت طے کر چکے ہیں آپ کا سانحہ ارتحال گھر پر اذان مغرب کے وقت ہوا، جس کا احقر اور اس کے علاوہ سینکڑوں لوگ چشم دید گواہ ہیں۔ آپ کا سانحہ ارتحال عالم اسلام کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے جس کی بھری پائی ممکن نہیں۔

حضور تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ دنیائے اسلام کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کے وصال کی خبر پھیلنے ہی عالم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اس حادثہ عظیم کی رونمائی پر بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک نے اپنے درد غم اور رنج و ملال کا اظہار کیا۔ شہر بریلی کے ہندوؤں نے آپ کی رحلت کے غم میں دو روز تک اپنی اپنی دکانیں بند رکھیں۔ راہل گاندھی کلکیش جی اور نیش کمار وغیرہم نے تعزیتی پیغام نشر کیا عالم اسلام کے اکثر ممالک سے تعزیتی پیغام نشر ہوئے عالمی سطح پر پرنٹ میڈیا الیکٹرانک میڈیا سوشل میڈیا ٹویٹر کے ذریعے تعزیتی پیغام نشر ہوتے رہے جس سے شخصیت کی مقبولیت عظمت و رفعت اور شہرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے اپنی حیات میں اسلام کی تبلیغ کیلئے پوری دنیا کا سفر کیا ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر قبولیت اسلام کی سعادت حاصل کی کروڑوں لوگ آپ کے

ہاتھوں پر بیعت ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ سے اپنا انسلاک پیدا کر لیا۔ لاکھوں لوگوں نے اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کی کروڑوں کی تعداد میں آپ کے مریدین پوری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ آپ کی علمی شخصیت بے مثال تقویٰ و طہارت کی مالک تھی آپ آفاقی عظمت و شہرت کے حامل تھے۔ جس کے باعث غسل کعبہ کا شرف پایا۔ اندرون کعبہ نماز ادا کرنے کی فضیلت ملی اسلامک یونیورسٹی جامع ازہر مصر نے فخر ازہر ایوارڈ سے نوازا آپ کو ارباب بصیرت نے ہزاروں لقب سے ملقب کیا جس میں تاج الشریعہ کا لقب بھی شامل ہے پاکستان کی عالمی صوفی کانفرنس میں شہزادہ غوث پاک نے عالم اسلام کے صوفیوں کا صدر و مقتدی ہونے کا اعلان کیا سارے شرکاء نے اس کو بسر و چشم قبول کیا۔ عالمی سروے میں آپ کی ذات کو پچاسویں نمبر پر رکھا گیا اور ہندوستان میں سب سے فائق قرار دیا گیا یہ تو ان لوگوں کا سروے ہے جنہوں نے منفرد چیزوں کو پیش نظر رکھا خالص اسلامی اعتبار سے اسلامی دنیاں نے ہر اعتبار سے آپ کو یکتا و تنہا پیشوا و رہنما جانا جس پر عالم اسلام کا تعزیتی پیغام شاہد عدل ہے شیخ ابوبکر مصلیٰ ربانی و مہمانی الثقافت السنیہ کیرلا نے کھلے دل سے اس بات کا اظہار کیا اور اخباری بیان جاری فرمایا حضور سید حسینی میاں اشرفی ناگپور نے کسی کے سوال کے جواب میں اس صدی کا آپ کو مجدد قرار دیا جس کا آڈیو شیل میڈیا پر جاری ہوا۔ آپ کی دینی مذہبی ملی تصنیفی ادبی سماجی تحریری تقریری تبلیغی نثری اور شعری خدمات شہرہ آفاق ہیں آخری سانس تک خدمات کا سلسلہ جاری رہا 22 جولائی 2018 / بروز اتوار بعد نماز فجر بیت الرضا میں غسل دیا گیا اس کا رخیر کو جانشین تاج الشریعہ مفتی عسجد رضا خان۔ مفتی سلمان رضا خان اور برہان رضا خان صاحبان نے انجام دیا شرکائے غسل میں شہزادہ محدث کبیر مفتی جمال مصطفیٰ صاحب جناب سید کیفی صاحب اور خاندان کے کچھ افراد بھی شامل رہے آپ کی نماز جنازہ تقریباً 11 بجے اسلامیا انٹر کالج میں ہوئی۔ نماز جنازہ آپ کے جانشین و صاحب زادہ حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خان قادری مدظلہ

العالی نے پڑھائی جس میں شرکاء کی تعداد سے متعلق میڈیا کی رپورٹ مختلف ہیں کسی نے تین کروڑ کسی نے دو کروڑ تو کسی نے سوا کروڑ بیان کیا اس روایت مختلفہ کی روشنی میں سوا کروڑ کا ہونا یقینی معلوم ہوتا ہے نگاہوں نے دیکھا ہے کہ اسلامیہ انٹر کالج - سڑک گلی - چھت - درخت اس سے متصل دیگر میدان کھچا کھچ بھرے پڑے تھے حتیٰ کہ جنازہ کا دیدار کرنے لوگ ٹرانسفر مر پر بھی چڑھ گئے تھے اسی خدشہ کے پیش نظر اول ہی بجلی کا ٹدی کی تھی تاکہ کوئی حادثہ رونما نہ ہو جدھر نگاہ اٹھاتے آدمیوں کا سیلاب ہی دکھائی دیتا تھا مزار اعلیٰ حضرت سے متصل ازہری گیسٹ ہاؤس میں آپ کی تدفین کا عمل تقریباً 3/12 میں پائے تکمیل کو پہنچا۔ مزار پاک کے اندر مفتی عسجد رضا خان صاحب مفتی سلمان رضا خان صاحب اور برہان خان صاحب اترے۔ قبر مبارک میں موئے مبارک - حضور غوث پاک کے جبہ شریف کا ٹکڑا - شجرہ شریف - عہد نامہ - دلائل الخیرات شریف - اور بیر کی سوکھی ٹہنی کو رکھا گیا ان چیزوں کی اطلاع حضور امین شریعت کے خادم علامہ اشرف رضا صاحب چھتیس گڑھ نے دی ان کو حضور مفتی سلمان رضا خان صاحب اور سفیان رضا خان صاحب نے اس کی اگا ہی دی۔ حضور تاج الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ درجہ قطب الارشاد پر فائز تھے۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نو رستہ ترے در کی نگہبانی کرے
ابر رحمت تیری تربت پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

مریدین و معتقدین اور متوسلین یاد رکھیں آپ کا پیر کامل استقامت فی الدین کا کوہ گراں تھا جب بھی صلح کلیت کا بد تمیز طوفان اٹھا۔ ضلالت و گمراہیت کی کالی گھاؤں نے اپنا پر پھیلایا۔ بے ادبی و گستاخی کی بجلیاں کڑکیں۔ بے راہ روی کے شب دیبجور نے

اٹھکھیلیاں کیں اس مرد قلندر نے پیا کی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا اپنے عزم و حوصلہ میں ذرہ برابر تزلزل پیدا نہ ہونے دیا جن پر آپ کی شش جہات خدمات شاہد عدل ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ روحانیت کے اعتبار سے شیخنا المکرم اب بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ اور اپنے جانشین حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان دام ظلہ النورانی کی شکل میں ایک عظیم و مضبوط و مستحکم سہارا ہمیں دے رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس عظیم قلعہ کو ہر اعتبار سے فیوض و برکات کا منبع و مصدر بنادے مسلک حق کی اشاعت و ترویج کیلئے بے باک مجاہد اور کمانڈر انچیف کی حیثیت میں مزید تابناکیاں عطا فرمادے حضور تاج الشریعہ کا کامل و اکمل مظہر و نمونہ بنادے آمین۔ غلامان تاج الشریعہ یاد رکھیں اس وقت آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ چکی ہیں۔ ہمیں اسی طرح اپنے مسلک پر ڈٹے رہنا ہے جس طرح حضور تاج الشریعہ کے حیات ظاہری میں ڈٹے ہوئے تھے اور اپنے مرکز عقیدت سے چمٹے رہنا ہے اور دنیا کو یہ بتا دینا ہے کہ صبح قیامت تک بریلی ہی ہمارا مرکز رہیگا۔ یہی عشق کا تقاضہ ہے۔ شیخنا المکرم کا فیضان کل بھی جاری تھا آج بھی جاری ہے اور صبح قیامت تک جاری رہے گا۔ رب قدیر اہل خانہ۔ جملہ متوسلین و معتقدین و جملہ اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت کے پیروکاروں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور استقامت فی المسلک کی دولت لازوال سے بہرہ مند فرمائے آمین

از محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

خادم: فخر ازہر دارالافتاء و القضاہ و سرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ برانچ ہاسپیٹ بلہاری کرناٹک۔ ناظم نشر و اشاعت: آل کرناٹک سنی علماء بورڈ۔ پریس سکریٹری: امام احمد رضا مومنٹ بنگلور۔ منبر: آل انڈیا تحریک فروغ اسلام۔ سرپرست: فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ وڈ و بلہاری کرناٹک۔ جنرل سکریٹری دارالعلوم جامعہ رضویہ (رجسٹرڈ) ہاسپیٹ بلہاری کرناٹک الحمد

فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈو

فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈو بلہاری کرناٹک کی بنیاد ۲۹/۱۲/۲۰۱۷ میں ہوئی اس وقت سے یہ شاہین صفت نوجوان مسلسل اشاعت اسلام میں کوشاں ہیں۔ جلسہ۔ کانفرنس۔ اجتماع اور حلقہ کراتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء کو بلوا کر لوگوں کو اسلامی تعلیم سے آشنا کرواتے ہیں پمفلٹ بٹوا کر عقائد حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت کی سعی کرتے ہیں بڑے متحرک لوگ ہیں اس گاؤں میں اکثریت اہل سنت والجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی ہے۔ مستقبل میں دارالبنات۔ اسکول کھولنے اور چلانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں جس کیلئے زمین کی خریداری کے دگ وڈو میں لگے ہوئے ہیں اکثر لوگ حضور تاج الشریعہ۔ شہباز دکن سے ارادت رکھتے ہیں۔ دراصل محقق علی الاطلاق کے دس نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی طرف پیش رفت ہے رفتہ رفتہ اس ٹارگیٹ تک پہنچنے کا خیال ہے۔ اللہ عزوجل اس ٹرسٹ کو خوب عروج بخشے اور ان کی نیت صالحہ کے شجر کو ثمر آور فرمادے آمین

صدر و سکریٹری و اراکین کمیٹی فیضان تاج الشریعہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ وڈو بلہاری،

کرناٹک، الھند: 583123